کُلّیاتِ اِقبال اُردو

دبستانِ اقبال لاہور
پاکستان

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

ISBN 978-969-7655-01-4

جملہ حقوق بحق مُرتّب محفوظ ہیں

اس کتاب کا کوئی حصّہ مُرتّب کی باقاعدہ تحریری
اجازت کے بغیر کہیں بھی شائع نہیں کیا جا سکتا۔
خلاف ورزی پر قانونی کارروائی کی جائے گی۔

طبعِ اوّل : اپریل 2019
تعداد : 1000
ناشر : ایوانِ علم و فن لاہور
بااشتراک : دبستانِ اقبال لاہور
مطبع :

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

حُسنِ اہتمام

نگرانِ منصوبہ : لیفٹننٹ کرنل (ر) مقصود مظہر راٹھور

خطّاطی و فنّی تدوین : محمد عرفان قریشی
اسلم کمال

اقبال
جہاں آگہی کی روشنی ہے خوش آمدید
دبستانِ اقبال

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

مجلسِ مشاورت

خواجہ اقبال فیروز

محمد سہیل عمر

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی

ڈاکٹر خواجہ ذکریا

ڈاکٹر بصیرہ

ڈاکٹر جاوید مجید

حسن رضا اقبالی

دبستانِ اقبال

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

عرضِ حال

قارئین کرام !

دبستان اقبال اپنے یوم تاسیس ہی سے کوشاں ہے کہ افکار و تخلیقاتِ اقبال کو پوری صحت اور صیانت سے پیش کیا جائے۔ کُلّیاتِ اقبال اُردو کی اشاعت اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ مختلف ناشرین کے دستیاب نسخوں میں موجود خامیوں سے جب کرنل (ر) مقصود مظہر نے مجھے اور ڈاکٹر جاوید اقبالؒ کو آگاہ کیا تو ہم نے انھیں کُلّیاتِ اقبال اُردو کی اشاعت نو اور اسے جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہنچانے کا مشورہ دیا۔ کرنل مقصود نے علامہ محمد اقبالؒ کے قائم کردہ میعار پر ایک صحیح اور مستند نسخہ مرتب کیا اور اس کا مسودہ ڈاکٹر جاوید اقبال کی حیات میں ہی ان کے سامنے پیش کیا جسے انھوں نے بہت سراہا۔ اس نسخے کی ترتیب و پیش کش میں قدیم کلیات اور علامہؒ کے قلمی نسخوں کی عکسی تصویروں سے استفادہ کیا گیا ہے۔ ناقدین اور محققین کی طرف سے اٹھائے گئے سوالوں کو بھی حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہر شعر کو نمبر دے کر شماریہ کا ایک نظام قائم کیا گیا ہے تا کہ علامہؒ سے منسوب غلط اشعار کا خاتمہ ہو سکے اور قارئین کو مطلوبہ شعر کی تلاش میں آسانی ہو۔ امید ہے کہ یہ کاوش فروغ فکرِ اقبال میں مدد و معاون ثابت ہو گی۔

میاں اقبال صلاحُ الدّین

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

مقدمہ

۱۹۸۸ء کا سال کُلّیاتِ اقبال اُردو کی طباعتی تاریخ میں ایک اہم سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے کہ اس سال ۲۱ اپریل کو فرزندِ اقبال جناب جسٹس جاوید اقبالؒ نے کلامِ اقبال کے حقوقِ طباعت کی قانونی میعاد ختم ہونے کا اعلان کیا۔ اس اعلان کے سنتے ہی ہر طرف مختلف سائز اور رنگ کے کلامِ اِقبال کے نسخوں کا ایک سیلاب اُمنڈ آیا اور کلّیاتِ اِقبال شائع کرنے کی ایک دوڑ سی لگ گئی۔ اِس دوڑ میں بعض طباعتی اداروں نے اُسی غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کیا جو ہمارے ہاں جَلبِ مَنفعَت اور کسبِ زر میں مبتلا تجارتی ادارے بالعموم کرتے ہیں۔ صحتِ متن سے مجرمانہ حد تک غفلت برتی گئی اور اس بات کی مطلقاً پروا نہ کی گئی کہ اِس میں کتابت کی معمولی سی غلطی، پروف ریڈنگ کی ذرا سی کوتاہی اور ربط و ضبط کی ہلکی سی لغزش، فکرِ اقبال کے ابلاغ میں بہت خطرناک اور تباہ کُن نتائج کا مُوجب بن سکتی ہے۔ یہ کسی روایتی شاعر کا نہیں بلکہ ایسے حکیم فرزانہ کا کلام ہے جو کروڑوں انسانوں کی فکر کی آبیاری کرتا اور ذہنوں کو وہ اندازِ نظر عطا کرتا ہے جس کے چشمے غارِ حرا اور مسجدِ نبویؐ سے پھُوٹے تھے۔

کُلّیاتِ اقبال کی غیر محتاط اشاعتوں کے اِس سیلاب کو بالآخر اقبال اکادمی پاکستان کے زیرِ اہتمام اساطین علم و فضل کی ایک ایسی دہ رکنی جماعت نے روکا جس کی تشکیل فکرِ حکیم الامت کے حلقۂ درس کے زیرِ اثر ہوئی۔ ان کی شب و روز کی عرق ریزی کے نتیجے میں ۱۹۹۰ء میں اقبال اکادمی کی طرف سے صحتِ متن کا حامل نہایت دیدہ زیب اور عمدہ کلّیاتِ اقبال کا جو نسخہ اشاعت پذیر ہو کر منظرِ عام پر آیا، وہ حسنِ اہتمام کا کمال تھا۔ یہ مجموعہ کلامِ اقبال اُردو، بڑی حد تک کتابت، املا اور لفظی غلطیوں سے پاک تھا۔ یہ کاوش اقبال اور کلامِ اقبال کے مضطرب پرستاروں کے لیے باعثِ تقویت ثابت ہوئی اور وہ نسخۂ کلامِ اقبال بتدریج

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

بین الاقوامی طور پر معیاری اور بطور حوالہ ایک مستند نسخہ گردانا گیا۔ ملک کے طول و عرض میں اکثر ناشرین نے اسی نسخہ کی تقلید کرتے ہوئے اس کے متن کو اپنایا۔ لیکن بقول علّامہؒ ؎

گماں مبر کہ بپایاں رسید کارِ مُغاں
ہزار بادۂ ناخوردہ در رگِ تاک است

کاوشِ انسانی خواہ کتنی ہی احتیاط، دیدہ ریزی اور خلوصِ نیّت سے کی جائے اس میں اِصلاح کی گنجائش ہمیشہ رہتی ہے۔ چنانچہ مذکورہ کلّیات میں بھی بعض ایسی فروگذاشتیں رہ گئیں جو علّامہؒ کی طبعِ سلیم، مزاج اور عادات کے خلاف تھیں۔ علّامہؒ اپنے کلام کی کتابت و اشاعت، سنوارنے اور نکھارنے کے بارے میں ایک واضح تصوّر رکھتے تھے۔ معیار کا پیمانہ اس قدر کڑا تھا کہ تقریباً آدھا کلام ناقابلِ اشاعت گردان کر ترک کر دیا۔ ترتیبِ کلام اور رموزِ اوقاف کے استعمال میں دقیقہ رسی، ان کی اپنی تحریروں کی عکسی تصاویر میں آج بھی دیکھی جا سکتی ہے۔

'بالِ جبریل' کے قدیم نسخے کی انفرادیت، اس کی ترتیبِ اِملا میں مختلف خالی جگہوں پر ترچھی سطور میں لکھی گئی رُباعیوں اور دو بیتیوں میں ہے، جو قاری کو سب سے پہلے اپنی طرف کھینچتی ہیں۔ نُدرتِ خیال، سلاستِ زبان اور طرزِ بیاں کی برجستگی کی بنا پر آٹھ دس رُباعیاں، دو چار ورق گردانیوں میں ہی ازبر ہو جاتیں۔ کیا طرح دار اور اعجاز آفریں کلام ہے اور اس قدر تیزی سے لوحِ دماغ پر ثبت ہوتا ہے کہ الفاظ اس کیفیت کے بیان سے قاصر ہیں۔ محاسنِ کلام اپنی جگہ، مگر اِن کے فوری ذہن نشین ہونے میں بہت بڑا حصّہ اُس مقامِ اندراج کا بھی ہے، جہاں خالی جگہ پُر کرنے کے بہانے اِن رُباعیات کو رکھا گیا اور لا محالہ قاری کی نگاہ اُس مقام پر ٹک جاتی اور وہ تیزی سے ازبر ہوتی چلی جاتیں۔ مگر افسوس! صد افسوس کہ اکادمی اور اس کے متن کی تقلید میں دیگر کلّیات میں یہ رُباعیاں پہلی نظر میں کہیں دکھائی نہیں دیتیں۔ تلاش کرنے

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

پر ایک جگہ اکٹھی اس طرح ملیں گی کہ اُن کا انفرادی حسن ماند نظر آئے گا، جیسے مختلف رنگوں اور خُوشبوؤں کے پھولوں کو کسی نے گلدستوں میں سجانے کے بجائے ایک ہی جگہ ڈھیر کر دیا ہو۔ مزید برآں حضرت علّامہؒ نے جس قطعہ یا رُباعی کو جس غزل یا نظم کے پہلو میں رکھا وہ مقام اُسے بلا وجہ یا بے مقصد نہیں دیا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہر نظم اور اُس کے زیرِ سایہ قطعہ کا آپس میں ایک لطیف سا ربطِ باطنی اور تسلسلِ معانی ہے اور اس میں بھی تفکّر کی وہی خصوصیّات شامل ہیں جو ان کے کلام کا شیوہ ہے۔ لیکن اس بات کا اِدراک مذکورہ مدوّنین کُلّیاتِ اِقبال کو نہ ہو سکا۔ صد سالہ تقریبات کے موقع پر تیار ہونے والے نسخے میں اس غلطی نے راہ پا لی تھی لہٰذا اُنھوں نے علّامہؒ کے حسبِ ہدایت قائم متن کے برعکس شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور (ایڈیشن ۱۹۷۴ء) کی کتابت میں مروّج تصریف شدہ متن کو برقرار رکھا۔

اکادمی کی اِس فروگزاشت سے دل برداشتہ ہو کر راقم نے کُلّیات کا ناقدانہ جائزہ لینا شروع کیا تو مجھ پر منکشف ہُوا کہ اکادمی نے 'بانگِ درا' 'بالِ جبریل' اور 'ضربِ کلیم' کو کُلّیات کی شکل میں شائع کرتے ہوئے ان مجموعوں سے کچھ ایسے انحرافات کیے ہیں جن کا بظاہر کوئی علمی جواز نہیں بنتا تھا۔ اِن انحرافات میں سے بعض کا تعلق اصل متن سے ہے اور بعض کا اِملا، اِعراب اور رموزِ اوقاف سے۔ جہاں تک اِملا کے انحراف کا معاملہ ہے تو وہ اِس لحاظ سے قابلِ درگزر ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ زبان کی تحریر میں اِملا کی تبدیلیاں جاری رہتی ہیں۔ جیسا کہ گزشتہ صدی میں ایران کے اہلِ دانش اور ماہرینِ فرہنگ نے ایک مُلک گیر شعوری تحریک کے تحت فارسی رسم الخط میں اِملا کی بے شمار تبدیلیاں کیں۔ مگر رموزِ اوقاف میں معمولی سا تغیّر بھی کلام کی معنویّت کو بدل کے رکھ دیتا ہے اس لیے یہ تغیّر انتہائی سنگین مضمرات کا حامل ہے۔ ان تصریف شدہ کُلّیات کا جب باریک بینی سے جائزہ لیا گیا تو پتہ چلا کہ اس میں بہت

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

سے ایسے مقامات پر علامتِ استفہام (Interrogation Sign) اور علامتِ فجائیہ (Exclamation Sign) کو غائب کر دیا گیا ہے جہاں علّامہؒ نے خود بڑے اہتمام سے یہ علامات لگائی تھیں۔

اُردو اِملا میں رموزِ اوقاف کا استعمال انگریزی زبان کی ترویج کے زیرِ اثر ہوا۔ لیکن اِس کا یہ مطلب نہیں کہ مسلمان رموزِ اوقاف کے تصوّر سے بالکل ناآشنا تھے بلکہ اس حقیقت کو اُمتِ مسلمہ نے انگریزوں سے ایک ہزار سال پہلے جان لیا تھا اور قرآنی رموز و اوقاف کا ایک جامع اور مکمل علم ایجاد کیا تھا لیکن یوں محسوس ہوتا ہے کہ اہلِ اُردو کو اس مسئلہ کا ادراک انیسویں صدی کے اختتام میں ہوا، جب اُردو تحریروں میں انگریزی علاماتِ استفہام و استعجاب کا استعمال متعارف ہوا۔ سرسیّد کے ایک معاصر منشی غلام محمد نے ۱۸۷۲ء میں 'نجوم العلامات' کے عنوان سے ایک رسالہ مرتب کیا۔ جس میں اُنھوں نے قرآنی اوقاف کے مطابق اُردو زبان کے لیے رموزِ اوقاف وضع کیے۔ سرسیّد احمد نے ان کی کوشش کو سراہتے ہوئے ان سے اختلاف کیا۔ علامات کی تفصیل اور محلِ استعمال سے تو وہ متفق تھے لیکن علامات کی اشکال کے بارے میں ان کی اپنی رائے تھی۔ انگریزی رموزِ اوقاف کو ترجیح دیتے ہوئے اُنھوں نے تحریر کیا :

> "اس لیے نہایت مناسب ہے کہ جو علامتیں انگریزی میں مروّج ہیں، وہی ہم اُردو میں اختیار کریں۔ ان علامتوں کا ٹیپ (ٹائپ) ہر قسم کا بنا ہوا دستیاب ہے، پتھر کے چھاپہ میں نہایت آسانی سے تحریر میں آسکتی ہیں اور انکی شکل ایسی ہے کہ کسی حروف کے ساتھ مشابہ نہیں"۔

دبستانِ سرسیّد ہی کے ایک رُکن مولانا الطاف حسین حالیؒ کی یادگارِ غالب (۱۸۹۷ء) اُردو نثر کی اوّلین مستند مثال ہے جس میں ان علامات کی پابندی کی گئی ہے۔ مگر یہ بات

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

حیرت انگیز ہے کہ اپنے کلام میں انگریزی زبان کے رموزِ اوقاف کا جس باقاعدگی سے استعمال علّامہ اقبالؒ نے کیا، ان سے پہلے کسی نے شاذ ہی کیا ہو گا۔ خوش قسمتی سے کلامِ اقبال کے بعض خطی نسخوں کی عکسی تصاویر اس موقف کی تائید کرتی نظر آتی ہیں۔ یہ علامات کلام کی تفہیم میں نہایت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ جس طرح الفاظ کی تحریری صورت کا تصوّر املا کے بغیر ممکن نہیں، اسی طرح زبان کی تحریری صورت کی بامعنی تکمیل، اوقاف کے بغیر ممکن نہیں۔ رموزِ اوقاف کلام کی تہذیب اور معنویت کے علمبردار ہیں۔ ان علامات کو نظر انداز کرنے سے قاری کے لہجے میں جو فرق آتا ہے اس کا اندازہ وہ صاحبِ ذوق ہی لگا سکتا ہے جو لہجے کی لطافتوں کا رمز شناس ہو۔ مثال کے طور پر بالِ جبریل کی مشہور غزل کے یہ دو اشعار دیکھیے ؎

2511 دگرگوں ہے جہاں، تاروں کی گردش تیز ہے ساقی!
دلِ ہر ذرّہ میں غوغائے رستاخیز ہے ساقی!
متاعِ دین و دانش لُٹ گئی اللہ والوں کی
2512 یہ کس کافر ادا کا غمزۂ خوں ریز ہے ساقی؟

اوّل الذکر شعر کے آخر میں فجائیہ اور دوسرے شعر کے آخر میں حضرتِ علّامہؒ کے اپنے ہاتھ سے تحریر کردہ مسوّدہ میں علامتِ استفہام موجود ہے مگر ناشرین کے مطبوعہ کلّیات میں اسے نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح 'بالِ جبریل' ہی کی غزل ''اگر کج رو ہیں انجم، آسماں تیرا ہے یا میرا؟'' کے کل دس مصرعوں میں سے سات مصرعوں کے آخر میں سوالیہ نشانات حضرتِ علّامہؒ کے اپنے عکسِ تحریر میں نظر آتے ہیں مگر ان کلّیاتِ مذکورہ میں یہ صرف پانچ جگہ لگائے گئے ہیں۔ اس نوع کی فروگزاشتوں کی سیکڑوں مثالیں مذکورہ کُلّیات میں پائی جاتی ہیں۔ ذرا 'بانگِ درا' میں شامل ''جوابِ شکوہ'' پر ایک نظر دوڑایئے۔ بارھویں بند کا پہلا مصرع ہے ؎

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

1702 ’کیا کہا؟ بہرِ مسلماں ہے فقط وعدۂ حُور‘

اور سترھویں بند کا دوسرا مصرع ہے ؎

1717 ’ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مُسلم موجود؟‘

یہاں ناشرین کے فاضل مدوّنین کی طرف سے علاماتِ استفہام کی بجائے علاماتِ فجائیہ لگا دی گئی ہیں۔

رموزِ اوقاف میں سب سے زیادہ پُرخطر اور حسّاس مقام تحریر و تقریر میں علامتِ سکتہ، ’کاما‘ (Comma) کا استعمال ہے جس کے ہونے یا نہ ہونے یا پھر اِدھر سے اُدھر ہونے سے زمین و آسمان کا فرق پڑ جاتا ہے ۔ انگریزی ادب میں (Comma fault) یعنی سکتہ کا غلط استعمال، کلام میں قیامت ڈھا دینے کے مترادف سمجھا جاتا ہے ۔ رشید حسن خاں صاحب ۱۹۷۴ء میں شائع ہونے والی اپنی مدلل کتاب ’اُردو املا‘ کے ایک باب ’رموزِ اوقاف‘ میں اس کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ”اِن ضروری اور مفید علامات کو بہت سے لوگ ضرورت کے مطابق استعمال نہیں کرتے ۔ حالانکہ کلام کی معنویّت اور صحیح خواندگی کے لئے ان کا استعمال بہت ضروری ہے جس طرح اضافت کا زیر لگانا ازبس ضروری ہے، اسی طرح ان علامات میں سے ’کاما‘ (Comma) کا استعمال نہایت ضروری بلکہ لازم ہے۔ بہت سے جملے، اشعار اور عبارتیں ایسی ہیں کہ اگر ’کاما‘ اور اضافت کے ’زیر‘ صحیح لگائے جائیں تو ان کی پیچیدگی صراحت سے قریب ہوسکتی ہے۔“

اسی ’کاما‘ یعنی علامتِ سکتہ کے استعمال میں مذکورہ کُلّیات کے متن میں بہت

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

سی بے قاعدگیوں کا مظاہرہ کیا گیا ہے جو باعثِ صد افسوس ہے۔

مکسور و مفتوح کے ضمن میں مذکورہ کُلّیات میں اِعراب کے بے جا استعمال کا ذکر کیے بغیر آگے نہیں بڑھا جاسکتا۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے مدوّنین کلامِ اقبال نے یہاں بھی اس کے استعمال سے پہلو تہی کو مناسب سمجھا۔ مثلاً 'شکوہ' کے تیسرے بند کا یہ شعر دیکھیے ؎

شرط، انصاف ہے اے صاحبِ الطافِ عمیم
بُوئے گُل پھیلتی کس طرح جو ہوتی نہ نسیم؟ 1350

یہاں 'شرط' کے بعد وقفہ یعنی کاما ہونا چاہیے مگر ان کُلّیات میں 'شرط' کے نیچے 'زیر' لگا کر مصرع کے معنی زیر و زبر کر دیے گیے ہیں۔

اِن علامات کے علاوہ ایک بے ضرر سی علامت جو ہمارے مشرقی ادب میں نجانے کب سے مستعمل ہے، مگر ہے بہت معنی خیز۔ وہ ہے علامتِ اسمِ معرفہ (Sign of Proper noun)، جو انگریزی میں لفظ کے پہلے بڑے حرف (Capital letter) سے ظاہر کی جاتی ہے۔ اردو، فارسی اور عربی تحریر میں اسمِ خاص کے اُوپر خط کھینچ دیا جاتا ہے۔ علّامہؒ نے اِس علامت کا استعمال بھی اپنے کلام میں بکثرت کیا ہے۔ مذکورہ کُلّیات میں بیشتر جگہ اس علامت کو بھی نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر 'بالِ جبریل' میں شہرۂ آفاق قصیدۂ نعتیہ ''ذوق و شوق'' ہی کو لے لیجیے۔ آپ کو علّامہؒ کے اپنے عکسِ تحریر میں قریباً ہر مقام، شخصیت یا خاص شے کے نام پر علامتِ معرفہ نظر آئے گی ؎

شوکتِ سنجر و سلیم، تیرے جلال کی نمود!
فقرِ جنید و بایزید تیرا جمالِ بے نقاب! 3222

ان اشعار میں سنجر، سلیم، جنید، بایزید کے اسما پر خط کھینچ کر انھیں خاص کیا گیا ہے۔ مگر مذکورہ

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

مطبوعہ نسخہ جات میں یہ خطوط موجود نہیں ہیں۔ یہاں ہم ان ناقدین سے اختلافِ رائے رکھتے ہیں جو اسے خطِ تخلّص قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ خطِ تخلّص تو فقط شعراء تک محدود ہے، علامتِ معرفہ سے ممتاز کرنے کے لئے ہمارے خطّاط اس میں ہلکی سی لہر دے دیتے ہیں۔

اِعراب اور رموزِ اوقاف کے بارے میں ہمارا موقف یہ ہے کہ ان کا اہتمام اس طرح کرنا چاہیے جیسا علّامہؒ کی حیات میں تینوں مجموعوں یعنی 'بانگِ درا'، 'بالِ جبریل' اور 'ضربِ کلیم' میں ملحوظ رکھا گیا تھا۔ اِس مقصد کے لیے تینوں مجموعوں کے اوّلین ایڈیشن اور حضرت علّامہؒ کی بیاضوں سے سرِمُو انحراف ہمارے نزدیک جائز نہیں۔

الفاظ کی صورت نویسی میں اگر ممکن اشتباہ پیدا ہو تو اصل مسوّدات سے مقابلہ کرکے اس کی تصدیق کرنی چاہیے۔ مزید برآں پُوری کُلّیات میں جہاں بھی کوئی قرآنی آیت، حدیثِ نبویؐ یا عربی مقولہ آیا ہے اُسے خطِ نستعلیق کے بجائے خطِ نسخ میں لکھا جائے۔ کیونکہ حضرتِ علّامہؒ نے بالالتزام انھیں عربی رسم الخطی میں لکھوایا تھا۔

مختلف مطبوعاتِ کلّیاتِ اِقبال اُردو کی متذکرہ بالا صورتِ حال دیکھ کر میں نے یہی مناسب سمجھا کہ دبستانِ اقبال لاہور کے احباب کو بھی اِن معاملات سے آگاہ کروں۔ یہ 'آگہی' ان کے لیے لمحۂ فکریہ بن گئی۔ دبستانِ اقبال کے سرپرستِ اعلیٰ فرزندِ اقبال ڈاکٹر جاوید اقبالؒ اور وسیع القلب اور کشادہ دست سربراہ دبستانِ اقبال نواسۂ اقبال، جناب میاں اِقبال صلاحُ الدّین نے کلّیاتِ اقبال کا ایک ایسا ایڈیشن شائع کرنے مشورہ دیا جو اِن تمام نقائص سے مبرّا ہو۔ مزید برآں حکیم الامّتؒ کی زندگی کے آخری چند سالوں میں علالت میں مبتلا ہونے کے باعث طباعت و اشاعت کے جو خلا رہ گئے تھے، اس ایڈیشن میں وہ بھی پُر کر دیے جائیں۔ 'بالِ جبریل'، 'ضربِ کلیم' اور 'ارمغانِ حجاز' جیسے فکر افروز مجموعہ ہائے کلام کے لیے الگ الگ دیباچے کی ضرورت

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

تھی جو اِن مجموعۂ افکار کی فلک پیمائی میں مشعلِ راہ کا کام دے سکے ۔ اس ایڈیشن میں اس کمی کو بھی پورا کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔

کلّیاتِ اِقبال اُردو کے شائع کیے جانے والے موجودہ نسخے کے بارے میں یہ دعویٰ کرنا کہ یہ ہر قسم کے نقائص سے پاک ہے، خوش فہمی پر مبنی ہوگا۔ کائنات کی تخلیق سے لیکر ابدالآباد تک لَارَیْبَ فِیْہِ کا دعویٰ صرف ایک ہی کتاب کو زیب دیتا ہے ۔ ہم نے پوری تحقیق اور ذمّہ داری کے ساتھ اس کُلّیات کی اشاعت کی کوشش کی ہے تاکہ قارئین تک کلامِ اقبال درست اور خصوصاً ایسی حالت میں پہنچے جیسا کہ علّامہؒ خود چاہتے تھے ۔ ہم سے بھی نجانے کس کس جگہ، کس کس نوع کی خامیاں رہ گئی ہوں گی ۔ اِن خامیوں کا اندازہ اُس وقت ہوگا جب ہمارے کرم فرماؤں اور مہربانوں کی نظر اس نسخۂ دبستان پر پڑے گی ۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ ان کی نقد و تحقیق کے ثمرات ہمارے اگلے ایڈیشن کی اصلاح اور بہتری کے لیے مشعلِ راہ ہوں گے ۔ تاہم راقم کا اپنی اِس کاوش پر نازاں ہونا قطعاً بے جا نہیں کہ ہم نے کُلّیاتِ اقبال کے تمام اشعار کا شماریہ (numbering) ترتیب دے کر ہر مطلوبہ شعر کی تلاش میں آسانی پیدا کر دی ہے اور بین الاقوامی سطح پر حوالے کا ایک ایسا مستند نظام فراہم کر دیا ہے جو کتب سے لے کر ملٹی میڈیا تک کسی بھی شعبے میں معاون ہوگا اور قوی اُمید ہے کہ یہ عمل ، اقبالیات کی خدمت میں ایک اہم سنگِ میل ثابت ہوگا انشاالله ۔

وَالسّلام

لیفٹننٹ کرنل (ر) مقصود مظہر راٹھور

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

حرفِ تشکر/سپاس نامہ

کُلّیات اقبال اُردو کی تدوین فردِ واحد کی کاوش کا نتیجہ نہیں۔ اس منصوبہ میں وہ تمام اصحاب شامل ہیں جو ذات اقبال سے محبت رکھتے ہیں اور فکر اقبال کو فروغ دینے کے جزبہ بے پائیاں سے سرشار ہیں۔ اس میں بڑا حصّہ ان ماہرین اقبال کا ہے جن کی راہنمائی کے بغیر یہ کام پایہ تکمیل تک نہ پہنچتا۔ ان میں جناب اقبال فیروز، پروفیسر سہیل عمر، ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، محمد اقبال اقبالی اور خطاط عرفان احمد قریشی شامل ہیں۔ ڈاکٹر ناصر، ڈاکٹر مجید، ڈاکٹر بصیرہ اور خواجہ ذکریا جیسے صاحب بصیرت اصحاب کے مشورے ہمیشہ مشعلِ راہ رہے۔ علاوہ ازیں ہر اس شخص کو اس کی خواہش کے مطابق اس کارِ خیر میں شامل کیا گیا جس نے بقدرِ ہمت اوست کسی بھی شعبے میں اپنی خدمات پیش کیں۔ بعض دوستوں کو کُلّیات اقبال پڑھنے کا پہلی بار موقع اس منصوبہ کے توسط سے ملا۔ ہمارے ساتھ ایسے دوست بھی شامل ہیں جن کا عمل تدوین سے براہ راست تو تعلق نہیں لیکن ہماری کامیابی میں ان کی خدمات بھی شامل ہیں۔ گو یہ اصحاب اپنی نمائش کے قائل تو نہیں لیکن ان کے نام کُلّیات اقبال جیسی عظیم کتاب کے ساتھ منسلک کرنا ان کی خدمات کا اعتراف اور آئیندہ نسلوں تک ان کی کاوشوں کو پہنچانا ہے۔ ان کرم فرماؤں میں احمد فیروز، ڈاکٹر عقیلہ رفیق، محمد بلال بٹ، کلیم الدین صدیقی اور ذی شان بھی شامل ہیں میں تہ دل سے ان سب اصحاب کا مشکور ہوں جنھوں نے خلوصِ نیت سے اس منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں مدد کی اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے دینی اور دنیاوی معاملات میں آسانیاں پیدا کرے۔

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

حُسنِ ترتیب

		صفحہ نمبر	شعر نمبر
1	بانگِ درا	47	1
2	بالِ جبریل	333	2466
3	ضربِ کلیم	531	3629
4	ارمغانِ حجاز (اُردو)	719	4465
5	اشاریہ	769	-
6	دیباچہ بالِ جبریل	519	-
7	دیباچہ ضربِ کلیم	769	-
8	دیباچہ ارمغانِ حجاز	769	-

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

بانگ درا

اِقبالؔ

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	شعر نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	شعر نمبر
	حصّۂ اوّل (..... سنہ ۱۹۰۵ء تک)			9	بچّے کی دُعا	15/61	135
				10	ہمدردی	16/62	141
1	ہمالہ	1/47	1	11	ماں کا خواب	17/63	149
2	گُلِ رنگیں	3/49	25	12	پرندے کی فریاد	18/64	164
3	عہدِ طفلی	5/51	37	13	خفتگانِ خاک سے اِستفسار	19/65	175
4	مرزا غالبؔ	5/51	43	14	شمع و پروانہ	22/68	201
5	ابرِ کوہسار	7/53	58	15	عقل و دِل	22/68	209
6	ایک مکڑا اور مکھّی	9/55	70	16	صدائے دَرد	24/70	222
7	ایک پہاڑ اور گِلہری	11/57	94	17	آفتاب (ترجمہ گایَتری)	25/71	231
8	ایک گائے اور بکری	12/58	106	18	شمع	26/72	241

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

19	ایک آرزو	28/74	270	35	نالۂ فراق	60/106	550
20	آفتابِ صُبح	30/76	290	36	چاند	61/107	565
21	دردِ عشق	32/78	311	37	بلالؓ	63/109	578
22	گُلِ پژمُردہ	33/79	324	38	سرگزشتِ آدم	65/111	591
23	سیّدی لوحِ تُربت	34/80	330	39	ترانۂ ہندی	66/112	609
24	ماہِ نَو	35/81	344	40	جُگنو	67/113	618
25	اِنسان اور بزمِ قُدرت	36/82	351	41	صُبح کا ستارہ	69/115	636
26	پیامِ صُبح	38/84	371	42	ہندوستانی بچّوں کا قومی گیت	71/117	656
27	عشق اور موت	39/85	380	43	نیا شوالا	72/118	664
28	زُہد اور رِندی	41/87	403	44	داغؔ	73/119	673
29	شاعر	43/89	430	45	ابر	75/121	696
30	دل	43/89	433	46	ایک پرندہ اور جُگنو	75/121	703
31	موجِ دریا	44/90	442	47	بچّہ اور شمع	76/122	715
32	رُخصت اے بزمِ جہاں!	45/91	448	48	کنارِ راوی	78/124	730
33	طفلِ شیرخوار	48/94	469	49	اِلتجائے مُسافر	79/125	742
34	تصویرِ درد	50/96	481				

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

غزلیات

50	گُلزارِ ہست و بود نہ بیگانہ وار دیکھ	$\frac{81}{127}$	763
51	نہ آتے، ہمیں اِس میں تکرار کیا تھی	$\frac{81}{127}$	767
52	عجب واعظ کی دِیں داری ہے یارب!	$\frac{82}{128}$	773
53	لاؤں وہ تنکے کہیں سے آشیانے کے لیے	$\frac{82}{128}$	778
54	کیا کہوں اپنے چمن سے مَیں جُدا کیونکر ہُوا	$\frac{83}{129}$	785
55	انوکھی وضع ہے، سارے زمانے سے نرالے ہیں	$\frac{84}{130}$	795
56	ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی	$\frac{85}{131}$	803
57	کہوں کیا آرزُوئے بے دلی مجھ کو کہاں تک ہے	$\frac{86}{132}$	812
58	جنھیں مَیں ڈھونڈتا تھا آسمانوں میں زمینوں میں	$\frac{87}{133}$	821
59	ترے عشق کی اِنتہا چاہتا ہُوں	$\frac{89}{135}$	839
60	کُشادہ دستِ کرم جب وہ بے نیاز کرے	$\frac{90}{136}$	845
61	سختیاں کرتا ہوں دِل پر، غیر سے غافل ہوں مَیں	$\frac{91}{137}$	854
62	مجنوں نے شہر چھوڑا تو صحرا بھی چھوڑ دے	$\frac{91}{137}$	860

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

حِصّۂ دوم

(۱۹۰۵ء سے ۱۹۰۸ء تک)

63	محبّت	95/141	872
64	حقیقتِ حُسن	96/142	888
65	پیام	97/143	895
66	سوامی رام تیرتھ	97/143	902
67	طلبۂ علی گڑھ کالج کے نام	98/144	908
68	اخترِ صُبح	99/145	915
69	حُسن و عشق	99/145	921
70	۔۔۔ کی گود میں بلّی دیکھ کر	100/146	930
71	کلی	101/147	941
72	چاند اور تارے	102/148	950
73	وِصال	103/149	962
74	سُلَیٰی	105/151	973
75	عاشقِ ہرجائی	106/152	978
76	کوششِ ناتمام	108/154	1003
77	نوائے غم	109/155	1009
78	عشرتِ امروز	110/156	1017
79	اِنسان	110/156	1024
80	جلوۂ حُسن	111/157	1034
81	ایک شام	112/158	1039
82	تنہائی	113/159	1046
83	پیامِ عشق	113/159	1051
84	فراق	115/161	1058
85	عبدالقادر کے نام	116/162	1065
86	صِقلّیہ	117/163	1076

دبستانِ اقبال

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

غزلیات

87	زندگی انساں کی اک دَم کے سوا کچھ بھی نہیں	119/165	1093
88	الٰہی عقلِ خجستہ پے کو ذرا سی دیوانگی سِکھا دے	119/165	1097
89	زمانہ دیکھے گا جب مرے دل سے محشر اُٹھے گا گفتگو کا	120/166	1103
90	چمک تیری عیاں بجلی میں، آتش میں شرارے میں	122/168	1116
91	یوں تو اے بزمِ جہاں! دلکش تھے ہنگامے ترے	123/169	1124
92	مثالِ پرتوِ مَے، طوفِ جام کرتے ہیں	123/169	1129
93	زمانہ آیا ہے بے حجابی کا، عام دیدارِ یار ہو گا	124/170	1139

حصّۂ سوم

(۱۹۰۸ء سے . . .)

94	بلادِ اسلامیہ	129/175	1156	
95	ستارہ	131/177	1178	
96	دو ستارے	132/178	1186	
97	گورستانِ شاہی	132/178	1192	
98	نمودِ صُبح	138/184	1250	
99	تضمین بر شعرِ انیسی شاملو	139/185	1259	
100	فلسفۂ غم	140/186	1268	
101	پھول کا تحفہ عطا ہونے پر	143/189	1300	
102	ترانۂ ملّی	144/190	1307	
103	وطنیّت	145/191	1318	
104	ایک حاجی مدینے کے راستے میں	146/192	1330	
105	قطعہ (کل ایک شوریدہ خواب گاہِ نبیؐ پہ رو رو کے کہہ رہا تھا)	147/193	1339	

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

106	شِکوَہ	148/194	1343	122	ساقی	195/241	1777
107	چاند	157/203	1436	123	تعلیم اور اس کے نتائج	196/242	1780
108	رات اور شاعر	158/204	1444	124	قُربِ سُلطان	196/242	1784
109	بزمِ انجم	159/205	1458	125	شاعر	197/243	1794
110	سیرِ فلک	161/207	1473	126	نویدِ صُبح	198/244	1802
111	نصیحت	162/208	1487	127	دُعا	199/245	1810
112	رام	163/209	1499	128	عید پر شعر لکھنے کی فرمائش کے جواب میں	200/246	1820
113	موٹر	163/209	1505				
114	انسان	164/210	1511	129	فاطمہ بنت عبد اللہ	201/247	1826
115	خطاب بہ جوانانِ اسلام	165/211	1516	130	شبنم اور ستارے	202/248	1838
116	غرّۂ شوال یا ہلالِ عید	166/212	1528	131	مُحاصرۂ ادرنہ	203/249	1852
117	شمع اور شاعر	168/214	1546	132	غلام قادر رُہیلہ	204/250	1860
118	مُسلِم	181/227	1632	133	ایک مکالمہ	206/252	1873
119	حضورِ رسالت مآبؐ میں	182/228	1650	134	مَیں اور تُو	207/253	1880
120	شِفاخانۂ حجاز	184/230	1661	135	تضمین بر شعرِ ابو طالب کلیمؔ	208/254	1887
121	جوابِ شِکوَہ	185/231	1669	136	شبلیؔ و حالیؔ	209/255	1894

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

137	اِرتقا	210/256	1904
138	صِدّیق رضؓ	211/257	1911
139	تہذیبِ حاضر	212/258	1924
140	والدہ مرحومہ کی یاد میں	213/259	1932
141	شُعاعِ آفتاب	226/272	2018
142	عُرفی	227/273	2027
143	ایک خط کے جواب میں	227/273	2034
144	نانک	228/274	2040
145	کُفر و اسلام	229/275	2048
146	بلالؓ	230/276	2055
147	مسلمان اور تعلیمِ جدید	231/277	2065
148	پھُولوں کی شہزادی	232/278	2073
149	تضمین بر شعرِ صائبؔ	232/278	2081
150	فردوس میں ایک مکالمہ	233/279	2088
151	مذہب (تضمین بر شعرِ میرزا بیدلؔ)	234/280	2101
152	جنگِ یرموک کا ایک واقعہ	235/281	2107
153	مذہب	236/282	2117
154	پیوستہ رہ شجر سے، اُمّیدِ بہار رکھ!	236/282	2120
155	شبِ معراج	237/283	2126
156	پھُول	238/284	2128
157	شیکسپیئر	239/285	2136
158	مَیں اور تُو	240/286	2143
159	اسیری	241/287	2152
160	دریُوزۂ خلافت	242/288	2156
161	ہمایوں	242/288	2160
162	خِضرِ راہ	243/289	2165
163	طُلوعِ اسلام	257/303	2250

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

غزلیات

164	اے بادِ صبا! کملی والےؐ سے جا کہیو پیغام مرا	268/314	2322
165	یہ سرودِ قُمری و بُلبل فریبِ گوش ہے	268/314	2327
166	نالہ ہے بُلبلِ شوریدہ ترا خام ابھی	269/315	2333
167	پردہ چہرے سے اُٹھا ، انجمن آرائی کر	270/316	2343
168	پھر بادِ بہار آئی، اقبالؔ غزل خواں ہو	271/317	2351
169	کبھی اے حقیقتِ مُنتظر! نظر آ لباسِ مجاز میں	271/317	2357
170	تہِ دام بھی غزل آشنا رہے طائرانِ چمن تو کیا	272/318	2364
171	گر چہ تُو زندانیِ اسباب ہے	273/319	2368

ظریفانہ

172	مشرق میں اُصولِ دیں بن جاتے ہیں	274/320	2372
173	لڑکیاں پڑھ رہی ہیں انگریزی	274/320	2374
174	شیخ صاحب بھی تو پردے کے کوئی حامی نہیں	274/320	2377
175	یہ کوئی دن کی بات ہے، اے مردِ ہوش مند!	274/320	2379
176	تعلیمِ مغربی ہے بہت جُرأت آفریں	275/321	2381
177	کچھ غم نہیں جو حضرتِ واعظ ہیں تنگ دست	275/321	2385

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

178	تہذیب کے مریض کو گولی سے فائدہ؟	275/321	2387
179	اِنتہا بھی اس کی ہے آخر خریدیں کب تلک	276/322	2390
180	ہم مشرق کے مسکینوں کا دل مغرب میں جا اٹکا ہے	276/322	2392
181	"اَصلِ شہود و شاہد و مشہود ایک ہے"	276/322	2396
182	ہاتھوں سے اپنے دامنِ دُنیا نکل گیا	277/323	2399
183	وہ مِس بولی، ارادہ خودکُشی کا جب کیا میں نے	277/323	2401
184	ناداں تھے اس قدر کہ نہ جانی عرب کی قدر	277/323	2404
185	ہندوستاں میں جُزوِ حکومت ہیں کونسلیں	277/323	2406
186	ممبری امپیریل کونسل کی کچھ مشکل نہیں	278/324	2408
187	دلیلِ مہر و وفا اس سے بڑھ کے کیا ہوگی	278/324	2410
188	فرما رہے تھے شیخ طریقِ عمل پہ وعظ	278/324	2415
189	دیکھیے چلتی ہے مشرق کی تجارت کب تک	279/325	2421
190	گائے اک روز ہوئی اُونٹ سے یوں گرمِ سخن	279/325	2423
191	رات مچھّر نے کہہ دیا مجھ سے	280/326	2436
192	یہ آیۂ نَو جیل سے نازل ہوئی مجھ پر	281/327	2439
193	جان جائے ہاتھ سے جائے نہ ست	281/327	2442

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

194	محنت و سرمایہ دُنیا میں صف آرا ہو گئے	281/327	2444
195	شام کی سرحد سے رُخصت ہے وہ رِندِ لَم یزل	282/328	2447
196	تکرار تھی مزارع و مالک میں ایک روز	282/328	2451
197	اُٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں	282/328	2455
198	کارخانے کا ہے مالک مَردکِ ناکردہ کار	283/329	2458
199	سُنا ہے مَیں نے کل یہ گُفتگو تھی کارخانے میں	283/329	2460
200	مسجد تو بنا دی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے	284/330	2462

جمارا ادارہ یہ خدمت انجام دے رہا ہے
دبستانِ اقبال

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

دیباچہ

از شیخ عبدالقادر بیرسٹر ایٹ لا سابق مدیر ''مخزن''

کسے خبر تھی کہ غالبؔ مرحوم کے بعد ہندوستان میں پھر کوئی ایسا شخص پیدا ہوگا جو اُردو شاعری کے جسم میں ایک نئی روح پھونک دے گا اور جس کی بدولت غالبؔ کا بے نظیر تخیّل اور نرالا اندازِ بیان پھر وجود میں آئیں گے اور ادبِ اُردو کے فروغ کا باعث ہوں گے، مگر زبانِ اُردو کی خوش اقبالی دیکھیے کہ اس زمانے میں اقبالؔ سا شاعر اسے نصیب ہوا جس کے کلام کا سِکّہ ہندوستان بھر کی اُردو داں دُنیا کے دلوں پر بیٹھا ہوا ہے اور جس کی شُہرت روم و ایران بلکہ فرنگستان تک پہنچ گئی ہے۔

غالبؔ اور اقبالؔ میں بہت سی باتیں مشترک ہیں۔ اگر میں تناسخ کا قائل ہوتا تو ضرور کہتا کہ مرزا اسداللہ خاں غالبؔ کو اُردو اور فارسی کی شاعری سے جو عشق تھا، اُس نے اُن کی روح کو عدم میں جاکر بھی چین نہ لینے دیا اور مجبور کیا کہ وہ پھر کسی جَسَدِ خاکی میں جلوہ افروز ہو کر شاعری کے چمن کی آبیاری کرے، اور اُس نے پنجاب کے ایک گوشے میں جسے سیالکوٹ کہتے ہیں، دوبارہ جنم لیا اور محمّد اقبال نام پایا۔

جب شیخ محمّد اقبال کے والدِ بزرگوار اور ان کی پیاری ماں ان کا نام تجویز کر رہے ہوں گے تو قبولِ دُعا کا وقت ہوگا کہ اُن کا دیا ہوا نام اپنے پُورے معنوں میں صحیح ثابت ہوا اور ان کا اقبال مند بیٹا

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

ہندوستان میں تحصیلِ علم سے فارغ ہو کر انگلستان پہنچا، وہاں کیمبرج میں کامیابی سے وقت ختم کر کے جرمنی گیا اور علمی دنیا کے اعلیٰ مدارج طے کر کے واپس آیا۔ شیخ محمّد اقبال نے یورپ کے قیام کے زمانے میں بہت سی فارسی کتابوں کا مطالعہ کیا اور اس مطالعے کا خلاصہ ایک محقّقانہ کتاب کی صورت میں شائع کیا جسے فلسفۂ ایران کی مختصر تاریخ کہنا چاہیے۔ اسی کتاب کو دیکھ کر جرمنی والوں نے شیخ محمّد اقبال کو ڈاکٹر کا علمی درجہ دیا۔ سرکارِ انگریزی کو، جس کے پاس مشرقی زبانوں اور علوم کی نسبت براہِ راست اطّلاع کے ذرائع کافی نہیں، جب ایک عرصے کے بعد معلوم ہوا کہ ڈاکٹر صاحب کی شاعری نے عالم گیر شُہرت پیدا کر لی ہے تو اُس نے بھی ازراہِ قدر دانی سَر کا ممتاز خطاب انھیں عطا کیا۔ اب وہ ڈاکٹر سر محمّد اقبال کے نام سے مشہور ہیں لیکن ان کا نام جس میں یہ لُطف خداداد ہے کہ نام کا نام ہے اور تخلّص کا تخلّص، ان کی ڈاکٹری اور سَری سے زیادہ مشہور اور مقبول ہے۔

سیالکوٹ میں ایک کالج ہے جس میں علمائے سلَف کی یادگار اور اُن کے نقشِ قدم پر چلنے والے ایک بزرگ مولوی سیّد میر حَسَنؒ صاحب علومِ مشرقی کا درس دیتے ہیں۔ حال میں انھیں گورنمنٹ سے خطاب شمس العلماء بھی مِلا ہے۔ ان کی تعلیم کا یہ خاصہ ہے کہ جو کوئی ان سے فارسی یا عربی سیکھے، اُس کی طبیعت میں اُس زبان کا صحیح مذاق پیدا کر دیتے ہیں۔ اقبالؔ کو بھی اپنی ابتدائے عمر میں مولوی سیّد میر حَسَن سا استاد ملا۔ طبیعت میں علم و ادب سے مناسبت قُدرتی طور پر موجود تھی۔ فارسی اور عربی کی تحصیل مولوی صاحب موصوف سے کی، سونے پر سُہاگا ہو گیا۔ ابھی اسکول ہی میں پڑھتے تھے کہ کلامِ موزُوں زبان سے نکلنے لگا۔ پنجاب میں اُردو کا رواج اس قدر ہو گیا تھا کہ ہر شہر میں زباں دانی اور شعر و شاعری کا چرچا کم و بیش موجود تھا۔ سیالکوٹ میں بھی شیخ محمّد اقبال کی طالب علمی کے دنوں میں ایک چھوٹا سا مشاعرہ ہوتا تھا۔ اُس کے لیے اقبالؔ نے کبھی کبھی غزل لکھنی شروع کر دی۔ شعرائے اُردو میں اُن دنوں نوّاب مرزا خاں صاحب داغؔ دہلوی کا بہت شُہرہ تھا اور نظامِ دکن کے استاد ہونے سے اُن کی شُہرت اور

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

بھی بڑھ گئی تھی۔ لوگ، جو اُن کے پاس جا نہیں سکتے تھے، خط و کتابت کے ذریعے دُور ہی سے اُن سے شاگردی کی نسبت پیدا کرتے تھے۔ غزلیں ڈاک میں اُن کے پاس جاتی تھیں اور وہ اصلاح کے بعد واپس بھیجتے تھے۔ پچھلے زمانے میں جب ڈاک کا یہ انتظام نہ تھا، کسی شاعر کو اتنے شاگرد کیسے میسر آ سکتے تھے۔ اب اس سہولت کی وجہ سے یہ حال تھا کہ سینکڑوں آدمی اُن سے غائبانہ تلمّذ رکھتے تھے اور اُنھیں اس کام کے لیے ایک عملہ اور محکمہ رکھنا پڑتا تھا۔ شیخ محمّد اقبال نے بھی اُنھیں خط لکھا اور چند غزلیں اصلاح کے لیے بھیجیں۔ اس طرح اقبالؔ کو اُردو زبان دانی کے لیے بھی ایسے استاد سے نسبت پیدا ہوئی جو اپنے وقت میں زبان کی خوبی کے لحاظ سے فنِ غزل میں یکتا سمجھا جاتا تھا۔ گو اس ابتدائی غزل گوئی میں وہ باتیں تو موجود نہ تھیں جن سے بعد ازاں کلامِ اقبالؔ نے شہرت پائی، مگر جنابِ داغ پہچان گئے کہ پنجاب کے ایک دور افتادہ ضلع کا یہ طالب علم کوئی معمولی غزل گو نہیں۔ اُنھوں نے جلد کہہ دیا کہ کلام میں اصلاح کی گنجائش بہت کم ہے، اور یہ سلسلہ تلمّذ کا بہت دیر قائم نہیں رہا۔ البتہ اس کی یاد دونوں طرف رہ گئی۔ داغؔ کا نام اردو شاعری میں ایسا پایہ رکھتا ہے کہ اقبالؔ کے دل میں داغؔ سے اس مختصر اور غائبانہ تعلق کی بھی قدر ہے اور اقبالؔ نے داغؔ کی زندگی ہی میں قبول عام کا وہ درجہ حاصل کر لیا تھا کہ داغؔ مرحوم اس بات پر فخر کرتے تھے کہ اقبالؔ بھی ان لوگوں میں شامل ہے جن کے کلام کی اُنھوں نے اصلاح کی۔ مجھے خود دکن میں اُن سے ملنے کا اتفاق ہوا اور مَیں نے خود ایسے فخریہ کلمات اُن کی زبان سے سُنے۔

سیالکوٹ کے کالج میں ایف اے کے درجے تک تعلیم تھی۔ بی اے کے لیے شیخ محمّد اقبال کو لاہور آنا پڑا۔ اُنھیں علمِ فلسفہ کی تحصیل کا شوق تھا اور اُنھیں لاہور کے اساتذہ میں ایک نہایت شفیق استاد ملا، جس نے فلسفے کے ساتھ اُن کی مناسبت دیکھ کر اُنھیں خاص توجہ سے پڑھانا شروع کیا۔ پروفیسر آرنلڈ صاحب، جو اب سرٹامس آرنلڈ ہو گئے ہیں اور انگلستان میں مقیم ہیں۔ غیر معمولی قابلیت کے شخص

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

ہیں۔ قوتِ تحریر اُن کی بہت اچھی ہے اور وہ علمی جستجو اور تلاش کے طریقِ جدید سے خوب واقف ہیں۔ انھوں نے چاہا کہ اپنے شاگرد کو اپنے مذاق اور اپنے طرزِ عمل سے حصہ دیں، اور وہ اس ارادے میں بہت کچھ کامیاب ہوئے۔ پہلے اُنھوں نے علی گڑھ کالج کی پروفیسری کے زمانے میں اپنے دوست مولانا شبلیؔ مرحوم کے مذاقِ علمی کے پُختہ کرنے میں کامیابی حاصل کی تھی، اب اُنھیں یہاں ایک اور جوہرِ قابل نظر آیا جس کے چمکانے کی آرزو اُن کے دل میں پیدا ہوئی۔ اور جو دوستی اور محبت استاد اور شاگرد میں پہلے دن سے پیدا ہوئی، وہ آخرش شاگرد کو استاد کے پیچھے پیچھے انگلستان لے گئی اور وہاں یہ رشتہ اور بھی مضبوط ہو گیا، اور آج تک قائم ہے۔ آرنلڈ خوش ہے کہ میری محنت ٹھکانے لگی اور میرا شاگرد علمی دنیا میں میرے لیے بھی باعثِ شُہرت افزائی ہوا اور اقبالؔ معترف ہے کہ جس مذاق کی بنیاد سیّد میر حسن نے ڈالی تھی اور جسے درمیان میں داغؔ کے غائبانہ تعارف نے بڑھایا تھا، اُس کے آخری مرحلے آرنلڈ کی شفیقانہ رہبری سے طے ہوئے۔

اقبالؔ کو اپنی علمی منازل طے کرنے میں اچھے اچھے رہبر ملے اور بڑے بڑے علما سے سابقہ پڑا۔ ان لوگوں میں کیمبرج یونیورسٹی کے ڈاکٹر میک ٹیگرٹ، براؤن، نکلسن اور سارلی قابل ذکر ہیں۔ پروفیسر نکلسن تو ہمارے شکریے کے خاص طور پر مستحق ہیں کیونکہ اُنھوں نے اقبالؔ کی مشہور فارسی نظم ''اسرارِ خودی'' کا انگریزی ترجمہ کر کے اور اُس پر دیباچہ اور حواشی لکھ کر یورپ اور امریکہ کو اقبالؔ سے رُوشناس کیا۔ اسی طرح ہندوستان کی علمی دنیا میں جتنے نامور اُس زمانے میں موجود تھے مثلاً مولانا شبلیؔ مرحوم، مولانا حالیؔ مرحوم، اکبرؔ مرحوم، سب سے اقبالؔ کی ملاقات اور خط و کتابت رہی اور اُن کے اثرات اقبالؔ کے کلام پر اور اقبالؔ کا اثر اُن کی طبائع پر پڑتا رہا۔ مولانا شبلیؔ نے بہت سے خطوط میں اور حضرت اکبرؔ نے نہ صرف خطوں میں بلکہ بہت سے اشعار میں اقبالؔ کے کمال کا اعتراف کیا ہے، اور اقبالؔ نے اپنی نظم میں ان باکمالوں کی جا بجا تعریف کی ہے۔

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

ابتدائی مشق کے دنوں کو چھوڑ کر اقبالؔ کا اردو کلام بیسویں صدی کے آغاز سے کچھ پہلے شروع ہوتا ہے۔ ۱۹۰۱ء سے غالباً دو تین سال پہلے میں نے اُنھیں پہلی مرتبہ لاہور کے ایک مشاعرے میں دیکھا۔ اس بزم میں اُن کو اُن کے چند ہم جماعت کھینچ کر لے آئے اور انھوں نے کہہ سُن کر ایک غزل بھی پڑھوائی۔ اس وقت تک لاہور میں لوگ اقبالؔ سے واقف نہ تھے۔ چھوٹی سی غزل تھی۔ سادہ سے الفاظ۔ زمین بھی مشکل نہ تھی۔ مگر کلام میں شوخی اور بے ساختہ پن موجود تھا۔ بہت پسند کی گئی۔ اس کے بعد دو تین مرتبہ پھر اسی مشاعرے میں انھوں نے غزلیں پڑھیں اور لوگوں کو معلوم ہوا کہ ایک ہونہار شاعر میدان میں آیا ہے۔ مگر یہ شہرت پہلے پہلے لاہور کے کالجوں کے طلبہ اور بعض ایسے لوگوں تک محدود رہی جو تعلیمی مشاغل سے تعلق رکھتے تھے۔ اتنے میں ایک ادبی مجلس قائم ہوئی جس میں مشاہیر شریک ہونے لگے اور نظم و نثر کے مضامین کی اس میں مانگ ہوئی۔ شیخ محمّد اقبال نے اس کے ایک جلسے میں اپنی وہ نظم جس میں "کوہ ہمالہ" سے خطاب ہے، پڑھ کر سُنائی۔ اس میں انگریزی خیالات تھے اور فارسی بندشیں۔ اس پر خوبی یہ کہ وطن پرستی کی چاشنی اس میں موجود تھی۔ مذاقِ زمانہ اور ضروریاتِ وقت کے موافق ہونے کے سبب بہت مقبول ہوئی اور کئی طرف سے فرمائشیں ہونے لگیں کہ اسے شائع کیا جائے، مگر شیخ صاحب یہ عُذر کر کے کہ ابھی نظرِ ثانی کی ضرورت ہے، اُسے اپنے ساتھ لے گئے اور وہ اُس وقت چھپنے نہ پائی۔ اس بات کو تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ میں نے ادب اُردو کی ترقی کے لیے رسالہ 'مخزن' جاری کرنے کا ارادہ کیا۔ اس اثنا میں شیخ محمّد اقبال سے میری دوستانہ ملاقات پیدا ہو چکی تھی۔ میں نے ان سے وعدہ لیا کہ اس رسالے کے حصہ نظم کے لیے وہ نئے رنگ کی نظمیں مجھے دیا کریں گے۔ پہلا رسالہ شائع ہونے کو تھا کہ میں ان کے پاس گیا اور میں نے ان سے کوئی نظم مانگی۔ انھوں نے کہا: ابھی کوئی نظم تیار نہیں۔ میں نے کہا کہ 'ہمالہ' والی نظم دے دیجیے اور دوسرے مہینے کے لیے کوئی اور لکھیے۔ انھوں نے اس نظم کے دینے

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

میں پس و پیش کی کیونکہ انھیں یہ خیال تھا کہ اس میں کچھ خامیاں ہیں، مگر میں دیکھ چکا تھا کہ وہ بہت مقبول ہوئی، اس لیے میں نے زبردستی وہ نظم ان سے لے لی اور 'مخزن' کی پہلی جلد کے پہلے نمبر میں، جو اپریل ۱۹۰۱ء میں نکلا، شائع کر دی۔ یہاں سے گویا اقبالؔ کی اُردو شاعری کا پبلک طور پر آغاز ہوا اور ۱۹۰۵ء تک، جب وہ ولایت گئے، یہ سلسلہ جاری رہا۔ اس عرصے میں وہ عموماً 'مخزن' کے ہر نمبر کے لیے کوئی نہ کوئی نظم لکھتے تھے اور جوں جوں لوگوں کو ان کی شاعری کا حال معلوم ہوتا گیا، جا بجا مختلف رسالوں اور اخباروں سے فرمائشیں آنے لگیں اور انجمنیں اور مجالس درخواستیں کرنے لگیں کہ اُن کے سالانہ جلسوں میں لوگوں کو وہ اپنے کلام سے محظوظ کریں۔ شیخ صاحب اُس وقت طالب علمی سے فارغ ہو کر گورنمنٹ کالج میں پروفیسر ہو گئے تھے اور دن رات علمی صحبتوں اور مشاغل میں بسر کرتے تھے۔ طبیعت زوروں پر تھی، شعر کہنے کی طرف جس وقت مائل ہوتے تو غضب کی آمد ہوتی تھی۔ ایک ایک نشست میں بے شمار شعر ہو جاتے تھے۔ ان کے دوست اور بعض طالب علم جو پاس ہوتے، پنسل کاغذ لے کر لکھتے جاتے اور وہ اپنی دُھن میں کہتے جاتے۔ میں نے اُس زمانے میں انھیں کبھی کاغذ قلم لے کر فکرِ سخن کرتے نہیں دیکھا۔ موزوں الفاظ کا ایک دریا بہتا یا ایک چشمہ اُبلتا معلوم ہوتا تھا۔ ایک خاص کیفیت رِقّت کی عموماً ان پر طاری ہوتی تھی۔ اپنے اشعار سُریلی آواز میں ترنم سے پڑھتے تھے، خود وجد کرتے اور دوسروں کو وجد میں لاتے تھے۔ یہ عجیب خصوصیّت ہے کہ حافظہ ایسا پایا ہے کہ جتنے شعر اس طرح زبان سے نکلیں، اگر وہ ایک مسلسل نظم کے ہوں تو سب کے سب دوسرے وقت اور دوسرے دن اُسی ترتیب سے حافظے میں محفوظ ہوتے ہیں جس ترتیب سے وہ کہے گئے تھے اور درمیان میں خود وہ اُنھیں قلمبند بھی نہیں کرتے۔ مجھے بہت سے شعرا کی ہم نشینی کا موقع ملا ہے اور بعض کو میں نے شعر کہتے بھی دیکھا اور سُنا ہے، مگر یہ رنگ کسی اور میں نہیں دیکھا۔ اقبالؔ کی ایک اور خصوصیّت یہ ہے کہ بایں ہمہ موزونی طبع وہ حسبِ فرمائش شعر کہنے سے قاصر ہے۔ جب طبیعت خود مائلِ نظم ہو تو

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

جتنے شعر چاہے کہہ دے مگر یہ کہ ہر وقت اور ہر موقع پر حسبِ فرمائش وہ کچھ لکھ سکے، یہ قریب قریب ناممکن ہے۔ اسی لیے جب ان کا نام نکلا اور فرمائشوں کی بھرمار ہوئی تو انھیں اکثر فرمائشوں کی تعمیل سے انکار ہی کرنا پڑا۔ اسی طرح انجمنوں اور مجالس کو بھی وہ عموماً جواب ہی دیتے رہے۔ فقط لاہور کی انجمن حمایتِ اسلام کو بعض وجوہ کے سبب یہ موقع ملا کہ اس کے سالانہ جلسوں میں کئی سال متواتر اقبالؔ نے اپنی نظم سُنائی، جو خاص جلسے کے لیے لکھی جاتی تھی اور جس کی فکر وہ پہلے سے کرتے رہتے تھے۔

اوّل اوّل جو نظمیں جلسۂ عام میں پڑھی جاتی تھیں، تحت اللفظ پڑھی جاتی تھیں اور اس طرز میں بھی ایک لطف تھا۔ مگر بعض دوستوں نے ایک مرتبہ جلسۂ عام میں شیخ محمّد اقبالؔ سے بہ اصرار کہا کہ وہ نظم ترنم سے پڑھیں۔ ان کی آواز قدرتًا بلند اور خوش آئند ہے۔ طرزِ ترنم سے بھی خاصے واقف ہیں۔ ایسا سماں بندھا کہ سکوت کا عالم چھا گیا اور لوگ جھُومنے لگے۔ اس کے دو نتیجے ہوئے۔ ایک تو یہ کہ ان کے لیے تحت اللّفظ پڑھنا مشکل ہو گیا، جب کبھی پڑھیں لوگ اصرار کرتے ہیں کہ لَے سے پڑھا جائے، دوسرا یہ کہ پہلے تو خواص ہی ان کے کلام کے قدردان تھے اور اُس کو سمجھ سکتے تھے، اس کشش کے سبب عوام بھی کھنچ آئے۔ لاہور میں جلسۂ حمایتِ اسلام میں جب اقبالؔ کی نظم پڑھی جاتی ہے تو دس دس ہزار آدمی ایک وقت میں جمع ہوتے ہیں اور جب تک نظم پڑھی جائے، لوگ دم بخود بیٹھے رہتے ہیں۔ جو سمجھتے ہیں وہ بھی محو اور جو نہیں سمجھتے وہ بھی محو ہوتے ہیں۔

۱۹۰۵ء سے ۱۹۰۸ء تک اقبالؔ کی شاعری کا ایک دوسرا دور شروع ہوا۔ یہ وہ زمانہ ہے جو انھوں نے یورپ میں بسر کیا۔ گو وہاں انھیں شاعری کے لیے نسبتًا کم وقت ملا اور ان نظموں کی تعداد جو وہاں کے قیام میں لکھی گئیں، تھوڑی ہے مگر ان میں ایک خاص رنگ وہاں کے مشاہدات کا نظر آتا ہے۔ اُس زمانے میں دو بڑے تغیّر ان کے خیالات میں آئے۔ ان تین سالوں میں سے دو سال ایسے تھے جن میں میرا بھی وہیں قیام تھا اور اکثر ملاقات کے موقعے ملتے رہتے تھے۔ ایک

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

دن شیخ محمّد اقبال نے مجھ سے کہا کہ ان کا ارادہ مصمّم ہو گیا ہے کہ وہ شاعری کو تَرک کر دیں اور قسم کھا لیں کہ شعر نہیں کہیں گے اور جو وقت شاعری میں صَرف ہوتا ہے، اُسے کسی اور مفید کام میں صَرف کریں گے۔ میں نے ان سے کہا کہ ان کی شاعری ایسی شاعری نہیں ہے جسے تَرک کرنا چاہیے بلکہ ان کے کلام میں وہ تاثیر ہے جس سے ممکن ہے کہ ہماری درماندہ قوم اور ہمارے کم نصیب ملک کے امراض کا علاج ہو سکے، اس لیے ایسی مفید خداداد طاقت کو بیکار کرنا درست نہ ہو گا۔ شیخ صاحب کچھ قائل ہوئے، کچھ نہ ہوئے اور یہ قرار پایا کہ آرنلڈ صاحب کی رائے پر آخری فیصلہ چھوڑا جائے۔ اگر وہ مجھ سے اتفاق کریں تو شیخ صاحب اپنے ارادۂ تَرکِ شعر کو بدل دیں اور اگر وہ شیخ صاحب سے اتفاق کریں تو تَرکِ شعر اختیار کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ علمی دنیا کی خوش قسمتی تھی کہ آرنلڈ صاحب نے مجھ سے اتفاقِ رائے کیا اور فیصلہ یہی ہوا کہ اقبال کے لیے شاعری کو چھوڑنا جائز نہیں اور جو وقت وہ اس شغل کی نذر کرتے ہیں، وہ ان کے لیے بھی مفید ہے اور ان کے ملک و قوم کے لیے بھی مفید ہے۔ ایک تغیّر جو ہمارے شاعر کی طبیعت میں آیا تھا، اس کا تو یوں خاتمہ ہوا مگر دوسرا تغیّر ایک چھوٹے سے آغاز سے ایک بڑے انجام تک پہنچا یعنی اقبالؔ کی شاعری نے فارسی زبان کو اُردو زبان کی جگہ اپنا ذریعۂ اظہارِ خیال بنا لیا۔

فارسی میں شعر کہنے کی رغبت اقبال کی طبیعت میں کئی اسباب سے پیدا ہوئی ہو گی، اور میں سمجھتا ہوں کہ انھوں نے اپنی کتاب حالاتِ تصوف کے متعلق لکھنے کے لیے جو کتب بینی کی، اُس کو بھی ضرور اس تغیرِ مذاق میں دخل ہو گا۔ اس کے علاوہ جوں جوں اُن کا مطالعہ علمِ فلسفہ کے متعلق گہرا ہوتا گیا اور دقیق خیالات کے اظہار کو جی چاہا تو اُنھوں نے دیکھا کہ فارسی کے مقابلے میں اُردو کا سرمایہ بہت کم ہے اور فارسی میں کئی فقرے اور جملے سانچے میں ڈھلے ہوئے ایسے ملتے ہیں جن کے مطابق اُردو میں فقرے ڈھالنے آسان نہیں، اس لیے وہ فارسی کی طرف مائل ہو گئے۔ مگر بظاہر جس چھوٹے سے واقعے سے

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

ان کی فارسی گوئی کی ابتدا ہوئی ہے، وہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ وہ ایک دوست کے ہاں مدعو تھے جہاں ان سے فارسی اشعار سنانے کی فرمائش ہوئی اور پوچھا گیا کہ وہ فارسی شعر بھی کہتے ہیں یا نہیں۔ انھیں اعتراف کرنا پڑا کہ انھوں نے سوائے ایک آدھ شعر کبھی کہنے کے، فارسی لکھنے کی کوشش نہیں کی۔ مگر کچھ ایسا وقت تھا اور اس فرمائش نے ایسی تحریک ان کے دل میں پیدا کی کہ دعوت سے واپس آ کر، بستر پر لیٹے ہوئے، باقی وقت وہ شاید فارسی اشعار کہتے رہے اور صبح اُٹھتے ہی جو مجھ سے ملے تو دو تازہ غزلیں فارسی میں تیار تھیں جو انھوں نے زبانی مجھے سُنائیں۔ ان غزلوں کے کہنے سے انھیں اپنی فارسی گوئی کی قوت کا حال معلوم ہوا جس کا پہلے انھوں نے اس طرح امتحان نہیں کیا تھا۔ اس کے بعد ولایت سے واپس آنے پر گو کبھی کبھی اُردو کی نظمیں بھی کہتے تھے مگر طبیعت کا رُخ فارسی کی طرف ہو گیا۔ یہ ان کی شاعری کا تیسرا دور ہے جو ۱۹۰۸ء کے بعد سے شروع ہوا اور جو اب تک چل رہا ہے۔ اس عرصے میں اُردو نظمیں بھی بہت سی ہوئیں اور اچھی اچھی، جن کی دُھوم مچ گئی۔ مگر اصل کام جس کی طرف وہ متوجہ ہو گئے، وہ ان کی فارسی مثنوی اسرارِ خودی تھی۔ اس کا خیال دیر تک ان کے دماغ میں رہا اور رفتہ رفتہ دماغ سے صفحۂ قرطاس پر اُترنے لگا، اور آخر ایک مستقل کتاب کی صورت میں ظہور پذیر ہوا جس سے اقبالؔ کا نام ہندوستان سے باہر بھی مشہور ہو گیا۔

فارسی میں اقبالؔ کے قلم سے تین کتابیں اس وقت تک نکلی ہیں؛ 'اسرارِ خودی'، 'رموزِ بےخودی' اور 'پیامِ مشرق'۔ ایک سے ایک بہتر! پہلی کتاب سے دوسری میں زبان زیادہ سادہ اور عام فہم ہو گئی ہے اور تیسری دوسری سے زیادہ سلیس ہے۔ جو لوگ اقبال کے اردو کلام کے دلدادہ ہیں، وہ فارسی نظموں کو دیکھ کر مایوس ہوئے ہوں گے۔ مگر انھیں یاد رکھنا چاہیے کہ فارسی نے وہ کام کیا جو اُردو سے نہیں ہو سکتا تھا۔ تمام اسلامی دنیا میں جہاں فارسی کم و بیش متداول ہے، اقبالؔ کا کلام اس ذریعے سے پہنچ گیا اور اس میں ایسے خیالات تھے جن کی ایسی وسیع اشاعت ضروری تھی اور

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

اسی وسیلے سے یورپ اور امریکہ والوں کو ہمارے ایسے قابل قدر مصنف کا حال معلوم ہوا۔ 'پیام مشرق' میں ہمارے مصنف نے یورپ کے ایک نہایت بلند پایہ شاعر گوئٹے کے 'سلامِ مغرب' کا جواب لکھا ہے اور اس میں نہایت حکیمانہ خیالات کا اظہار بہت خوب صورتی سے کیا گیا ہے۔ اس کے اشعار میں بعض بڑے بڑے عقدے حل ہوئے ہیں جو پہلے آسان طریق سے بیان نہیں ہوئے تھے۔ مدت سے بعض رسائل اور اخبارات میں ڈاکٹر محمد اقبالؔ کو 'ترجمان حقیقت' کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے اور ان کتابوں کے خاص خاص اشعار سے یہ ثابت ہے کہ وہ اس لقب سے ملقّب ہونے کے مستحق ہیں، اور جس کسی نے یہ لقب ان کے لیے پہلے وضع کیا ہے، اُس نے کوئی مبالغہ نہیں کیا۔

فارسی گوئی کا ایک اثر اقبالؔ کے اُردو کلام پر یہ ہوا ہے کہ جو نظمیں اُردو میں دورِ سوم میں لکھی گئی ہیں، اُن میں سے اکثر میں فارسی ترکیبیں اور فارسی بندشیں پہلے سے بھی زیادہ ہیں اور بعض جگہ فارسی اشعار پر تضمین کی گئی ہے۔ گویا یہ معلوم ہوتا ہے کہ اشہبِ قلم جو فارسی کے میدان میں گامزن ہے، اُس کی باگ کسی قدر تکلّف کے ساتھ اُردو کی طرف موڑی جارہی ہے۔

اقبال کا اُردو کلام جو وقتاً فوقتاً ۱۹۰۱ء سے لے کر آج تک رسالوں اور اخباروں میں شائع ہوا اور انجمنوں میں پڑھا گیا، اُس کے مجموعے کی اشاعت کے بہت لوگ خواہاں تھے۔ ڈاکٹر صاحب کے احباب بارہا تقاضا کرتے تھے کہ اُردو کلام کا مجموعہ شائع کیا جائے مگر کئی وجوہات سے آج تک مجموعۂ اُردو شائع نہیں ہو سکا تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ آخر اب شائقینِ کلامِ اُردو کی یہ دیرینہ آرزو بر آئی اور اقبال کی اُردو نظموں کا مجموعہ شائع ہوتا ہے جو دو سو بانوے☆ صفحوں پر مشتمل ہے اور تین حصّوں پر منقسم ہے۔ حصّہ اوّل میں ۱۹۰۵ء تک کی نظمیں ہیں، حصّہ دوم میں ۱۹۰۵ء سے ۱۹۰۸ء تک کی اور حصہ سوم میں ۱۹۰۸ء سے لے کر آج تک کا اُردو کلام ہے۔ یہ دعویٰ سے کہا جا سکتا ہے کہ اُردو میں آج تک کوئی ایسی کتاب اشعار کی موجود نہیں ہے جس میں خیالات کی یہ فراوانی ہو اور اس قدر مطالب و معانی

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

یکجا ہوں۔ اور کیوں نہ ہو، ایک صدی کے چہارم حصّے کے مطالعے اور تجربے اور مشاہدے کا نچوڑ اور سیر و سیاحت کا نتیجہ ہے۔ بعض نظموں میں ایک ایک شعر اور ایک ایک مصرع ایسا ہے کہ اُس پر ایک مستقل مضمون لکھا جا سکتا ہے۔ یہ مختصر سا مضمون جو بطور دیباچہ لکھا گیا ہے، اس میں مختلف نظموں کی تنقید یا مختلف اوقات کی نظموں کے باہم مقابلے کی گنجائش نہیں، اس کے لیے اگر ہو سکا تو میں کوئی اور موقع تلاش کروں گا۔ سرِ دست مَیں صاحبانِ ذوق کو مبارک باد دیتا ہوں کہ اُردو کُلّیاتِ اقبالؔ اُن کے سامنے رسالوں اور گلدستوں کے اوراقِ پریشاں سے نکل کر ایک مجموعۂ دل پذیر کی شکل میں جلوہ گر ہے، اور اُمّید ہے کہ جو لوگ مدّت سے اس کلام کو یکجا دیکھنے کے مشتاق تھے، وہ اس مجموعے کو شوق کی نگاہوں سے دیکھیں گے اور دل سے اس کی قدر کریں گے۔

آخر میں اُردو شاعری کی طرف سے میں یہ درخواست قابل مصنّف سے کرتا ہوں کہ وہ اپنے دل و دماغ سے اُردو کو وہ حصّہ دیں جس کی وہ مستحق اور محتاج ہے۔ خود انھوں نے غالبؔ کی تعریف میں چند بند لکھے ہیں جن میں ایک شعر میں اُردو کی حالت کا صحیح نقشہ کھینچا ہے ؎

گیسوئے اُردو ابھی منّت پذیرِ شانہ ہے
شمع یہ سودائیِ دلسوزیٔ پروانہ ہے

ہم ان کا یہ شعر پڑھ کر ان سے یہ کہتے ہیں کہ جس احساس نے یہ شعر ان سے نکلوایا تھا، اُس سے کام لے کر اب وہ پھر کچھ عرصے کے لیے گیسوئے اُردو کے سنوارنے کی طرف متوجہ ہوں اور ہمیں موقع دیں کہ ہم اِسی مجموعہ اُردو کو جو اس قدر دیر کے بعد چھپا ہے، ایک دوسرے کلیاتِ اُردو کا پیش خیمہ سمجھیں۔

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

حصّۂ اوّل

(۱۹۰۵ء تک)

اقبال
جہاں نے اداکو گردیدہ خواہ آپ
دبستانِ اقبال

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

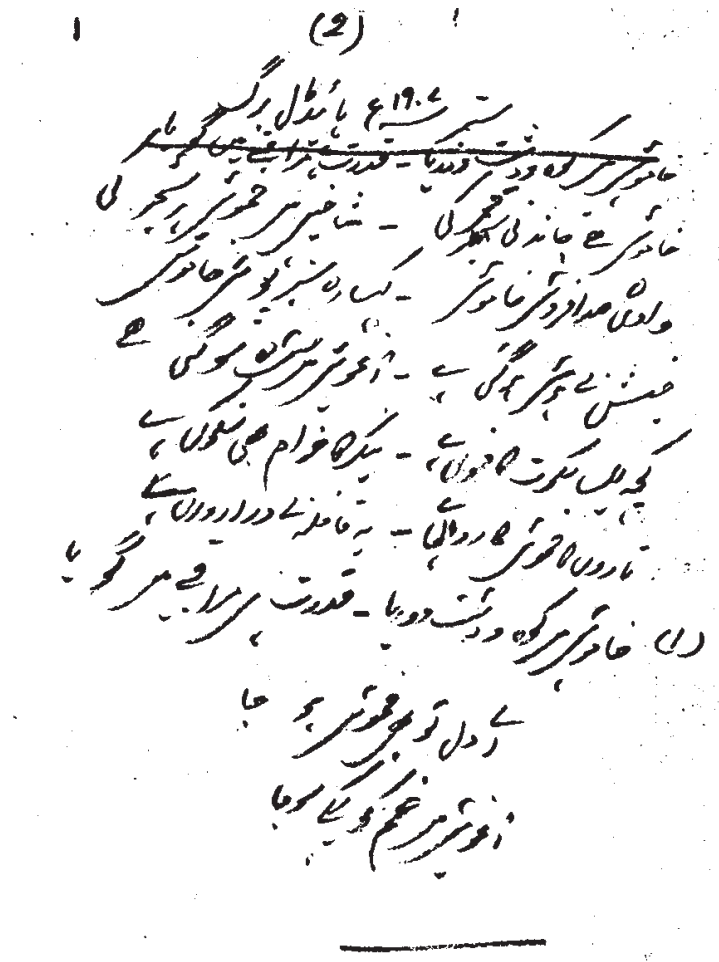

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم

حِصّۂ اوّل

ہمالہ

اے ہمالہ! اے فصیلِ کشورِ ہندوستاں! چُومتا ہے تیری پیشانی کو جُھک کر آسماں 1

تجھ میں کچھ پیدا نہیں دیرینہ روزی کے نشاں تُو جواں ہے گردشِ شام و سَحر کے درمیاں 2

ایک جلوہ تھا کلیمِ طُورِ سینا کے لیے

تُو تجلّی ہے سراپا چشمِ بینا کے لیے 3

امتحانِ دیدۂ ظاہر میں کوہستاں ہے تُو پاسباں اپنا ہے تُو، دیوارِ ہندُستاں ہے تُو 4

مطلعِ اوّل فلک جس کا ہو وہ دِیواں ہے تُو سُوئے خلوت گاہِ دل دامن کشِ انساں ہے تُو 5

برف نے باندھی ہے دستارِ فضیلت تیرے سَر

خندہ زن ہے جو کُلاہِ مہرِ عالم تاب پر 6

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

7 تیری عمرِ رفتہ کی اک آن ہے عہدِ کُہن وادیوں میں ہیں تری کالی گھٹائیں خیمہ زن

8 چوٹیاں تیری ثُریّا سے ہیں سرگرمِ سخن تو زمیں پر اور پہنائے فلک تیرا وطن

چشمۂ دامن ترا آئینۂ سیّال ہے

9 دامنِ موجِ ہوا جس کے لیے رُومال ہے

10 ابر کے ہاتھوں میں رہوارِ ہوا کے واسطے تازیانہ دے دیا برقِ سرِ کُہسار نے

11 اے ہمالہ کوئی بازی گاہ ہے تُو بھی، جسے دستِ قُدرت نے بنایا ہے عناصر کے لیے

ہائے کیا فرطِ طرب میں جُھومتا جاتا ہے ابر

12 فیلِ بے زنجیر کی صُورت اُڑا جاتا ہے ابر

13 جُنبشِ موجِ نسیمِ صبح گہوارہ بنی جُھومتی ہے نشّۂ ہستی میں ہر گُل کی کلی

14 یوں زبانِ برگ سے گویا ہے اس کی خامشی دستِ گُلچیں کی جھٹک میں نے نہیں دیکھی کبھی

کہہ رہی ہے میری خاموشی ہی افسانہ مرا

15 کُنجِ خلوت خانۂ قُدرت ہے کاشانہ مرا

16 آتی ہے ندّی فرازِ کوہ سے گاتی ہوئی کوثر و تسنیم کی موجوں کو شرماتی ہوئی

17 آئنہ سا شاہدِ قُدرت کو دِکھلاتی ہوئی سنگِ رہ سے گاہ بچتی گاہ ٹکراتی ہوئی

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

چھیڑتی جا اس عراقِ دل نشیں کے ساز کو
اے مُسافر! دل سمجھتا ہے تری آواز کو 18

لیلیِ شب کھولتی ہے آ کے جب زُلفِ رسا — دامنِ دل کھینچتی ہے آبشاروں کی صدا 19

وہ خموشی شام کی جس پر تکلّم ہو فدا — وہ درختوں پر تفکّر کا سماں چھایا ہُوا 20

کانپتا پھرتا ہے کیا رنگِ شفق کُہسار پر
خوشنما لگتا ہے یہ غازہ ترے رُخسار پر 21

اے ہمالہ! داستاں اُس وقت کی کوئی سُنا — مسکنِ آبائے انساں جب بنا دامن ترا 22

کچھ بتا اُس سیدھی سادی زندگی کا ماجرا — داغ جس پر غازۂ رنگِ تکلّف کا نہ تھا 23

ہاں دکھا دے اے تصوّر! پھر وہ صُبح و شام تُو
دوڑ پیچھے کی طرف اے گردشِ ایّام تُو 24

گُلِ رنگیں[۸]

تُو شناسائے خراشِ عُقدۂ مشکل نہیں — اے گُلِ رنگیں ترے پہلو میں شاید دل نہیں 25

زیبِ محفل ہے، شریکِ شورشِ محفل نہیں — یہ فراغت بزمِ ہستی میں مجھے حاصل نہیں 26

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

اس چمن میں مَیں سراپا سوز و سازِ آرزو
اور تیری زندگانی بے گدازِ آرزو

27

28 توڑ لینا شاخ سے تجھ کو مرا آئیں نہیں
یہ نظر غیر از نگاہِ چشمِ صورت بیں نہیں

29 آہ! یہ دستِ جفا جُو اے گُلِ رنگیں نہیں
کس طرح تجھ کو یہ سمجھاؤں کہ مَیں گُلچیں نہیں

کام مجھ کو دیدۂ حکمت کے اُلجھیڑوں سے کیا
دیدۂ بُلبل سے مَیں کرتا ہوں نظّارہ ترا

30

31 سَو زبانوں پر بھی خاموشی تجھے منظور ہے
راز وہ کیا ہے ترے سینے میں جو مستور ہے

32 میری صورت تُو بھی اک برگِ ریاضِ طُور ہے
مَیں چمن سے دُور ہوں، تُو بھی چمن سے دُور ہے

مُطمئن ہے تُو، پریشاں مثلِ بُو رہتا ہوں میں
زخمیِ شمشیرِ ذوقِ جُستجو رہتا ہوں میں

33

34 یہ پریشانی مری سامانِ جمعیّت نہ ہو
یہ جگر سوزی چراغِ خانۂ حکمت نہ ہو

35 ناتوانی ہی مری سرمایۂ قوّت نہ ہو
رشکِ جامِ جَم مرا آئینۂ حیرت نہ ہو

یہ تلاشِ متّصل شمعِ جہاں افروز ہے
تَوسنِ اِدراکِ انساں کو خرام آموز ہے

36

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

عہدِ طفلی

37 تھے دیارِ نَو زمین و آسماں میرے لیے — وسعتِ آغوشِ مادَر اک جہاں میرے لیے

38 تھی ہر اک جُنبش نشانِ لُطفِ جاں میرے لیے — حرفِ بے مطلب تھی خود میری زباں میرے لیے

درد، طفلی میں اگر کوئی رُلاتا تھا مجھے

39 شورشِ زنجیرِ در میں لُطف آتا تھا مجھے

40 تکتے رہنا ہائے! وہ پہروں تلک سُوئے قمر — وہ پھٹے بادل میں بے آوازِ پا اُس کا سفر

41 پُوچھنا رہ رہ کے اُس کے گوہ و صحرا کی خبر — اور وہ حیرت دروغِ مصلحت آمیز پر!

آنکھ وقفِ دید تھی، لب مائلِ گُفتار تھا

42 دل نہ تھا میرا، سراپا ذوقِ استِفسار تھا

مرزا غالِبؔ

43 فکرِ انساں پر تری ہستی سے یہ روشن ہُوا — ہے پرِ مرغِ تخیُّل کی رسائی تا کُجا

44 تھا سراپا روح تُو، بزمِ سخن پیکر ترا — زیبِ محفل بھی رہا، محفل سے پنہاں بھی رہا

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

دید تیری آنکھ کو اُس حُسن کی منظور ہے

بن کے سوزِ زندگی ہر شے میں جو مستور ہے

45

46 محفلِ ہستی تری بربط سے ہے سرمایہ دار — جس طرح ندّی کے نغموں سے سُکوتِ کوہسار

47 تیرے فردوسِ تخیّل سے ہے قدرت کی بہار — تیری کشتِ فکر سے اُگتے ہیں عالَم سبزہ وار

زندگی مُضمَر ہے تیری شوخیِ تحریر میں

تابِ گویائی سے جُنبش ہے لبِ تصویر میں

48

49 نُطق کو سَو ناز ہیں تیرے لبِ اعجاز پر — محوِ حیرت ہے ثریّا رفعتِ پرواز پر

50 شاہدِ مضموں تصدّق ہے ترے انداز پر — خندہ زن ہے غنچۂ دِلّی گُلِ شیراز پر

آہ! تو اُجڑی ہوئی دِلّی میں آرامیدہ ہے

گلشنِ ویمر☆ میں تیرا ہم نوا خوابیدہ ہے

51

52 لُطفِ گویائی میں تیری ہمسری ممکن نہیں — ہو تخیّل کا نہ جب تک فکرِ کامل ہم نشیں

53 ہائے! اب کیا ہو گئی ہندوستاں کی سرزمیں! — آہ! اے نظّارہ آموزِ نگاہِ نکتہ بیں!

گیسوئے اُردو ابھی منّت پذیرِ شانہ ہے

شمع یہ سودائیِ دل سوزیِ پروانہ ہے

54

☆ویمر۔ جرمنی کا مشہور شاعر گوئٹے اس جگہ مدفون ہے

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

55 اے جہان آباد! اے گہوارۂ علم و ہُنر ہیں سراپا نالۂ خاموش تیرے بام و در

56 ذرّے ذرّے میں ترے خوابیدہ ہیں شمس و قمر یوں تو پوشیدہ ہیں تیری خاک میں لاکھوں گُہر

دفن تجھ میں کوئی فخرِ روزگار ایسا بھی ہے ؟

57 تجھ میں پنہاں کوئی موتی آبدار ایسا بھی ہے؟

ابرِ کوہسار

58 ہے بلندی سے فلک بوس نشیمن میرا ابرِ کُہسار ہوں گُل پاش ہے دامن میرا

59 کبھی صحرا کبھی گلزار ہے مسکن میرا شہر و ویرانہ مرا، بحر مرا، بَن میرا

کسی وادی میں جو منظور ہو سونا مجھ کو

60 سبزۂ کوہ ہے مخمل کا بچھونا مجھ کو

61 مجھ کو قُدرت نے سِکھایا ہے دُرافشاں ہونا ناقۂ شاہدِ رحمت کا حُدی خواں ہونا

62 غم زدائے دلِ افسُردۂ دہقاں ہونا رونقِ بزمِ جوانانِ گُلستاں ہونا

بن کے گیسو رُخِ ہستی پہ بکھر جاتا ہوں

63 شانۂ موجۂ صرصر سے سنور جاتا ہوں

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

64 دُور سے دیدۂ اُمّید کو ترساتا ہوں — کسی بستی سے جو خاموش گزر جاتا ہوں

65 سَیر کرتا ہُوا جس دم لبِ جُو آتا ہوں — بالیاں نہر کو گرداب کی پہناتا ہوں

سبزۂ مزرَعِ نوخیز کی اُمّید ہوں مَیں

66 زادۂ بحر ہوں، پروردۂ خورشید ہوں مَیں

67 چشمۂ کوہ کو دی شورشِ قُلزم مَیں نے — اور پرندوں کو کیا محوِ ترنّم مَیں نے

68 سر پہ سبزہ کے کھڑے ہو کے کہا قُم مَیں نے — غنچۂ گُل کو دیا ذوقِ تبسّم مَیں نے

فیض سے میرے نمونے ہیں شبستانوں کے

69 جھونپڑے دامنِ کُہسار میں دہقانوں کے

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

ایک مکڑا اور مکھّی

(ماخوذ)

بچّوں کے لیے

اک دن کسی مکھّی سے یہ کہنے لگا مکڑا — اس راہ سے ہوتا ہے گزر روز تمھارا 70

لیکن مری کُٹیا کی نہ جا گی کبھی قسمت — بُھولے سے کبھی تم نے یہاں پاؤں نہ رکھّا 71

غیروں سے نہ ملیے تو کوئی بات نہیں ہے — اپنوں سے مگر چاہیے یوں کھنچ کے نہ رہنا 72

آؤ جو مرے گھر میں تو عزّت ہے یہ میری — وہ سامنے سیڑھی ہے جو منظور ہو آنا 73

مکھّی نے سُنی بات جو مکڑے کی تو بولی — حضرت! کسی نادان کو دیجے گا یہ دھوکا! 74

اس جال میں مکھّی کبھی آنے کی نہیں ہے

جو آپ کی سیڑھی پہ چڑھا، پھر نہیں اُترا 75

مکڑے نے کہا: واہ! فریبی مجھے سمجھے — تم سا کوئی نادان زمانے میں نہ ہو گا 76

منظور تمھاری مجھے خاطر تھی، وگرنہ — کچھ فائدہ اپنا تو مِرا اس میں نہیں تھا 75

اُڑتی ہوئی آئی ہو خدا جانے کہاں سے — ٹھہرو جو مرے گھر میں تو ہے اس میں بُرا کیا؟ 78

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

79 اِس گھر میں کئی تم کو دکھانے کی ہیں چیزیں
باہر سے نظر آتا ہے چھوٹی سی یہ کُٹیا

80 لٹکے ہوئے دروازوں پہ باریک ہیں پردے
دیواروں کو آئینوں سے ہے مَیں نے سجایا

81 مہمانوں کے آرام کو حاضر ہیں بچھونے
ہر شخص کو ساماں یہ میسّر نہیں ہوتا

82 مکھّی نے کہا خیر! یہ سب ٹھیک ہے لیکن
میں آپ کے گھر آؤں، یہ امّید نہ رکھنا!

ان نرم بچھونوں سے خدا مجھ کو بچائے

83 سو جائے کوئی اِن پہ تو پھر اُٹھ نہیں سکتا!

84 مکڑے نے کہا دل میں سُنی بات جو اُس کی
پھانسوں اسے کس طرح؟ یہ کم بخت ہے دانا

85 سَو کام خوشامد سے نکلتے ہیں جہاں میں
دیکھو جسے دنیا میں خوشامد کا ہے بندا

86 یہ سوچ کے مکھّی سے کہا اُس نے بڑی بی!
اللہ نے بخشا ہے بڑا آپ کو رُتبا!

87 ہوتی ہے اُسے آپ کی صورت سے محبّت
ہو جس نے کبھی ایک نظر آپ کو دیکھا

88 آنکھیں ہیں کہ ہیرے کی چمکتی ہوئی کَنیاں
سَر آپ کا اللہ نے کلغی سے سجایا

89 یہ حُسن، یہ پوشاک، یہ خوبی، یہ صفائی!
پھر اس پہ قیامت ہے، یہ اُڑتے ہوئے گانا

90 مکھّی نے سُنی جب یہ خوشامد تو پسیجی
بولی کہ نہیں آپ سے مجھ کو کوئی کھٹکا

91 انکار کی عادت کو سمجھتی ہوں بُرا مَیں
سچ یہ ہے کہ دل توڑنا اچھّا نہیں ہوتا

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

92 یہ بات کہی اور اُڑی اپنی جگہ سے پاس آئی تو مکڑے نے اُچھل کر اُسے پکڑا

بھوکا تھا کئی روز سے، اب ہاتھ جو آئی

93 آرام سے گھر بیٹھ کے مکھّی کو اُڑایا

ایک پہاڑ اور گِلہری

(ماخوذ از ایمرسن)

بچّوں کے لیے

94 کوئی پہاڑ یہ کہتا تھا اِک گلہری سے تجھے ہو شرم، تو پانی میں جا کے ڈوب مرے

95 ذرا سی چیز ہے، اس پر غرور! کیا کہنا! یہ عقل اور یہ سمجھ، یہ شعور! کیا کہنا!

96 خدا کی شان ہے ناچیز چیز بن بیٹھیں! جو بے شعور ہوں یوں باتمیز بن بیٹھیں!

97 تری بساط ہے کیا میری شان کے آگے؟ زمیں ہے پست مری آن بان کے آگے

جو بات مجھ میں ہے، تجھ کو وہ ہے نصیب کہاں

98 بھلا پہاڑ کہاں، جانور غریب کہاں!

99 کہا یہ سُن کے گلہری نے، مُنہ سنبھال ذرا! یہ کچّی باتیں ہیں دل سے انھیں نکال ذرا!

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

100 جو مَیں بڑی نہیں تیری طرح تو کیا پروا! نہیں ہے تُو بھی تو آخر مری طرح چھوٹا

101 ہر ایک چیز سے پیدا خدا کی قدرت ہے کوئی بڑا، کوئی چھوٹا، یہ اُس کی حکمت ہے

102 بڑا جہان میں تجھ کو بنا دیا اُس نے مجھے درخت پہ چڑھنا سِکھا دیا اُس نے

103 قدم اُٹھانے کی طاقت نہیں ذرا تجھ میں نِری بڑائی ہے! خوبی ہے اور کیا تجھ میں؟

104 جو تُو بڑا ہے تو مجھ سا ہُنر دِکھا مجھ کو یہ چھالیا ہی ذرا توڑ کر دِکھا مجھ کو

ایک گائے اور بکری

(ماخوذ)

بچوں کے لیے

نہیں ہے چیز نِکمّی کوئی زمانے میں

105 کوئی بُرا نہیں قُدرت کے کارخانے میں

106 اک چراگاہ ہری بھری تھی کہیں تھی سراپا بہار جس کی زمیں

107 کیا سماں اُس بہار کا ہو بیاں ہر طرف صاف ندّیاں تھیں رواں

108 تھے اناروں کے بے شمار درخت اور پیپل کے سایہ دار درخت

109 ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں آتی تھیں طائروں کی صدائیں آتی تھیں

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

کسی ندّی کے پاس اک بکری چَرتے چَرتے کہیں سے آ نکلی 110

جب ٹھہر کر اِدھر اُدھر دیکھا پاس اک گائے کو کھڑے پایا 111

پہلے جُھک کر اُسے سلام کیا پھر سلیقے سے یوں کلام کیا 112

کیوں بڑی بی! مزاج کیسے ہیں! گائے بولی کہ خیر اچھّے ہیں 113

کٹ رہی ہے بُری بھلی اپنی ہے مصیبت میں زندگی اپنی 114

جان پر آ بنی ہے، کیا کہیے! اپنی قِسمت بُری ہے، کیا کہیے! 115

دیکھتی ہوں خدا کی شان کو مَیں رو رہی ہوں بُروں کی جان کو مَیں 116

زور چلتا نہیں غریبوں کا پیش آیا لکھا نصیبوں کا 117

آدمی سے کوئی بھلا نہ کرے اس سے پالا پڑے، خدا نہ کرے! 118

دودھ کم دوں تو بڑبڑاتا ہے مُوں جو دُبلی، تو بیچ کھاتا ہے 119

ہتھکنڈوں سے غلام کرتا ہے! کِن فریبوں سے رام کرتا ہے! 120

اس کے بچوں کو پالتی ہوں مَیں دُودھ سے جان ڈالتی ہوں مَیں 121

بدلے نیکی کے یہ بُرائی ہے

میرے اللہ! تری دُہائی ہے!! 122

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

123 سُن کے بکری یہ ماجرا سارا — بولی، ایسا گِلہ نہیں اچھّا

124 بات سچّی ہے بے مزا لگتی — مَیں کہوں گی مگر خدا لگتی

125 یہ چراگہ، یہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا — یہ ہری گھاس اور یہ سایا

126 ایسی خوشیاں ہمیں نصیب کہاں! — یہ کہاں، بے زباں غریب کہاں!

127 یہ مزے آدمی کے دَم سے ہیں — لُطف سارے اسی کے دَم سے ہیں

128 اس کے دَم سے ہے اپنی آبادی — قید ہم کو بھلی، کہ آزادی؟

129 سَو طرح کا بَنوں میں ہے کھٹکا — واں کی گُزران سے بچائے خدا!

130 ہم پہ احسان ہے بڑا اس کا — ہم کو زیبا نہیں گِلہ اس کا

131 قدر آرام کی اگر سمجھو — آدمی کا کبھی گِلہ نہ کرو

132 گائے سُن کر یہ بات شرمائی — آدمی کے گِلے سے پچھتائی

133 دل میں پرکھا بھلا بُرا اُس نے — اور کچھ سوچ کر کہا اُس نے

یوں تو چھوٹی ہے ذات بکری کی

134 دل کو لگتی ہے بات بکری کی!

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

بچّے کی دُعا

(ماخوذ)

بچّوں کے لیے

لب پہ آتی ہے دُعا بن کے تمنّا میری

زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری! 135

دُور دنیا کا مرے دَم سے اندھیرا ہو جائے!

ہر جگہ میرے چمکنے سے اُجالا ہو جائے! 136

ہو مرے دم سے یونہی میرے وطن کی زینت

جس طرح پھُول سے ہوتی ہے چمن کی زینت 137

زندگی ہو مری پروانے کی صورت یا رب!

عِلم کی شمع سے ہو مجھ کو محبّت یا رب! 138

ہو مرا کام غریبوں کی حمایت کرنا

دردمندوں سے، ضعیفوں سے محبّت کرنا 139

مرے اللہ! بُرائی سے بچانا مجھ کو

نیک جو راہ ہو، اُس رہ پہ چلانا مجھ کو 140

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

ہمدردی

(ماخوذ از ولیم کُوپر)

بچوں کے لیے

141 ٹہنی پہ کسی شجر کی تنہا بُلبل تھا کوئی اُداس بیٹھا

142 کہتا تھا کہ رات سر پہ آئی اُڑنے چُگنے میں دن گزارا

143 پہنچوں کِس طرح آشیاں تک ہر چیز پہ چھا گیا اندھیرا

144 سُن کر بُلبل کی آہ و زاری جُگنو کوئی پاس ہی سے بولا

145 حاضر ہُوں مدد کو جان و دل سے گرچہ مَیں ذرا سا کیڑا ہوں

146 کیا غم ہے جو رات ہے اندھیری مَیں راہ میں روشنی کروں گا

147 اللہ نے دی ہے تجھ کو مشعل چمکا کے مجھے دِیا بنایا

ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھّے

148 آتے ہیں جو کام دوسروں کے

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

ماں کا خواب

(ماخوذ)

بچوں کے لیے

149 مَیں سوئی جو اک شب تو دیکھا یہ خواب — بڑھا اور جس سے مرا اضطراب

150 یہ دیکھا کہ مَیں جا رہی ہوں کہیں — اندھیرا ہے اور راہ مِلتی نہیں

151 لرزتا تھا ڈر سے مرا بال بال — قدم کا تھا دہشت سے اُٹھنا محال

152 جو کچھ حوصلہ پا کے آگے بڑھی — تو دیکھا قطار ایک لڑکوں کی تھی

153 زُمُرّد سی پوشاک پہنے ہوئے — دیے سب کے ہاتھوں میں جلتے ہوئے

154 وہ چُپ چاپ تھے آگے پیچھے رواں — خدا جانے جانا تھا اُن کو کہاں!

155 اسی سوچ میں تھی کہ میرا پسر — مجھے اُس جماعت میں آیا نظر

156 وہ پیچھے تھا اور تیز چلتا نہ تھا — دِیا اُس کے ہاتھوں میں جلتا نہ تھا

157 کہا مَیں نے پہچان کر، میری جاں! — مجھے چھوڑ کر آ گئے تم کہاں؟

158 جُدائی میں رہتی ہوں مَیں بے قرار — پروتی ہوں ہر روز اَشکوں کے ہار

159 نہ پروا ہماری ذرا تم نے کی — گئے چھوڑ، اچّھی وفا تم نے کی!

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

160 جو بچّے نے دیکھا مرا پیچ و تاب دیا اُس نے مُنہ پھیر کر یوں جواب

161 رُلاتی ہے تجھ کو جُدائی مری نہیں اس میں کچھ بھی بھلائی مری

162 یہ کہہ کر وہ کچھ دیر تک چُپ رہا دِیا پھر دِکھا کر یہ کہنے لگا

سمجھتی ہے تُو ہو گیا کیا اِسے ؟

163 ترے آنسوؤں نے بجُھایا اِسے !

پرندے کی فریاد

بچوں کے لیے

164 آتا ہے یاد مجھ کو گزرا ہُوا زمانا وہ باغ کی بہاریں، وہ سب کا چہچہانا

165 آزادیاں کہاں وہ اب اپنے گھونسلے کی اپنی خوشی سے آنا، اپنی خوشی سے جانا

166 لگتی ہے چوٹ دل پر، آتا ہے یاد جس دم شبنم کے آنسوؤں پر کلیوں کا مُسکرانا

167 وہ پیاری پیاری صورت، وہ کامنی سی مورت آباد جس کے دم سے تھا میرا آشیانا

آتی نہیں صدائیں اُس کی مرے قفس میں

168 ہوتی مری رہائی اے کاش میرے بس میں !

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

کیا بدنصیب ہوں مَیں گھر کو ترس رہا ہوں ساتھی تو ہیں وطن میں، مَیں قید میں پڑا ہوں 169

آئی بہار، کلیاں پھولوں کی ہنس رہی ہیں مَیں اس اندھیرے گھر میں قسمت کو رو رہا ہوں 170

اس قید کا الٰہی! دُکھڑا کسے سُناؤں
ڈر ہے یہیں قفس میں، مَیں غم سے مر نہ جاؤں 171

جب سے چمن چُھٹا ہے، یہ حال ہو گیا ہے دل غم کو کھا رہا ہے، غم دل کو کھا رہا ہے 172

گانا اسے سمجھ کر خوش ہوں نہ سُننے والے دُکھّے ہوئے دلوں کی فریاد یہ صدا ہے 173

آزاد مجھ کو کر دے، او قید کرنے والے
مَیں بے زباں ہوں قیدی، تُو چھوڑ کر دُعا لے! 174

خُفتگانِ خاک سے اِستفسار

مہرِ روشن چُھپ گیا، اُٹھی نقابِ رُوئے شام شانۂ ہستی پہ ہے بکھرا ہُوا گیسُوئے شام 175

یہ سیہ پوشی کی تیّاری کسی کے غم میں ہے محفلِ قُدرت مگر خورشید کے ماتم میں ہے 176

کر رہا ہے آسماں جادُو لبِ گُفتار پر ساحرِ شب کی نظر ہے دیدۂ بیدار پر 177

غوطہ زن دریائے خاموشی میں ہے موجِ ہوا ہاں، مگر اک دُور سے آتی ہے آوازِ دَرا 178

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

179 دل کہ ہے بے تابیِ اُلفت میں دُنیا سے نفُور — کھینچ لایا ہے مجھے ہنگامۂ عالَم سے دُور

منظرِ حرماں نصیبی کا تماشائی ہوں مَیں

180 ہم نشینِ خُفتگانِ کُنجِ تنہائی ہوں مَیں

181 تھم ذرا بے تابیِ دل! بیٹھ جانے دے مجھے — اور اس بستی پہ چار آنسو گرانے دے مجھے

182 اے مے غفلت کے سرمستو! کہاں رہتے ہو تم؟ — کچھ کہو اُس دیس کی آخر، جہاں رہتے ہو تم

183 وہ بھی حیرت خانۂ امروز و فردا ہے کوئی؟ — اور پیکارِ عناصر کا تماشا ہے کوئی؟

184 آدمی واں بھی حصارِ غم میں ہے محصُور کیا؟ — اُس ولایت میں بھی ہے انساں کا دل مجبور کیا؟

185 واں بھی جل مرتا ہے سوزِ شمع پر پروانہ کیا؟ — اُس چمن میں بھی گُل و بُلبل کا ہے افسانہ کیا؟

186 یا تو اک مصرع میں پہلو سے نکل جاتا ہے دل — شعر کی گرمی سے کیا واں بھی پگھل جاتا ہے دل؟

187 رشتہ و پیوندیاں سے، جاں کا آزار ہیں — اُس گلستاں میں بھی کیا ایسے نُکیلے خار ہیں؟

188 اس جہاں میں اک معیشت اور سو اُفتاد ہے — رُوح کیا اُس دیس میں اِس فکر سے آزاد ہے؟

189 کیا وہاں بجلی بھی ہے دہقاں بھی ہے، خرمن بھی ہے؟ — قافلے والے بھی ہیں؟ اندیشۂ رہزن بھی ہے؟

190 تِنکے چُنتے ہیں وہاں بھی آشیاں کے واسطے؟ — خِشت و گِل کی فکر ہوتی ہے مکاں کے واسطے؟

191 واں بھی انساں اپنی اصلیّت سے بیگانے ہیں کیا؟ — امتیازِ ملّت و آئیں کے دیوانے ہیں کیا؟

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

واں بھی کیا فریادِ بُلبل پر چمن روتا نہیں؟

اِس جہاں کی طرح واں بھی دردِ دل ہوتا نہیں؟ 192

باغ ہے فردوس یا اک منزلِ آرام ہے؟ یا رُخِ بے پردۂ حُسنِ ازل کا نام ہے؟ 193

کیا جہنّم معصیت سوزی کی اک ترکیب ہے؟ آگ کے شعلوں میں پنہاں مقصدِ تادیب ہے؟ 194

کیا عوض رفتار کے اُس دیس میں پرواز ہے؟ موت کہتے ہیں جسے اہلِ زمیں کیا راز ہے؟ 195

اضطرابِ دل کا ساماں یاں کی ہست و بود ہے عِلمِ انساں اُس ولایت میں بھی کیا محدود ہے؟ 196

دید سے تسکین پاتا ہے دلِ مہجور بھی؟ لَنْ تَرَانِی کہہ رہے ہیں یا وہاں کے طُور بھی؟ 197

جستجو میں ہے وہاں بھی رُوح کو آرام کیا؟ واں بھی انساں ہے قتیلِ ذوقِ استفہام کیا؟ 198

آہ! وہ کشور بھی تاریکی سے کیا معمُور ہے؟ یا محبّت کی تجلّی سے سراپا نُور ہے؟ 199

تم بتا دو راز جو اس گنبدِ گرداں میں ہے

موت اک چُبھتا ہُوا کانٹا دلِ انساں میں ہے 200

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

شمع و پروانہ

201 پروانہ تجھ سے کرتا ہے اے شمع! پیار کیوں؟ یہ جانِ بے قرار ہے تجھ پر نثار کیوں؟

202 سیماب وار رکھتی ہے تیری ادا اسے آدابِ عشق تُو نے سِکھائے ہیں کیا اسے؟

203 کرتا ہے یہ طواف تری جلوہ گاہ کا پُھونکا ہُوا ہے کیا تری برقِ نگاہ کا؟

204 آزارِ موت میں اسے آرامِ جاں ہے کیا؟ شعلے میں تیرے زندگیِ جاوداں ہے کیا؟

205 غم خانۂ جہاں میں جو تیری ضیا نہ ہو اس تفتہ دل کا نخلِ تمنّا ہرا نہ ہو

206 گرنا ترے حضور میں اس کی نماز ہے ننھے سے دل میں لذّتِ سوز و گداز ہے

207 کچھ اس میں جوشِ عاشقِ حُسنِ قدیم ہے چھوٹا سا طُور تُو، یہ ذرا سا کلیم ہے

پروانہ، اور ذوقِ تماشائے روشنی!

208 کیڑا ذرا سا اور تمنّائے روشنی!

عقل و دِل

209 عقل نے ایک دن یہ دل سے کہا بھُولے بھٹکے کی رہنما ہُوں مَیں

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

ہُوں زمیں پر، گزر فلک پہ مرا — دیکھ تو کس قدر رسا ہُوں مَیں 210

کام دنیا میں رہبری ہے مرا — مثلِ خضرِ نُجستہ پا ہوں مَیں 211

ہوں مفسّر کتابِ ہستی کی — مظہرِ شانِ کبریا ہوں مَیں 212

بوند اک خون کی ہے تُو، لیکن — غیرتِ لعلِ بے بہا ہوں مَیں 213

دل نے سُن کر کہا یہ سب سچ ہے — پر مجھے بھی تو دیکھ، کیا ہوں مَیں! 214

رازِ ہستی کو تُو سمجھتی ہے — اور آنکھوں سے دیکھتا ہوں مَیں! 215

ہے تجھے واسطہ مظاہر سے — اور باطن سے آشنا ہوں مَیں 216

عِلم تجھ سے، تو معرفت مجھ سے — تُو خدا جُو، خدا نما ہوں مَیں 217

عِلم کی انتہا ہے بے تابی — اس مرض کی مگر دَوا ہوں مَیں 218

شمع تُو بزمِ ساقیِ حُسن کی — بزم کا دِیا ہوں مَیں 219

تُو زمان و مکاں سے رشتہ بپا — طائرِ سِدرہ آشنا ہوں مَیں 220

کس بلندی پہ ہے مقام مرا
عرشِ ربِّ جلیل کا ہوں مَیں! 221

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

صدائے دَرد

222 جل رہا ہوں کل نہیں پڑتی کسی پہلو مجھے
ہاں ڈبو دے اے محیطِ آبِ گنگا تُو مجھے

223 سرزمیں اپنی قیامت کی نفاق انگیز ہے
وصل کیسا، یاں تو اک قُربِ فراق آمیز ہے

224 بدلے یک رنگی کے یہ نا آشنائی ہے غضب
ایک ہی خرمن کے دانوں میں جُدائی ہے غضب

225 جس کے پھُولوں میں اخوّت کی ہوا آئی نہیں
اس چمن میں کوئی لُطفِ نغمہ پیرائی نہیں

لذّتِ قُربِ حقیقی پر مِٹا جاتا ہوں مَیں
اختلاطِ موجہ و ساحل سے گھبراتا ہوں مَیں

226

227 دانۂ خرمن نما ہے شاعرِ معجز بیاں
ہو نہ خرمن ہی تو اس دانے کی ہستی پھر کہاں

228 حُسن ہو کیا خود نما جب کوئی مائل ہی نہ ہو
شمع کو جلنے سے کیا مطلب جو محفل ہی نہ ہو

229 ذوقِ گویائی خموشی سے بدلتا کیوں نہیں
میرے آئینہ سے یہ جوہر نکلتا کیوں نہیں

کب زباں کھولی ہماری لذّتِ گفتار نے
پھُونک ڈالا جب چمن کو آتشِ پَیکار نے

230

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

آفتاب

(ترجمہ گایتری)

231 اے آفتاب! رُوح و روانِ جہاں ہے تُو — شیرازہ بندِ دفترِ کون و مکاں ہے تُو

232 باعث ہے تُو وجود و عَدَم کی نمود کا — ہے سبز تیرے دم سے چمن ہست و بود کا

233 قائم یہ عُنصروں کا تماشا تجھی سے ہے — ہر شے میں زندگی کا تقاضا تجھی سے ہے

234 ہر شے کو تیری جلوہ گری سے ثبات ہے — تیرا یہ سوز و ساز سراپا حیات ہے

235 وہ آفتاب جس سے زمانے میں نور ہے — دل ہے، خرد ہے، روحِ رواں ہے، شعور ہے

236 اے آفتاب! ہم کو ضیائے شعور دے — چشمِ خرد کو اپنی تجلّی سے نور دے

237 ہے محفلِ وجود کا ساماں طراز تُو — یزدانِ ساکنانِ نشیب و فراز تُو

238 تیرا کمال ہستیِ ہر جاندار میں — تیری نمود سلسلۂ کوہسار میں

239 ہر چیز کی حیات کا پروردگار تُو — زائیدگانِ نور کا ہے تاجدار تُو

نے ابتدا کوئی، نہ کوئی انتہا تری

240 آزادِ قیدِ اوّل و آخر ضیا تری

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

شمع

241 بزمِ جہاں میں مَیں بھی ہوں اے شمع! دردمند — فریاد در گرہ صِفَتِ دانۂ سپند

242 دی عشق نے حرارتِ سوزِ دروں تجھے — اور گُل فروشِ اَشکِ شفَق گوں کیا مجھے

ہو شمعِ بزمِ عیش کہ شمعِ مزار تُو

243 ہر حال اَشکِ غم سے رہی ہمکنار تُو

244 یک بیں تری نظر صِفَتِ عاشقانِ راز — میری نگاہ مایۂ آشوبِ امتیاز

245 کعبے میں، بُت کدے میں ہے یکساں تری ضیا — مَیں امتیازِ دَیر و حرم میں پھنسا ہُوا

ہے شان آہ کی ترے دُودِ سیاہ میں

246 پوشیدہ کوئی دل ہے تری جلوہ گاہ میں؟

247 جلتی ہے تُو کہ برقِ تجلّی سے دُور ہے — بے دردِ تیرے سوز کو سمجھے کہ نُور ہے

248 تُو جل رہی ہے اور تجھے کچھ خبر نہیں — بینا ہے اور سوزِ دروں پر نظر نہیں

249 میں جوشِ اضطراب سے سیماب وار بھی — آگاہِ اضطرابِ دلِ بے قرار بھی

تھا یہ بھی کوئی ناز کسی بے نیاز کا

250 احساس دے دیا مجھے اپنے گداز کا

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

یہ آگہی مری مجھے رکھتی ہے بے قرار — خوابیدہ اس شرر میں ہیں آتش کدے ہزار 251

یہ امتیازِ رفعت و پستی اسی سے ہے! — گُل میں مہک، شراب میں مستی اسی سے ہے! 252

بُستان و بُلبل و گُل و بُو ہے یہ آگہی
اصلِ کشاکشِ من و تُو ہے یہ آگہی 253

صُبحِ ازل جو حُسن ہُوا دِلستانِ عشق — آوازِ کُن ہوئی تپش آموزِ جانِ عشق 254

یہ حکم تھا کہ گُلشنِ کُن کی بہار دیکھ — ایک آنکھ لے کے خوابِ پریشاں ہزار دیکھ 255

مجھ سے خبر نہ پوچھ حجابِ وجود کی — شامِ فراق صُبح تھی میری نمود کی 256

وہ دن گئے کہ قید سے میں آشنا نہ تھا — غربیب درختِ طُور مرا آشیانہ تھا 257

قیدی ہوں اور قفس کو چمن جانتا ہوں میں — غربت کے غم کدے کو وطن جانتا ہوں میں 258

یادِ وطن فسردگیِ بے سبب بنی
شوقِ نظر کبھی، کبھی ذوقِ طلب بنی 259

اے شمع! انتہائے فریبِ خیال دیکھ — مسجودِ ساکنانِ فلک کا مآل دیکھ! 260

مضموں فراق کا ہوں، ثریّا نشاں ہوں مَیں — آہنگِ طبعِ ناظمِ کَون و مکاں ہوں مَیں 261

باندھا مجھے جو اُس نے تو چاہی مری نمود — تحریر کر دیا سرِ دیوانِ ہست و بود 262

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

263 گوہر کو مُشتِ خاک میں رہنا پسند ہے
بندش اگرچہ سُست ہے، مضموں بلند ہے

264 چشمِ غلَط نگر کا یہ سارا قصور ہے
عالَم ظہورِ جلوۂ ذوقِ شعور ہے

265 یہ سلسلہ زمان و مکاں کا، کمند ہے
طوقِ گلُوئے حُسنِ تماشا پسند ہے

266 منزل کا اشتیاق ہے، گم کردہ راہ ہوں
اے شمع! مَیں اسیرِ فریبِ نگاہ ہوں

267 صیّاد آپ، حلقۂ دامِ ستم بھی آپ!
بامِ حرم بھی، طائرِ بامِ حرم بھی آپ!

268 مَیں حُسن ہوں کہ عشق سراپا گداز ہوں!
کُھلتا نہیں کہ ناز ہوں مَیں یا نیاز ہوں!

ہاں، آشنائے لب ہو نہ رازِ کُہن کہیں
269 پھر چھڑ نہ جائے قصّۂ دار و رسَن کہیں

ایک آرزو

270 دُنیا کی محفلوں سے اُکتا گیا ہوں یا رب!
کیا لُطف انجمن کا جب دل ہی بُجھ گیا ہو

271 شورش سے بھاگتا ہوں، دل ڈھونڈتا ہے میرا
ایسا سُکوت جس پر تقریر بھی فدا ہو!

272 مرتا ہوں خامشی پر، یہ آرزو ہے میری
دامن میں کوہ کے اک چھوٹا سا جھونپڑا ہو

273 آزاد فکر سے ہوں، عُزلت میں دن گزاروں
دنیا کے غم کا دل سے کانٹا نکل گیا ہو

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

لذّت سُرود کی ہو چڑیوں کے چہچہوں میں — چشمے کی شورشوں میں باجا سا بج رہا ہو 274

گُل کی کلی چٹک کر پیغام دے کسی کا — ساغر ذرا سا گویا مجھ کو جہاں نما ہو 275

ہو ہاتھ کا سرہانا، سبزے کا ہو بچھونا — شرمائے جس سے جلوَت خلوَت میں وہ ادا ہو 276

مانوس اس قدر ہو صورت سے میری بُلبل — ننھے سے دل میں اُس کے کھٹکا نہ کچھ مرا ہو 277

صف باندھے دونوں جانب بُوٹے ہرے ہرے ہوں — ندّی کا صاف پانی تصویر لے رہا ہو 278

ہو دل فریب ایسا کُہسار کا نظارہ — پانی بھی موج بن کر، اُٹھ اُٹھ کے دیکھتا ہو 279

آغوش میں زمیں کی سویا ہُوا ہو سبزہ — پھر پھر کے جھاڑیوں میں پانی چمک رہا ہو 280

پانی کو چھو رہی ہو جُھک جُھک کے گُل کی ٹہنی — جیسے حسین کوئی آئینہ دیکھتا ہو 281

مہندی لگائے سورج جب شام کی دُلہن کو — سُرخی لیے سنہری ہر پُھول کی قبا ہو 282

راتوں کو چلنے والے رہ جائیں تھک کے جس دم — اُمّید اُن کی میرا ٹُوٹا ہوا دِیا ہو 283

بجلی چمک کے اُن کو کُٹیا مری دکھا دے — جب آسماں پہ ہر سُو بادل گھِرا ہوا ہو 284

پچھلے پہر کی کوئل، وہ صُبح کی مؤذّن — مَیں اُس کا ہم نوا ہوں، وہ میری ہم نوا ہو 285

کانوں پہ ہو نہ میرے دَیر و حرم کا احساں — روزن ہی جھونپڑی کا مجھ کو سحَر نما ہو 286

پُھولوں کو آئے جس دم شبنم وضو کرانے — رونا مرا وضو ہو، نالہ مری دُعا ہو 287

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

288 اس خامشی میں جائیں اتنے بلند نالے تاروں کے قافلے کو میری صدا دَرا ہو

ہر دردمند دل کو رونا مرا رُلا دے

289 بے ہوش جو پڑے ہیں، شاید انھیں جگا دے

آفتابِ صبح

290 شورشِ میخانۂ انساں سے بالاتر ہے تُو زینتِ بزمِ فلک ہو جس سے وہ ساغر ہے تُو

291 ہو دُرِ گوشِ عروسِ صبح وہ گوہر ہے تُو جس پہ سیمائے اُفق نازاں ہو وہ زیور ہے تُو

صفحۂ ایّام سے داغِ مدادِ شب مٹا!

292 آسماں سے نقشِ باطل کی طرح کوکب مٹا!

293 حُسن تیرا جب ہُوا بامِ فلک سے جلوہ گر آنکھ سے اُٹھتا ہے یک دم خواب کی مے کا اثر

294 نور سے معمور ہو جاتا ہے دامانِ نظر کھولتی ہے چشمِ ظاہر کو ضیا تیری مگر

ڈھونڈتی ہیں جس کو آنکھیں وہ تماشا چاہیے

295 چشمِ باطن جس سے کُھل جائے وہ جلوا چاہیے

296 شوقِ آزادی کے دنیا میں نہ نکلے حوصلے زندگی بھر قیدِ زنجیرِ تعلّق میں رہے

297 زیر و بالا ایک ہیں تیری نگاہوں کے لیے آرزو ہے کچھ اسی چشمِ تماشا کی مجھے

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

آنکھ میری اور کے غم میں سرشک آباد ہو

298 امتیازِ ملّت و آئیں سے دل آزاد ہو!

299 بستۂ رنگِ خصوصیّت نہ ہو میری زباں نوعِ انساں قوم ہو میری، وطن میرا جہاں

300 دیدۂ باطن پہ رازِ نظمِ قدرت ہو عیاں ہو شناسائے فلک شمعِ تخیّل کا دُھواں

عُقدۂ اضداد کی کاوش نہ تڑپائے مجھے!

301 حُسنِ عشق انگیز ہر شے میں نظر آئے مجھے!

302 صدمہ آ جائے ہوا سے گُل کی پتّی کو اگر اَشک بن کر میری آنکھوں سے ٹپک جائے اثر

303 دل میں ہو سوزِ محبّت کا وہ چھوٹا سا شرر نور سے جس کے مِلے رازِ حقیقت کی خبر

شاہدِ قدرت کا آئینہ ہو، دل میرا نہ ہو!

304 ستارہ جُز ہمدردیِ انساں کوئی سودا نہ ہو!

305 تُو اگر زحمت کشِ ہنگامۂ عالَم نہیں یہ فضیلت کا نشاں اے نیّرِ اعظم نہیں!

306 اپنے حُسنِ عالَم آرا سے جو تُو مَحرم نہیں ہمسرِ یک ذرّۂ خاکِ درِ آدم نہیں!

نورِ مسجُودِ مَلک گرمِ تماشا ہی رہا

307 اور تُو مِنّت پذیرِ صُبحِ فردا ہی رہا

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

308 آرزو نورِ حقیقت کی ہمارے دل میں ہے — لیلیِ ذوقِ طلب کا گھر اسی محمل میں ہے

309 کس قدر لذّت کشودِ عُقدۂ مشکل میں ہے! — لُطفِ صد حاصل ہماری سعیِ بے حاصل میں ہے

.

دردِ استفہام سے واقف ترا پہلو نہیں

310 جستجوئے رازِ قُدرت کا شناسا تُو نہیں

دردِ عشق

311 اے دردِ عشق! ہے گُہرِ آب دار تُو — نامحرموں میں دیکھ نہ ہو آشکار تُو!

312 پنہاں تہِ نقاب تری جلوہ گاہ ہے — ظاہر پرست محفلِ نَو کی نگاہ ہے

313 آئی نئی ہَوا چمن ہست و بود میں — اے دردِ عشق! اب نہیں لذّت نمود میں

314 ہاں! خود نمائیوں کی تجھے جُستجو نہ ہو! — مِنّت پذیر نالۂ بُلبل کا تُو نہ ہو!

315 خالی شرابِ عشق سے لالے کا جام ہو — پانی کی بوند گریۂ شبنم کا نام ہو

316 پنہاں دُرونِ سینہ کہیں راز ہو ترا — اَشکِ جگر گداز نہ غمّاز ہو ترا

317 گویا زبانِ شاعرِ رنگیں بیاں نہ ہو — آوازِ نَے میں شِکوۂ فُرقت نہاں نہ ہو

یہ دَورِ نُکتہ چیں ہے، کہیں چھُپ کے بیٹھ رہ

جس دل میں تُو مکیں ہے، وہیں چھُپ کے بیٹھ رہ

318

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

غافل ہے تجھ سے حیرتِ علم آفریدہ دیکھ! جویا نہیں تری نگہِ نارسیدہ دیکھ 319

رہنے دے جُستجو میں خیالِ بلند کو حیرت میں چھوڑ دیدۂ حکمت پسند کو 320

جس کی بہار تُو ہو یہ ایسا چمن نہیں قابل تری نمود کے یہ انجمن نہیں 321

یہ انجمن ہے کُشتۂ نظّارۂ مجاز مقصد تری نگاہ کا خَلوَت سرائے راز 322

ہر دل مئے خیال کی مستی سے چُور ہے
کچھ اور آج کل کے کلیموں کا طُور ہے 323

گُلِ پژمُردہ

کس زباں سے اے گُلِ پژمُردہ تجھ کو گُل کہوں؟ کس طرح تجھ کو تمنّائے دلِ بُلبل کہوں؟ 324

تھی کبھی موجِ صبا گہوارۂ جُنباں ترا نام تھا صحنِ گُلستاں میں گُلِ خنداں ترا 325

تیرے احساں کا نسیمِ صُبح کو اقرار تھا
باغ تیرے دم سے گویا طبلۂ عطّار تھا 326

تجھ پہ برساتا ہے شبنم دیدۂ گریاں مرا ہے نہاں تیری اُداسی میں دلِ ویراں مرا 327

میری بربادی کی ہے چھوٹی سی اک تصویر تُو خواب میری زندگی تھی جس کی ہے تعبیر تُو 328

ہمچو نَے از نیستانِ خود حکایت می کنم بشنو اے گُل! از جُدائی ہا شکایت می کنم! 329

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

سیّد کی لوحِ تُربت

330 اے کہ تیرا مرغِ جاں تارِ نَفَس میں ہے اسیر — اے کہ تیری رُوح کا طائر قفس میں ہے اسیر

331 اس چمن کے نغمہ پیراؤں کی آزادی تو دیکھ — شہر جو اُجڑا ہوا تھا، اُس کی آبادی تو دیکھ

332 فکر رہتی تھی مجھے جس کی وہ محفل ہے یہی — صبر و استقلال کی کھیتی کا حاصل ہے یہی

سنگِ تُربت ہے مرا گرویدۂ تقریر دیکھ

333 چشمِ باطن سے ذرا اس لَوح کی تحریر دیکھ

334 مدّعا تیرا اگر دنیا میں ہے تعلیم دیں — ترک دنیا قوم کو اپنی نہ سِکھلانا کہیں

335 وا نہ کرنا فرقہ بندی کے لیے اپنی زباں — چُھپ کے ہے بیٹھا ہوا ہنگامۂ محشر یہاں

336 وصل کے اسباب پیدا ہوں تری تحریر سے — دیکھ! کوئی دل نہ دُکھ جائے تری تقریر سے

محفلِ نَو میں پرانی داستانوں کو نہ چھیڑ

337 رنگ پر جو اَب نہ آئیں اُن فسانوں کو نہ چھیڑ

338 تُو اگر کوئی مدبّر ہے تو سُن میری صدا — ہے دلیری دستِ اربابِ سیاست کا عصا

339 عرضِ مطلب سے جھجک جانا نہیں زیبا تجھے — نیک ہے نیّت اگر تیری تو کیا پروا تجھے

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

بندۂ مومن کا دل بیم و رِیا سے پاک ہے

340 قوّتِ فرماں روا کے سامنے بے باک ہے

341 ہو اگر ہاتھوں میں تیرے خامۂ مُعجز رقم شیشۂ دل ہو اگر تیرا مثالِ جامِ جَم

342 پاک رکھ اپنی زباں، تلمیذِ رحمانی ہے تُو! ہو نہ جائے دیکھنا تیری صدا بے آبرو!

سونے والوں کو جگا دے شعر کے اعجاز سے

343 خرمنِ باطل جلا دے شُعلۂ آواز سے

ماہِ نَو

344 ٹُوٹ کر خورشید کی کشتی ہوئی غرقابِ نیل ایک ٹکڑا تیرتا پھرتا ہے رُوئے آبِ نیل

345 طشتِ گردُوں میں ٹپکتا ہے شفق کا خونِ ناب نشترِ قُدرت نے کیا کھولی ہے فَصدِ آفتاب؟

چرخ نے بالی چُرا لی ہے عروسِ شام کی؟

346 نیل کے پانی میں یا مچھلی ہے سیمِ خام کی؟

347 قافلہ تیرا رواں بے منّتِ بانگِ دَرا گوشِ انساں سُن نہیں سکتا تری آوازِ پا

348 گھٹنے بڑھنے کا سماں آنکھوں کو دِکھلاتا ہے تُو ہے وطن تیرا کدھر؟ کس دیس کو جاتا ہے تُو؟

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

349 ساتھ اے سیّارۂ ثابت نما لے چل مجھے — خارِ حسرت کی خلش رکھتی ہے اب بے کل مجھے

نور کا طالب ہوں، گھبراتا ہوں اس بستی میں مَیں

350 طفلکِ سیماب پا ہوں مکتبِ ہستی میں مَیں

اِنسان اور بزمِ قُدرت

351 صبح خورشیدِ درخشاں کو جو دیکھا میں نے — بزمِ معمورۂ ہستی سے یہ پُوچھا میں نے

352 پرتوِ مہر کے دم سے ہے اُجالا تیرا — سیمِ سیّال ہے پانی ترے دریاؤں کا

353 مہر نے نور کا زیور تجھے پہنایا ہے — تیری محفل کو اسی شمع نے چمکایا ہے

354 گُل و گلزار ترے خُلد کی تصویریں ہیں — یہ سبھی سُورۂ وَالشَّمْس کی تفسیریں ہیں

355 سُرخ پوشاک ہے پھُولوں کی، درختوں کی ہری — تیری محفل میں کوئی سبز، کوئی لال پری

356 ہے ترے خیمۂ گردُوں کی طِلائی جھالر — بدلیاں لال سی آتی ہیں اُفق پر جو نظر

357 کیا بھلی لگتی ہے آنکھوں کو شفق کی لالی — مئے گُلرنگ خُمِ شام میں تُو نے ڈالی

358 رُتبہ تیرا ہے بڑا، شان بڑی ہے تیری — پردۂ نور میں مستور ہے ہر شے تیری

359 صبح اک گیت سراپا ہے تری سَطوت کا — زیرِ خورشید نشاں تک بھی نہیں ظلمت کا

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

360 مَیں بھی آباد ہوں اس نور کی بستی میں مگر جل گیا پھر مری تقدیر کا اختر کیوں کر ؟

نور سے دُور ہوں ظلمت میں گرفتار ہوں میں

361 کیوں سیہ روز، سیہ بخت، سیہ کار ہوں میں؟

362 مَیں یہ کہتا تھا کہ آواز کہیں سے آئی بامِ گردُوں سے و یا صحنِ زمیں سے آئی

363 ہے ترے نور سے وابستہ مری بود و نبود باغباں ہے تری ہستی پئے گُلزارِ وجود

364 انجمن حُسن کی ہے تُو، تری تصویر ہوں مَیں عشق کا تُو ہے صحیفہ، تری تفسیر ہوں مَیں

365 میرے بگڑے ہوئے کاموں کو بنایا تُو نے بار جو مجھ سے نہ اُٹھّا، وہ اُٹھایا تُو نے

366 نورِ خورشید کی محتاج ہے ہستی میری اور بے منّتِ خورشید چمک ہے تیری

367 ہو نہ خورشید تو ویراں ہو گلستاں میرا منزلِ عیش کی جا، نام ہو زِنداں میرا

368 آہ! اے رازِ عیاں کے نہ سمجھنے والے! حلقۂ دامِ تمنّا میں اُلجھنے والے

369 ہائے غفلت! کہ تری آنکھ ہے پابندِ مجاز ناز زیبا تھا تجھے، تُو ہے مگر گرمِ نیاز

تُو اگر اپنی حقیقت سے خبردار رہے

370 نہ سیہ روز رہے پھر نہ سیہ کار رہے

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

پیامِ صُبح

(ماخوذ از لانگ فیلو)

371 اُجالا جب ہُوا رخصت جبینِ شب کی افشاں کا — نسیمِ زندگی پیغام لائی صُبحِ خنداں کا

372 جگایا بُلبلِ رنگیں نوا کو آشیانے میں — کنارے کھیت کے شانہ ہلایا اُس نے دہقاں کا

373 طلسمِ ظلمتِ شب سُورۂ وَالنُّور سے توڑا — اندھیرے میں اُڑایا تاجِ زرشمعِ شبستاں کا

374 پڑھا خوابیدگانِ دیر پر افسونِ بیداری — برہمن کو دیا پیغام خورشیدِ درخشاں کا

375 ہوئی بامِ حرم پر آ کے یوں گویا مؤذّن سے — نہیں کھٹکا ترے دل میں نمودِ مہرِ تاباں کا؟

376 پُکاری اس طرح دیوارِ گلشن پر کھڑے ہو کر — چٹک او غنچۂ گُل! تُو مؤذّن ہے گُلستاں کا

377 دیا یہ حکم صحرا میں چلو تالے قافلے والو! — چمکنے کو ہے جُگنو بن کے ہر ذرّہ بیاباں کا

378 سوئے گورِ غریباں جب گئی زندوں کی بستی سے — تو یوں بولی نظارا دیکھ کر شہرِ خموشاں کا

ابھی آرام سے لیٹے رہو، مَیں پھر بھی آؤں گی

379 سُلا دوں گی جہاں کو، خواب سے تم کو جگاؤں گی

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

عشق اور موت

(ماخوذ از ٹینی سن)

سُہانی نمودِ جہاں کی گھڑی تھی — تبسّم فشاں زندگی کی کلی تھی 380

کہیں مہر کو تاجِ زر مِل رہا تھا — عطا چاند کو چاندنی ہو رہی تھی 381

سِیہ پیرہن شام کو دے رہے تھے — ستاروں کو تعلیمِ تابندگی تھی 382

کہیں شاخِ ہستی کو لگتے تھے پتّے — کہیں زندگی کی کلی پُھوٹتی تھی 383

فرشتے سِکھاتے تھے شبنم کو رونا — ہنسی گُل کو پہلے پہل آ رہی تھی 384

عطا درد ہوتا تھا شاعر کے دل کو — خودی تشنۂ کامِ مے بے خودی تھی 385

اُٹھی اوّل اوّل گھٹا کالی کالی — کوئی حُور چوٹی کو کھولے کھڑی تھی 386

زمیں کو تھا دعویٰ کہ مَیں آسماں ہوں

مکاں کہہ رہا تھا کہ مَیں لا مکاں ہوں 387

غَرض اُس قدر یہ نظّارہ تھا پیارا — کہ نظّارگی ہو سراپا نظّارا 388

مَلَک آزماتے تھے پرواز اپنی — جبینوں سے نورِ ازل آشکارا 389

فرشتہ تھا اک عشق تھا نام جس کا — کہ تھی رہبری اُس کی سب کا سہارا 390

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

391 فرشتہ کہ پُتلا تھا بے تابیوں کا — مَلَک کا مَلَک اور پارے کا پارا

392 پئے سیر فردوس کو جا رہا تھا — قضا سے مِلا راہ میں وہ قضا را

393 یہ پُوچھا، ترا نام کیا؟ کام کیا ہے؟ — نہیں آنکھ کو دید تیری گوارا

394 ہُوا سُن کے گویا قضا کا فرشتہ — اجل ہوں، مرا کام ہے آشکارا

395 اُڑاتی ہوں مَیں رختِ ہستی کے پُرزے — بُجھاتی ہوں مَیں زندگی کا شرارا

396 مری آنکھ میں جادوئے نیستی ہے — پیامِ فنا ہے اسی کا اشارا

397 مگر ایک ہستی ہے دنیا میں ایسی — وہ آتش ہے، مَیں سامنے اُس کے پارا

398 شرر بن کے رہتی ہے انساں کے دل میں — وہ ہے نورِ مطلق کی آنکھوں کا تارا

399 ٹپکتی ہے آنکھوں سے بن بن کے آنسو — وہ آنسو کہ ہو جن کی تلخی گوارا

400 سُنی عشق نے گفتگو جب قضا کی — ہنسی اُس کے لب پر ہوئی آشکارا

401 گری اُس تبسّم کی بجلی اجل پر — اندھیرے کا ہو نور میں کیا گزارا؟

بقا کو جو دیکھا فنا ہو گئی وہ

402 قضا تھی، شکارِ قضا ہو گئی وہ

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

زُہد اور رِندی

اک مولوی صاحب کی سُناتا ہوں کہانی — تیزی نہیں منظور طبیعت کی دِکھانی 403

شُہرہ تھا بہت آپ کی صُوفی مَنَشی کا — کرتے تھے ادب اُن کا اَعالی و اَدانی 404

کہتے تھے کہ پنہاں ہے تصوّف میں شریعت — جس طرح کہ الفاظ میں مُضمَر ہوں معانی 405

لبریزِ مئے زُہد سے تھی دل کی صراحی — تھی تہ میں کہیں دُردِ خیالِ ہمہ دانی 406

کرتے تھے بیاں آپ کرامات کا اپنی — منظور تھی تعداد مُریدوں کی بڑھانی 407

مُدت سے رہا کرتے تھے ہمسائے میں میرے — تھی رِند سے زاہد کی ملاقات پُرانی 408

حضرت نے مرے ایک شناسا سے یہ پُوچھا — اقبال، کہ ہے قُمریِ شمشادِ معانی 409

پابندیِ اَحکامِ شریعت میں ہے کیسا؟ — گو شعر میں ہے رشکِ کلیمِ ہَمَدانی 410

سنتا ہوں کہ کافر نہیں ہندو کو سمجھتا — ہے ایسا عقیدہ اثرِ فلسفہ دانی 411

ہے اس کی طبیعت میں تشیّع بھی ذرا سا — تفضیلِ علیؓ ہم نے سُنی اس کی زبانی 412

سمجھا ہے کہ ہے راگ عبادات میں داخل — مقصود ہے مذہب کی مگر خاک اُڑانی 413

کچھ عار اسے حُسن فروشوں سے نہیں ہے — عادت یہ ہمارے شعرا کی ہے پُرانی 414

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

415 گانا جو ہے شب کو تو سَحَر کو ہے تلاوت — اس رَمز کے اب تک نہ کُھلے ہم پہ معانی

416 لیکن یہ سُنا اپنے مُریدوں سے ہے مَیں نے — بے داغ ہے مانندِ سَحَر اس کی جوانی

417 مجموعۂ اضداد ہے، اقبالؔ نہیں ہے — دل دفترِ حکمت ہے، طبیعت خفقانی

418 رِندی سے بھی آگاہ، شریعت سے بھی واقف — پُوچھو جو تصوّف کی، تو منصور کا ثانی

419 اس شخص کی ہم پر تو حقیقت نہیں کُھلتی — ہو گا یہ کسی اور ہی اسلام کا بانی

420 القصّہ بہت طول دیا وعظ کو اپنے — تا دیر رہی آپ کی یہ نَغز بیانی

421 اس شہر میں جو بات ہو، اُڑ جاتی ہے سب میں — مَیں نے بھی سُنی اپنے اَحِبّا کی زبانی

422 اک دن جو سرِ راہ ملے حضرتِ زاہد — پھر چھڑ گئی باتوں میں وہی بات پُرانی

423 فرمایا، شکایت وہ محبّت کے سبب تھی — تھا فرض مرا راہ شریعت کی دِکھانی

424 میں نے یہ کہا کوئی گِلہ مجھ کو نہیں ہے — یہ آپ کا حق تھا زرہِ قُربِ مکانی

425 خَم ہے سرِ تسلیم مرا آپ کے آگے — پِیری ہے تواضع کے سبب میری جوانی

426 گر آپ کو معلوم نہیں میری حقیقت — پیدا نہیں کچھ اس سے قصورِ ہمہ دانی

427 مَیں خود بھی نہیں اپنی حقیقت کا شناسا — گہرا ہے مرے بحرِ خیالات کا پانی

428 مجھ کو بھی تمنّا ہے کہ اقبالؔ کو دیکھوں — کی اس کی جُدائی میں بہت اَشک فشانی

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

اقبالؔ بھی اقبالؔ سے آگاہ نہیں ہے
کچھ اس میں تمسخر نہیں، واللہ نہیں ہے ! 429

شاعر

قوم گویا جسم ہے، افراد ہیں اعضائے قوم
منزلِ صنعت کے رہ پیما ہیں دست و پائے قوم 430
محفلِ نظمِ حکومت، چہرۂ زیبائے قوم
شاعرِ رنگیں نوا ہے دیدۂ بینائے قوم 431
مبتلائے درد کوئی عضو ہو، روتی ہے آنکھ
کس قدر ہمدرد سارے جسم کی ہوتی ہے آنکھ 432

اقبال
جمہوری اقبال
دبستانِ اقبال

دل

قصّۂ دار و رَسَن بازیِ طفلانۂ دل — التجائے آدِنی سرخیِ افسانۂ دل 433
یا رب! اس ساغرِ لبریز کی مے کیا ہو گی! — جادۂ مُلکِ بقا ہے خطِ پیمانۂ دل 434
ابرِ رحمت تھا کہ تھی عشق کی بجلی یا رب! — جل گئی مَزرَعِ ہستی تو اُگا دانۂ دل 435
حُسن کا گنجِ گراں مایہ تجھے مِل جاتا — تُو نے فرہاد! نہ کھودا کبھی ویرانۂ دل 436

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

437 عرش کا ہے کبھی کعبے کا ہے دھوکا اس پر
کس کی منزل ہے الٰہی! مرا کاشانۂ دل

438 اس کو اپنا ہے جُنوں اور مجھے سودا اپنا
دل کسی اور کا دیوانہ، میں دیوانۂ دل

439 تُو سمجھتا نہیں اے زاہدِ ناداں! اس کو
رشکِ صد سجدہ ہے اک لغزشِ مستانۂ دل

440 خاک کے ڈھیر کو اِکسیر بنا دیتی ہے
وہ اثر رکھتی ہے خاکسترِ پروانۂ دل

441 عشق کے دام میں پھنس کر یہ رِہا ہوتا ہے
برق گرتی ہے تو یہ نخل ہرا ہوتا ہے

موجِ دریا

442 مضطرب رکھتا ہے میرا دلِ بے تاب مجھے
عینِ ہستی ہے تڑپ صورتِ سیماب مجھے

443 موج ہے نام مرا، بحر ہے پایاب مجھے
ہو نہ زنجیر کبھی حلقۂ گرداب مجھے

آب میں مثلِ ہوا جاتا ہے تو سن میرا
خارِ ماہی اسے نہ اٹکا کبھی دامن میرا

444

445 مَیں اچھلتی ہوں کبھی جذبِ مہِ کامل سے
جوش میں سر کو پٹکتی ہوں کبھی ساحل سے

446 ہوں وہ رہرو کہ محبّت ہے مجھے منزل سے
کیوں تڑپتی ہوں، یہ پُوچھے کوئی میرے دل سے

زحمتِ تنگیِ دریا سے گریزاں ہوں مَیں
وسعتِ بحر کی فُرقت میں پریشاں ہوں مَیں

447

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

رُخصت اے بزمِ جہاں!

(ماخوذ از ایمرسن)

رُخصت اے بزمِ جہاں! سُوئے وطن جاتا ہوں مَیں

آہ! اس آباد ویرانے میں گھبراتا ہوں مَیں 448

بس کہ مَیں افسردہ دل ہوں، درخورِ محفل نہیں

تُو مرے قابل نہیں ہے، مَیں ترے قابل نہیں 449

قید ہے، دربارِ سُلطان و شبستانِ وزیر

توڑ کر نکلے گا زنجیرِ طلائی کا اسیر 450

گو بڑی لذّت تری ہنگامہ آرائی میں ہے

اجنبیّت سی مگر تیرای شناسائی میں ہے 451

مدّتوں تیرے خود آراؤں سے ہم صحبت رہا

مدّتوں بے تاب موجِ بحر کی صورت رہا 452

مدّتوں بیٹھا ترے ہنگامۂ عشرت میں مَیں

روشنی کی جُستجو کرتا رہا ظلمت میں مَیں 453

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

مدّتوں ڈھونڈا کیا نظّارۂ گُل، خار میں

454 آہ! وہ یوسف نہ ہاتھ آیا ترے بازار میں

چشمِ حیراں ڈھونڈتی اب اور نظّارے کو ہے

455 آرزو ساحل کی مجھ طوفان کے مارے کو ہے

چھوڑ کر مانندِ بُو، تیرا چمن جاتا ہوں مَیں

456 رُخصت اے بزمِ جہاں! سُوئے وطن جاتا ہوں مَیں

گھر بنایا ہے سکوتِ دامنِ کُہسار میں

457 آہ! یہ لذّت کہاں موسیقیِ گُفتار میں!

ہم نشینِ نرگسِ شہلا، رفیقِ گُل ہوں مَیں

458 ہے چمن میرا وطن، ہمسایۂ بُلبل ہوں مَیں

شام کو آواز چشموں کی سُلاتی ہے مجھے

459 صبح فرشِ سبز سے کوئل جگاتی ہے مجھے

بزمِ ہستی میں ہے سب کو محفل آرائی پسند

460 ہے دلِ شاعر کو لیکن کُنجِ تنہائی پسند

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

ہے جُنوں مجھ کو کہ گھبراتا ہوں آبادی میں مَیں

461 ڈھونڈتا پھرتا ہوں کس کو کوہ کی وادی میں مَیں؟

شوق کس کا سبزہ زاروں میں پھراتا ہے مجھے؟

462 اور چشموں کے کناروں پر سُلاتا ہے مجھے؟

طعنہ زن ہے تُو کہ شیدائے نُخِ عُزلت کا ہوں مَیں

463 دیکھ اے غافل! پیامی بزمِ قُدرت کا ہوں مَیں

ہم وطن شمشاد کا، قُمری کا مَیں ہم راز ہوں!

464 اس چمن کی خامشی میں گوش بر آواز ہوں!

کچھ جو سُنتا ہوں تو اَوروں کو سُنانے کے لیے

465 دیکھتا ہوں کچھ تو اَوروں کو دِکھانے کے لیے

عاشقِ عُزلت ہے دل، نازاں ہوں اپنے گھر پہ مَیں

466 خندہ زن ہوں مسندِ دارا و اسکندر پہ مَیں

لیٹنا زیرِ شجر رکھتا ہے جادُو کا اثر

467 شام کے تارے پہ جب پڑتی ہو رہ رہ کر نظر

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

عِلم کے حیرت کدے میں ہے کہاں اس کی نمود!

گل کی پتّی میں نظر آتا ہے رازِ ہست و بود! 468

طفلِ شِیر خوار

میں نے چاقو تجھ سے چھینا ہے تو چلّاتا ہے تُو

مہرباں ہوں مَیں، مجھے نامہرباں سمجھا ہے تُو؟ 469

پھر پڑا روئے گا اے نووارِدِ اقلیمِ غم

چُبھ نہ جائے دیکھنا! باریک ہے نوکِ قلم 470

آہ! کیوں دُکھ دینے والی شے سے تجھ کو پیار ہے

کھیل اس کاغذ کے ٹکڑے سے، یہ بے آزار ہے 471

گیند ہے تیری کہاں، چینی کی بِلّی ہے کدھر؟

وہ ذرا سا جانور ٹُوٹا ہُوا ہے جس کا سر 472

تیرا آئینہ تھا آزادِ غبارِ آرزو

آنکھ کُھلتے ہی چمک اُٹھّا شرارِ آرزو 473

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

ہاتھ کی جُنبش میں، طرزِ دید میں پوشیدہ ہے

474 تیری صورت آرزو بھی تیری نوزائیدہ ہے

زندگانی ہے تری آزادِ قیدِ امتیاز

475 تیری آنکھوں پر ہویدا ہے مگر قُدرت کا راز

جب کسی شے پر بگڑ کر مجھ سے، چِلّاتا ہے تُو

476 کیا تماشا ہے رَدی کاغذ سے مَن جاتا ہے تُو

آہ! اس عادت میں ہم آہنگ ہوں مَیں بھی ترا

477 تُو تلوّن آشنا، مَیں بھی تلوّن آشنا

عارضی لذّت کا شیدائی ہوں، چِلّاتا ہوں مَیں

478 جلد آجاتا ہے غصّہ، جلد مَن جاتا ہوں مَیں

میری آنکھوں کو لُبھا لیتا ہے حُسنِ ظاہری

479 کم نہیں کچھ تیری نادانی سے نادانی مری

تیری صورت گاہ گریاں گاہ خنداں مَیں بھی ہوں

480 دیکھنے کو نوجواں ہوں طفلِ ناداں مَیں بھی ہوں

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

تصویرِ درد

نہیں منّت کشِ تابِ شنیدن داستاں میری
خموشی گفتگو ہے، بے زبانی ہے زباں میری 481

یہ دستورِ زباں بندی ہے کیسا تیری محفل میں؟
یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زباں میری 482

اُٹھائے کچھ وَرق لالے نے، کچھ نرگس نے، کچھ گُل نے
چمن میں ہر طرف بکھری ہوئی ہے داستاں میری 483

اُڑا لی قمریوں نے، طُوطیوں نے، عندلیبوں نے
چمن والوں نے مِل کر لُوٹ لی طرزِ فغاں میری 484

ٹپک اے شمع! آنسو بن کے پروانے کی آنکھوں سے
سراپا درد ہوں، حسرت بھری ہے داستاں میری 485

الٰہی! پھر مزا کیا ہے یہاں دنیا میں رہنے کا؟
حیاتِ جاوِداں میری، نہ مرگِ ناگہاں میری! 486

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

مرا رونا نہیں، رونا ہے یہ سارے گُلستاں کا

487 وہ گُل ہوں مَیں، خزاں ہر گُل کی ہے گویا خزاں میری

"دریں حسرت سرا عمریست افسونِ جرس دارم

488 زفیضِ دل تپیدن ہا خروشِ بے نَفَس دارم"

ریاضِ دہر میں نا آشنائے بزمِ عشرت ہوں

489 خوشی روتی ہے جس کو مَیں وہ محرومِ مسرّت ہوں

مری بگڑی ہوئی تقدیر کو روتی ہے گویائی

490 مَیں حرفِ زیرِ لب شرمندۂ گوشِ سماعت ہوں

پریشاں ہوں میں مُشتِ خاک لیکن کچھ نہیں کھُلتا

491 سکندر ہوں کہ آئینہ ہوں یا گردِ کدُورت ہوں

یہ سب کچھ ہے مگر ہستی مری مقصد ہے قُدرت کا

492 سراپا نور ہو جس کی حقیقت، مَیں وہ ظلمت ہوں

خزینہ ہوں، چھُپایا مجھ کو مُشتِ خاکِ صحرا نے

493 کسی کو کیا خبر ہے مَیں کہاں ہوں کس کی دولت ہوں؟

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

نظر میری نہیں ممنونِ سیرِ عرصۂ ہستی

494 مَیں وہ چھوٹی سی دنیا ہوں کہ آپ اپنی ولایت ہوں

نہ صہبا ہوں، نہ ساقی ہوں، نہ مستی ہوں، نہ پیمانہ

495 مَیں اس مَیخانۂ ہستی میں ہر شے کی حقیقت ہوں

مجھے رازِ دو عالَم دل کا آئینہ دِکھاتا ہے

496 وہی کہتا ہوں جو کچھ سامنے آنکھوں کے آتا ہے

عطا ایسا بیاں مجھ کو ہُوا رنگیں بیانوں میں

497 کہ بامِ عرش کے طائر ہیں میرے ہم زبانوں میں

اثر یہ بھی ہے اک میرے جُنونِ فتنہ ساماں کا

498 مرا آئینہ دل ہے قضا کے راز دانوں میں

رُلاتا ہے ترا نظّارہ اے ہندوستاں! مجھ کو

499 کہ عبرت خیز ہے تیرا فسانہ سب فسانوں میں

دیا رونا مجھے ایسا کہ سب کچھ دے دیا گویا

500 لِکھا کلکِ ازل نے مجھ کو تیرے نوحہ خوانوں میں

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

نشانِ برگِ گُل تک بھی نہ چھوڑ اس باغ میں گُلچیں!

501 تری قسمت سے رزم آرائیاں ہیں باغبانوں میں

چُھپا کر آستیں میں بجلیاں رکھی ہیں گردُوں نے

502 عنادِل باغ کے غافل نہ بیٹھیں آشیانوں میں

سُن اے غافل صدا میری! یہ ایسی چیز ہے جس کو

503 وظیفہ جان کر پڑھتے ہیں طائر بوستانوں میں

وطن کی فکر کر ناداں! مصیبت آنے والی ہے

504 تری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں

ذرا دیکھ اس کو جو کچھ ہو رہا ہے، ہونے والا ہے

505 دھرا کیا ہے بھلا عہدِ کُہن کی داستانوں میں؟

یہ خاموشی کہاں تک؟ لذّتِ فریاد پیدا کر!

506 زمیں پر تُو ہو اور تیری صدا ہو آسمانوں میں!

نہ سمجھو گے تو مِٹ جاؤ گے اے ہندوستاں والو!

507 تمھاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

یہی آئینِ قدرت ہے، یہی اسلوبِ فطرت ہے
جو ہے راہِ عمل میں گام زن، محبوبِ فطرت ہے 508

ہوَیدا آج اپنے زخمِ پنہاں کرکے چھوڑوں گا
لہُو رو رو کے محفل کو گُلستاں کرکے چھوڑوں گا 509

جلانا ہے مجھے ہر شمعِ دل کو سوزِ پنہاں سے
تری تاریک راتوں میں چراغاں کرکے چھوڑوں گا 510

مگر غنچوں کی صورت ہوں دلِ دردآشنا پیدا
چمن میں مُشتِ خاکِ اپنی پریشاں کرکے چھوڑوں گا 511

پرونا ایک ہی تسبیح میں ان بکھرے دانوں کو
جو مشکل ہے، تو اس مشکل کو آساں کرکے چھوڑوں گا 512

مجھے اے ہم نشیں! رہنے دے شغلِ سینہ کاوی میں
کہ مَیں داغِ محبّت کو نمایاں کرکے چھوڑوں گا 513

دِکھا دوں گا جہاں کو جو مری آنکھوں نے دیکھا ہے
تجھے بھی صورتِ آئینہ حیراں کرکے چھوڑوں گا 514

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

جو ہے پردوں میں پنہاں، چشمِ بینا دیکھ لیتی ہے
زمانے کی طبیعت کا تقاضا دیکھ لیتی ہے

515 کیا رِفعت کی لذّت سے نہ دل کو آشنا تو نے
گزاری عمر پستی میں مثالِ نقشِ پا تو نے

516 رہا دل بستۂ محفل، مگر اپنی نگاہوں کو
کیا بیرونِ محفل سے نہ حیرت آشنا تو نے

517 فدا کرتا رہا دل کو حسینوں کی اداؤں پر
مگر دیکھی نہ اس آئینے میں اپنی ادا تو نے

518 تعصّب چھوڑ ناداں! دہر کے آئینہ خانے میں
یہ تصویریں ہیں تیری جن کو سمجھا ہے بُرا تو نے

519 سراپا نالۂ بیدادِ سوزِ زندگی ہو جا!
سپند آسا گرہ میں باندھ رکھّی ہے صدا تو نے

520 صفائے دل کو کیا آرائشِ رنگِ تعلّق سے
کفِ آئینہ پر باندھی ہے او ناداں! حنا تو نے

521

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

زمیں کیا، آسماں بھی تیری کج بینی پہ روتا ہے

522 غضب ہے سَطرِ قرآں کو چلیپا کر دیا تو نے!

زباں سے گر کیا توحید کا دعویٰ تو کیا حاصل!

523 بنایا ہے بُتِ پندار کو اپنا خدا تو نے

کُنویں میں تُو نے یوسف کو جو دیکھا بھی تو کیا دیکھا

524 ارے غافل! جو مطلق تھا مقیّد کر دیا تو نے

ہَوَس بالائے منبر ہے تجھے رنگیں بیانی کی

525 نصیحت بھی تری صورت ہے اک افسانہ خوانی کی

دِکھا وہ حُسنِ عالم سوز اپنی چشمِ پُرنم کو

526 جو تڑپاتا ہے پروانے کو، رُلواتا ہے شبنم کو

نِرا نظّارہ ہی اے بوالہَوَس! مقصد نہیں اس کا

527 بنایا ہے کسی نے کچھ سمجھ کر چشمِ آدم کو

اگر دیکھا بھی اُس نے سارے عالَم کو تو کیا دیکھا

528 نظر آئی نہ کچھ اپنی حقیقت جام سے جَم کو

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

شجر ہے فرقہ آرائی، تعصّب ہے ثمر اس کا

529 یہ وہ پھل ہے کہ جنّت سے نِکلواتا ہے آدم کو

نہ اُٹھا جذبۂ خورشید سے اک برگِ گُل تک بھی

530 یہ رِفعت کی تمنّا ہے کہ لے اُڑتی ہے شبنم کو

پھرا کرتے نہیں مجروحِ اُلفت فکرِ درماں میں

531 یہ زخمی آپ کر لیتے ہیں پیدا اپنے مرہم کو

محبّت کے شرر سے دل سراپا نور ہوتا ہے

532 ذرا سے بیج سے پیدا ریاضِ طُور ہوتا ہے

دوا ہر دُکھ کی ہے مجروحِ تیغِ آرزو رہنا

533 علاجِ زخم ہے آزادِ احسانِ رفو رہنا

شرابِ بے خودی سے تا فلک پرواز ہے میری

534 شکستِ رنگ سے سیکھا ہے مَیں نے بن کے بُو رہنا

تھمے کیا دیدۂ گریاں وطن کی نوحہ خوانی میں

535 عبادت چشمِ شاعر کی ہے ہر دم باوضو رہنا

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

بنائیں کیا سمجھ کر شاخِ گُل پر آشیاں اپنا

چمن میں آہ! کیا رہنا جو ہو بے آبرو رہنا 536

جو تُو سمجھے تو آزادی ہے پوشیدہ محبّت میں

غلامی ہے اسیرِ امتیازِ ما و تو رہنا 537

یہ استغنا ہے، پانی میں نگوں رکھتا ہے ساغر کو

تجھے بھی چاہیے مثلِ حبابِ آبجو رہنا 538

نہ رہ اپنوں سے بے پروا، اسی میں خیر ہے تیری

اگر منظور ہے دنیا میں او بیگانہ خو! رہنا 539

شرابِ رُوح پرور ہے محبّت نوعِ انساں کی

سکھایا اس نے مجھ کو مست بے جام و سبو رہنا 540

محبّت ہی سے پائی ہے شفا بیمار قوموں نے

کیا ہے اپنے بختِ خُفتہ کو بیدار قوموں نے 541

بیابانِ محبّت دشتِ غربت بھی، وطن بھی ہے

یہ ویرانہ قفس بھی، آشیانہ بھی، چمن بھی ہے 542

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

محبّت ہی وہ منزل ہے کہ منزل بھی ہے صحرا بھی

543 جَرَس بھی، کارواں بھی، راہبر بھی، راہزن بھی ہے

مَرض کہتے ہیں سب اس کو، یہ ہے لیکن مَرض ایسا

544 چُھپا جس میں علاجِ گردشِ چرخِ کُہن بھی ہے

جَلانا دل کا ہے گویا سراپا نُور ہو جانا

545 یہ پروانہ جو سوزاں ہو تو شمعِ انجمن بھی ہے

وہی اک حُسن ہے، لیکن نظر آتا ہے ہر شے میں

546 یہ شیریں بھی ہے گویا بیستُوں بھی، کوہکن بھی ہے

اُجاڑا ہے تمیزِ ملّت و آئیں نے قوموں کو

547 مرے اہلِ وطن کے دل میں کچھ فکرِ وطن بھی ہے؟

سُکوت آموز طولِ داستانِ درد ہے، ورنہ

548 زباں بھی ہے ہمارے مُنہ میں اور تابِ سخن بھی ہے

"نمیگردید کوتہ رشتۂ معنی، رہا کردم

549 حکایت بود بے پایاں، بخاموشی ادا کردم"

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

نالۂ فراق

(آرنلڈ کی یاد میں)

550 جا بسا مغرب میں آخر اے مکاں تیرا مکیں — آہ! مشرق کی پسند آئی نہ اس کو سرزمیں

551 آ گیا آج اس صداقت کا مرے دل کو یقیں — ظُلمتِ شب سے ضیائے روزِ فرقت کم نہیں

"تا ز آغوشِ وداعش داغِ حیرت چیدہ است

552 ہمچو شمعِ کُشتہ در چشمم نگہ خوابیدہ است"

553 کُشتۂ عُزلت ہوں، آبادی میں گھبراتا ہوں مَیں — شہر سے سودا کی شدّت میں نکل جاتا ہوں مَیں

554 یادِ ایّامِ سلف سے دل کو تڑپاتا ہوں مَیں — بہر تسکیں تیری جانب دوڑتا آتا ہوں مَیں

آنکھ کو مانوس ہے تیرے در و دیوار سے

555 اجنبیّت ہے مگر پیدا مری رفتار سے

556 ذرّہ میرے دل کا خورشید آشنا ہونے کو تھا — آئنہ ٹُوٹا ہُوا عالَم نما ہونے کو تھا

557 نخل میری آرزوؤں کا ہرا ہونے کو تھا — آہ! کیا جانے کوئی مَیں کیا سے کیا ہونے کو تھا!

ابرِ رحمت دامن از گلزارِ من برچید و رفت

558 اندکے بر غنچہ ہائے آرزُو بارید و رفت

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

559 تُو کہاں ہے اے کلیمِ ذروۂ سینائے علم! تھی تری موجِ نَفَس بادِ نشاط افزائے علم

560 اب کہاں وہ شوقِ رہ پیمائیِ صحرائے علم! تیرے دم سے تھا ہمارے سر میں بھی سودائے علم

"شورِ لیلیٰ کو کہ باز آرائشِ سودا کند

561 خاکِ مجنوں را غبارِ خاطرِ صحرا کند"

562 کھول دے گا دشتِ وحشت عقدۂ تقدیر کو توڑ کر پہنچوں گا مَیں پنجاب کی زنجیر کو

563 دیکھتا ہے دیدۂ حیراں تری تصویر کو کیا تسلّی ہو مگر گرویدۂ تقریر کو؟

"تابِ گویائی نہیں رکھتا دہَن تصویر کا

564 خامشی کہتے ہیں جس کو، ہے سخن تصویر کا"

چاند

میرے ویرانے سے کوسوں دُور ہے تیرا وطن

565 ہے مگر دریائے دل تیری کشش سے موجزن

قصد کس محفل کا ہے؟ آتا ہے کس محفل سے تُو؟

566 زرد رُو شاید ہوا رنجِ رہِ منزل سے تُو؟

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

آفرینش میں سراپا نور تُو، ظُلمت ہوں مَیں

567 اس سیہ روزی پہ لیکن تیرا ہم قسمت ہوں مَیں

آہ! مَیں جلتا ہوں سوزِ اشتیاقِ دید سے

568 تُو سراپا سوز داغِ مِنّتِ خورشید سے

ایک حلقے پر اگر قائم تری رفتار ہے

569 میری گردش بھی مثالِ گردشِ پرکار ہے

زندگی کی راہ میں سرگرداں ہے تُو، حیراں ہوں مَیں

570 تُو فروزاں محفلِ ہستی میں ہے، سوزاں ہوں مَیں

مَیں رہِ منزل میں ہوں، تُو بھی رہِ منزل میں ہے

571 تیری محفل میں جو خاموشی ہے، میرے دل میں ہے

تُو طلب خُو ہے، تو میرا بھی یہی دستور ہے

572 چاندنی ہے نور تیرا، عشق میرا نور ہے

انجمن ہے ایک میری بھی جہاں رہتا ہوں مَیں

573 بزم میں اپنی اگر یکتا ہے تُو، تنہا ہوں مَیں

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

مِہر کا پرتَو ترے حق میں ہے پیغامِ اجل
محو کر دیتا ہے مجھ کو جلوۂ حُسنِ ازل

574

پھر بھی اے ماہِ مبیں! مَیں اَور ہوں تُو اَور ہے
درد جس پہلو میں اُٹھتا ہو، وہ پہلو اَور ہے!

575

گرچہ مَیں ظلمت سراپا ہوں، سراپا نور تُو
سیکڑوں منزل ہے ذوقِ آگہی سے دُور تُو

576

جو مری ہستی کا مقصد ہے، مجھے معلوم ہے
یہ چمک وہ ہے، جبیں جس سے تری محروم ہے!

577

جھاڑ آدارگوں درد یدہ مردے نعرہ کا
دبستانِ اقبال

چمک اُٹھا جو ستارہ ترے مقدّر کا
حبَش سے تجھ کو اُٹھا کر حجاز میں لایا

578

ہُوئی اسی سے ترے غم کدے کی آبادی
تری غلامی کے صدقے ہزار آزادی

579

وہ آستاں نہ چُھٹا تجھ سے ایک دم کے لیے
کسی کے شوق میں تو نے مزے ستم کے لیے

580

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

جفا جو عشق میں ہوتی ہے وہ جفا ہی نہیں
581 ستم نہ ہو تو محبّت میں کچھ مزا ہی نہیں

582 نظر تھی صورتِ سَلمانؓ ادا شناس تری — شرابِ دید سے بڑھتی تھی اور پیاس تری
583 تجھے نظّارے کا مثلِ کلیمؑ سودا تھا — اویسؓ طاقتِ دیدار کو ترستا تھا
584 مدینہ تیری نگاہوں کا نور تھا گویا — ترے لیے تو یہ صحرا ہی طُور تھا گویا
585 تری نظر کو رہی دید میں بھی حسرتِ دید — خُنک دلے کہ تپید و دمے نیاسائید
586 گری وہ برق تری جانِ ناشکیبا پر — کہ خندہ زن تری ظُلمت تھی دستِ موسیٰؑ پر

تپش ز شعلہ گرفتند و بر دلِ تو زدند
587 چہ برقِ جلوہ بخاشاکِ حاصلِ تو زدند!

588 ادائے دید سراپا نیازِ تھی تیری — کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری
589 اذاں ازل سے ترے عشق کا ترانہ بنی — نماز اس کے نظّارے کا اک بہانہ بنی

خوشا وہ وقت کہ یَثرِب مقام تھا اس کا!
590 خوشا وہ دور کہ دیدار عام تھا اس کا!

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

سرگزشتِ آدم

سُنے کوئی مِری غربت کی داستاں مجھ سے — بُھلایا قصّۂ پیمانِ اوّلیں مَیں نے 591

لگی نہ میری طبیعت ریاضِ جنّت میں — پیا شعور کا جب جامِ آتشیں مَیں نے 592

رہی حقیقتِ عالَم کی جُستجو مجھ کو — دِکھایا اوجِ خیالِ فلک نشیں مَیں نے 593

ملا مزاج تغیّر پسند کچھ ایسا — کیا قرار نہ زیرِ فلک کہیں مَیں نے 594

نکالا کعبے سے پتّھر کی مورتوں کو کبھی — کبھی بُتوں کو بنایا حرم نشیں مَیں نے 595

کبھی مَیں ذوقِ تکلّم میں طُور پر پہنچا — چُھپایا نورِ ازل زیرِ آستیں مَیں نے 596

کبھی صلیب پہ اپنوں نے مجھ کو لٹکایا — کیا فلک کو سفر، چھوڑ کر زمیں مَیں نے 597

کبھی میں غارِ حرا میں چُھپا رہا برسوں — دیا جہاں کو کبھی جامِ آخریں مَیں نے 598

سُنایا ہند میں آ کر سُرودِ ربّانی — پسند کی کبھی یُوناں کی سرزمیں مَیں نے 599

دیارِ ہند نے جس دم مری صدا نہ سُنی — بسایا خطّۂ جاپان و مُلکِ چیں مَیں نے 600

بنایا ذرّوں کی ترکیب سے کبھی عالَم — خلافِ معنیِ تعلیمِ اہلِ دیں مَیں نے 601

لہُو سے لال کیا سیکڑوں زمینوں کو — جہاں میں چھیڑ کے پیکارِ عقل و دیں مَیں نے 602

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

603 سمجھ میں آئی حقیقت نہ جب ستاروں کی — اسی خیال میں راتیں گزار دیں مَیں نے

604 ڈرا سکیں نہ کلیسا کی مجھ کو تلواریں — سِکھایا مسئلۂ گردشِ زمیں مَیں نے

605 کشش کا راز ہویدا کیا زمانے پر — لگا کے آئنۂ عقلِ دُوربیں مَیں نے

606 کیا اسیر شعاعوں کو، برقِ مُضطر کو — بنا دی غیرتِ جنّت یہ سرزمیں مَیں نے

607 مگر خبر نہ ملی آہ! رازِ ہستی کی — کیا خِرَد سے جہاں کو تہِ نگیں مَیں نے

ہُوئی جو چشمِ مظاہر پرست وا آخر
608 تو پایا خانۂ دل میں اُسے مکیں مَیں نے

ترانۂ ہندی

609 سارے جہاں سے اچھّا ہندوستاں ہمارا — ہم بُلبلیں ہیں اس کی، یہ گُلستاں ہمارا

610 غربت میں ہوں اگر ہم، رہتا ہے دل وطن میں — سمجھو وہیں ہمیں بھی، دل ہو جہاں ہمارا

611 پربت وہ سب سے اونچا، ہمسایہ آسماں کا — وہ سنتری ہمارا، وہ پاسباں ہمارا

612 گودی میں کھیلتی ہیں اس کی ہزاروں ندیاں — گلشن ہے جن کے دم سے رشکِ جناں ہمارا

613 اے آبِ رودِ گنگا! وہ دن ہیں یاد تجھ کو — اُترا ترے کنارے جب کارواں ہمارا

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بَیر رکھنا ہندی ہیں ہم، وطن ہے ہندوستاں ہمارا 614

یونان و مصر و روما سب مٹ گئے جہاں سے اب تک مگر ہے باقی نام و نشاں ہمارا 615

کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری صدیوں رہا ہے دشمن دورِ زماں ہمارا 616

اقبالؔ! کوئی محرم اپنا نہیں جہاں میں
معلوم کیا کسی کو دردِ نہاں ہمارا 617

جُگنو

جُگنو کی روشنی ہے کاشانۂ چمن میں یا شمع جل رہی ہے پھولوں کی انجمن میں؟ 618

آیا ہے آسماں سے اُڑ کر کوئی ستارہ یا جان پڑ گئی ہے مہتاب کی کرن میں؟ 619

یا شب کی سلطنت میں دن کا سفیر آیا؟ غربت میں آ کے چمکا، گمنام تھا وطن میں 620

تُکمہ کوئی گرا ہے مہتاب کی قبا کا؟ ذرّہ ہے یا نمایاں سورج کے پیرہن میں؟ 621

حُسنِ قدیم کی یہ پوشیدہ اک جھلک تھی لے آئی جس کو قُدرت خلوت سے انجمن میں 622

چھوٹے سے چاند میں ہے ظلمت بھی، روشنی بھی نکلا کبھی گہن سے، آیا کبھی گہن میں 623

پروانہ اک پتنگا، جُگنو بھی اک پتنگا
وہ روشنی کا طالب، یہ روشنی سراپا 624

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

625 ہر چیز کو جہاں میں قدرت نے دلبری دی — پروانے کو تپش دی، جُگنو کو روشنی دی

626 رنگیں نوا بنایا مُرغانِ بے زباں کو — گُل کو زبان دے کر تعلیمِ خامشی دی

627 نظّارۂ شفَق کی خوبی زوال میں تھی — چمکا کے اس پری کو تھوڑی سی زندگی دی

628 رنگیں کیا سَحَر کو، بانکی دُلھن کی صورت — پہنا کے لال جوڑا شبنم کی آرسی دی

629 سایہ دیا شجر کو، پرواز دی ہوا کو — پانی کو دی روانی، موجوں کو بے کَلی دی

یہ امتیاز لیکن اک بات ہے ہماری

630 جُگنو کا دن وہی ہے جو رات ہے ہماری

631 حُسنِ ازل کی پیدا ہر چیز میں جھلک ہے — انساں میں وہ سخن ہے، غنچے میں وہ چٹک ہے

632 یہ چاند آسماں کا شاعر کا دل ہے گویا — واں چاندنی ہے جو کچھ، یاں دردکی کسک ہے

633 اندازِ گفتگو نے دھوکے دیئے ہیں ورنہ — نغمہ ہے بُوئے بُلبل، بُو پھول کی چہک ہے

634 کثرت میں ہو گیا ہے وحدت کا راز مخفی — جُگنو میں جو چمک ہے، وہ پھول میں مہک ہے

یہ اختلاف پھر کیوں ہنگاموں کا محل ہو؟

635 ہر شے میں جب کہ پنہاں خاموشیِ ازل ہو

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

صُبح کا ستارہ

لُطفِ ہمسائگیِ شمس و قمر کو چھوڑوں — اور اس خدمتِ پیغامِ سَحَر کو چھوڑوں 636

میرے حق میں تو نہیں تاروں کی بستی اچھّی — اس بلندی سے زمیں والوں کی پستی اچھّی 637

آسماں کیا، عَدَم آباد وطن ہے میرا — صبح کا دامنِ صد چاک کفن ہے میرا 638

میری قسمت میں ہے ہر روز کا مرنا جینا — ساقیِ موت کے ہاتھوں سے صبُوحی پینا 639

نہ یہ خدمت، نہ یہ عزّت، نہ یہ رِفعَت اچھّی — اس گھڑی بھر کے چمکنے سے تو ظُلمت اچھّی 640

میری قُدرت میں جو ہوتا، تو نہ اختر بنتا
قعرِ دریا میں چمکتا ہُوا گوہر بنتا 641

واں بھی موجوں کی کشاکش سے جو دل گھبراتا — چھوڑ کر بحر، کہیں زیبِ گلُو ہو جاتا 642

ہے چمکنے میں مزا حُسن کا زیور بن کر — زینتِ تاجِ سرِ بانوئے قیصر بن کر 643

ایک پتّھر کے جو ٹکڑے کا نصیبا جاگا — خاتمِ دستِ سلیماں کا نگیں بن کے رہا 644

ایسی چیزوں کا مگر دہر میں ہے کام شکست — ہے گُہر ہائے گراں مایہ کا انجام شکست 645

زندگی وہ ہے کہ جو ہو نہ شناسائے اجل — کیا وہ جینا ہے کہ ہو جس میں تقاضائے اجل 646

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

ہے یہ انجام اگر زینتِ عالَم ہو کر
کیوں نہ گر جاؤں کسی پھول پہ شبنم ہو کر! 647

کسی پیشانی کے افشاں کے ستاروں میں رہوں
کسی مظلوم کی آہوں کے شراروں میں رہوں 648

اَشک بن کر سرِ مژگاں سے اٹک جاؤں مَیں
کیوں نہ اُس بیوی کی آنکھوں سے ٹپک جاؤں مَیں 649

ق

جس کا شوہر ہو رواں، ہو کے زِرہ میں مستور
سُوئے میدانِ وغا، حُبِّ وطن سے مجبور 650

یاس و اُمّید کا نظّارہ جو دِکھلاتی ہو
جس کی خاموشی سے تقریر بھی شرماتی ہو 651

جس کو شوہر کی رضا تابِ شکیبائی دے
اور نگاہوں کو حیا طاقتِ گویائی دے 652

زرد، رُخصت کی گھڑی عارضِ گلگوں ہو جائے
کشمکشِ حُسن و غمِ ہجر سے افزوں ہو جائے 653

لاکھ وہ ضبط کرے پر میں ٹپک ہی جاؤں
ساغرِ دیدۂ پُرنم سے چھلک ہی جاؤں 654

خاکِ میں اِقبؔ کے حیاتِ ابدی پا جاؤں
عشق کا سوز زمانے کو دِکھاتا جاؤں 655

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

ہندوستانی بچّوں کا قومی گیت

چشتیؒ نے جس زمیں میں پیغامِ حق سُنایا　　نانکؔ نے جس چمن میں وحدت کا گیت گایا　656

تاتاریوں نے جس کو اپنا وطن بنایا　　جس نے حجازیوں سے دشتِ عرب چُھڑایا　657

میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے　657-ا

یُونانیوں کو جس نے حیران کر دیا تھا　　سارے جہاں کو جس نے علم و ہُنر دیا تھا　658

مٹی کو جس کی حق نے زر کا اثر دیا تھا　　تُرکوں کا جس نے دامن ہیروں سے بھر دیا تھا　659

میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے　657-ا

ٹُوٹے تھے جو ستارے فارس کے آسمان سے　　پھر تاب دے کے جس نے چمکائے کہکشاں سے　660

وحدت کی لے سُنی تھی دنیا نے جن مکاں سے　　میرِ عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے　661

میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے　657-ا

بندے کلیم جس کے، پربت جہاں کے سینا　　نوحِؑ نبی کا آ کر ٹھہرا جہاں سفینا　662

رِفعت ہے جس زمیں کی بامِ فلک کا زینا　　جنّت کی زندگی ہے جس کی فضا میں جینا　663

میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے　657-ا

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

نیا شِوالا

664 سچ کہہ دوں اے برہمن! گر تو بُرا نہ مانے — تیرے صنم کدوں کے بُت ہو گئے پُرانے

665 اپنوں سے بَیر رکھنا تُو نے بُتوں سے سیکھا — جنگ و جدَل سِکھایا واعظ کو بھی خدا نے

666 تنگ آ کے میں نے آخر دَیر و حرم کو چھوڑا — واعظ کا وعظ چھوڑا، چھوڑے ترے فسانے

پتّھر کی مُورتوں میں سمجھا ہے تُو خدا ہے

667 خاکِ وطن کا مجھ کو ہر ذرّہ دیوتا ہے

668 آ، غیریت کے پردے اک بار پھر اُٹھا دیں — بچھڑوں کو پھر مِلا دیں، نقشِ دُوئی مٹا دیں

669 سُونی پڑی ہوئی ہے مدّت سے دل کی بستی — آ، اک نیا شِوالا اس دیس میں بنا دیں

670 دنیا کے تیرتھوں سے اونچا ہو اپنا تیرتھ — دامانِ آسماں سے اس کا کلَس مِلا دیں

671 ہر صبح اُٹھ کے گائیں منتر وہ میٹھے میٹھے — سارے پُجاریوں کو مے پِیت کی پلا دیں

شکتی بھی، شانتی بھی بھگتوں کے گیت میں ہے

672 دھرتی کے باسیوں کی مُکتی پریت میں ہے

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

داغؔ

عظمتِ غالبؔ ہے اک مدّت سے پیوندِ زمیں — مہدیِ مجروحؔ ہے شہرِ خموشاں کا مکیں 673

توڑ ڈالی موت نے غربت میں مینائے امیرؔ — چشمِ محفل میں ہے اب تک کیفِ صہبائے امیرؔ 674

آج لیکن ہمنوا! سارا چمن ماتم میں ہے! — شمعِ روشن بجھ گئی، بزمِ سخن ماتم میں ہے! 675

بُلبلِ دلّی نے باندھا اس چمن میں آشیاں — ہم نوا ہیں سب عنادل باغِ ہستی کے جہاں 676

چل بسا داغؔ آہ! میّت اس کی زیبِ دوش ہے!

آخری شاعرِ جہاں آباد کا خاموش ہے! 677

اب کہاں وہ بانکپن! وہ شوخیِ طرزِ بیاں — آگ تھی کافورِ پیری میں جوانی کی نہاں 678

تھی زبانِ داغؔ پر جو آرزو ہر دل میں ہے — لیلیِٰ معنی وہاں بے پردہ، یاں محمل میں ہے 679

اب صبا سے کون پوچھے گا سُکوتِ گُل کا راز؟ — کون سمجھے گا چمن میں نالۂ بُلبل کا راز؟ 680

تھی حقیقت سے نہ غفلت فکر کی پرواز میں

آنکھ طائر کی نشیمن پر رہی پرواز میں 681

اور دِکھلائیں گے مضموں کی ہمیں باریکیاں — اپنے فکرِ نکتہ آرا کی فلک پیمائیاں 682

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

683 تلخیِ دوراں کے نقشے کھینچ کر رُلوائیں گے — یا تخیّل کی نئی دنیا ہمیں دِکھلائیں گے

684 اس چمن میں ہوں گے پیدا بُلبلِ شیراز بھی — سیکڑوں ساحر بھی ہوں گے، صاحبِ اعجاز بھی

685 اُٹھیں گے آزر ہزاروں شعر کے بُت خانے سے — مَے پِلائیں گے نئے ساقی نئے پیمانے سے

686 لِکھّی جائیں گی کتابِ دل کی تفسیریں بہت — ہوں گی اے خوابِ جوانی! تیری تعبیریں بہت

ہو بہو کھینچے گا لیکن عشق کی تصویر کون ؟

687 اُٹھ گیا ناوَک فگن، مارے گا دل پر تیر کون ؟

688 اشک کے دانے زمینِ شعر میں بوتا ہوں میں — تُو بھی رو اے خاکِ دِلّی! داغ کو روتا ہوں میں!

689 اے جہاں آباد، اے گہوارۂ علم و ہنر! — ہو گیا پھر آج پامالِ خزاں تیرا چمن!

690 وہ گُلِ رنگیں ترا رخصت مثالِ بُو ہوا — آہ! خالی داغ سے کاشانۂ اُردو ہوا

691 تھی نہ شاید کچھ کشش ایسی وطن کی خاک میں — وہ مہ کامل ہوا پنہاں دکن کی خاک میں

اُٹھ گئے ساقی جو تھے، مَیخانہ خالی رہ گیا

692 یادگارِ بزمِ دہلی ایک حالی رہ گیا!

693 آرزو کو خون رُلواتی ہے بیدادِ اجل — مارتا ہے تیر تاریکی میں صیّادِ اجل

694 کُھل نہیں سکتی شکایت کے لیے لیکن زباں — ہے خزاں کا رنگ بھی وجہِ قیامِ گُلستاں

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

ایک ہی قانونِ عالم گیر کے ہیں سب اثر
695 بُوئے گُل کا باغ سے، گُلچیں کا دنیا سے سفر

ابر

696 اُٹھی پھر آج وہ پُورب سے کالی کالی گھٹا — سیاہ پوش ہُوا پھر پہاڑ سربن کا
697 نہاں ہُوا جو رخِ مہر زیرِ دامنِ ابر — ہوائے سرد بھی آئی سوارِ توسنِ ابر
698 گرج کا شور نہیں ہے، خموش ہے یہ گھٹا — عجیب مے کدۂ بے خروش ہے یہ گھٹا
699 چمن میں حکمِ نشاطِ مدام لائی ہے — قبائے گُل میں گُہر ٹانکنے کو آئی ہے
700 جو پھول مہر کی گرمی سے سو چکے تھے، اُٹھے — زمیں کی گود میں جو پڑ کے سو رہے تھے، اُٹھے
701 ہوا کے زور سے اُبھرا، بڑھا، اُڑا بادل — اُٹھی وہ اور گھٹا، لو! برس پڑا بادل
702 عجیب خیمہ ہے کُہسار کے نہالوں کا — یہیں قیام ہو وادی میں پھرنے والوں کا

ایک پرندہ اور جُگنو

703 سرِ شام ایک مرغِ نغمہ پیرا — کسی ٹہنی پہ بیٹھا گا رہا تھا
704 چمکتی چیز اک دیکھی زمیں پر — اُڑا طائر اُسے جُگنو سمجھ کر
705 کہا جُگنو نے او مرغِ نواریز! — نہ کر بے کس پہ منقارِ ہوس تیز

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

706 تجھے جس نے چہک، گُل کو مہک دی — اُسی اللہ نے مجھ کو چمک دی

707 لباسِ نور میں مستور ہوں مَیں — پتنگوں کے جہاں کا طُور ہوں مَیں

708 چہک تیری بہشت گوش اگر ہے — چمک میری بھی فردوسِ نظر ہے

709 پروں کو میرے قُدرت نے ضیا دی — تجھے اُس نے صدائے دل رُبا دی

710 تری مِنقار کو گانا سکھایا — مجھے گُلزار کی مشعل بنایا

711 چمک بخشی مجھے، آواز تجھ کو — دیا ہے سوز مجھ کو، ساز تجھ کو

712 مخالف ساز کا ہوتا نہیں سوز — جہاں میں ساز کا ہے ہم نشیں سوز

713 قیامِ بزمِ ہستی ہے انھی سے — ظہورِ اوج و پستی ہے انھی سے

714 ہم آہنگی سے ہے محفل جہاں کی — اسی سے ہے بہار اس بوستاں کی

بچّہ اور شمع

715 کیسی حیرانی ہے یہ اے طفلکِ پروانہ خو! — شمع کے شعلوں کو گھڑیوں دیکھتا رہتا ہے تُو

716 یہ مری آغوش میں بیٹھے ہوئے جُنبش ہے کیا؟ — روشنی سے کیا بغَل گیری ہے تیرا مدّعا؟

اس نظّارے سے ترا ننّھا سا دل حیران ہے

717 یہ کسی دیکھی ہُوئی شے کی مگر پہچان ہے!

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

شمع اک شعلہ ہے، لیکن تُو سراپا نور ہے — آہ! اس محفل میں یہ عُریاں ہے، تُو مستور ہے 718

دستِ قُدرت نے اسے کیا جانے کیوں عُریاں کیا! — تجھ کو خاکِ تیرہ کے فانوس میں پنہاں کیا 719

نور تیرا چُھپ گیا زیرِ نقابِ آگہی! — ہے غبارِ دیدۂ بینا حجابِ آگہی! 720

زندگانی جس کو کہتے ہیں فراموشی ہے یہ
خواب ہے، غفلت ہے، سرمستی ہے، بے ہوشی ہے یہ 721

محفلِ قُدرت ہے، اک دریائے بے پایانِ حُسن — آنکھ اگر دیکھے تو ہر قطرے میں ہے طوفانِ حُسن 722

حُسن، کوہستاں کی ہیبت ناک خاموشی میں ہے — مہر کی ضوگستری، شب کی سیہ پوشی میں ہے 723

آسمانِ صبح کی آئینہ پوشی میں ہے یہ — شام کی ظُلمت، شفَق کی گُل فروشی میں ہے یہ 724

عظمتِ دیرینہ کے مٹتے ہُوئے آثار میں — طفلکِ نا آشنا کی کوششِ گُفتار میں 725

ساکنانِ صحنِ گُلشن کی ہم آوازی میں ہے — ننّھے ننّھے طائروں کی آشیاں سازی میں ہے 726

چشمۂ کُہسار میں، دریا کی آزادی میں حُسن — شہر میں صحرا میں، ویرانے میں، آبادی میں حُسن 727

رُوح کو لیکن کسی گُم گشتہ شے کی ہے ہَوَس — ورنہ اس صحرا میں کیوں نالاں ہے یہ مثلِ جرس 728

حُسن کے اس عام جلوے میں بھی یہ بے تاب ہے
زندگی اس کی مثالِ ماہیِ بے آب ہے 729

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

کنارِ راوی

730 سُکوتِ شام میں محوِ سرود ہے راوی — نہ پُوچھ مجھ سے جو ہے کیفیت مرے دل کی

731 پیامِ سجدے کا یہ زِیر و بَم ہُوا مجھ کو — جہاں تمام سوادِ حرم ہُوا مجھ کو

732 سرِ کنارۂ آبِ رواں کھڑا ہوں مَیں — خبر نہیں مجھے لیکن کہاں کھڑا ہوں مَیں

733 شرابِ سُرخ سے رنگیں ہوا ہے دامنِ شام — لیے ہے پیرِ فلک دستِ رعشہ دار میں جام

734 عَدَم کو قافلۂ روز تیز گام چلا — شفق نہیں ہے، یہ سورج کے پھُول ہیں گویا!

735 کھڑے ہیں دُور وہ عظمت فزائے تنہائی — منارِ خواب گہِ شہسوارِ چغتائی

736 فسانۂ ستمِ انقلاب ہے یہ محل — کوئی زمانِ سلف کی کتاب ہے یہ محل

737 مقام کیا ہے، سرودِ خموش ہے گویا — شجر؟ یہ انجمنِ بے خروش ہے گویا!

738 رواں ہے سینۂ دریا پہ اک سفینۂ تیز — ہُوا ہے موج سے ملّاح جس کا گرمِ ستیز

739 سبک روی میں ہے مثلِ نگاہ یہ کشتی — نِکل کے حلقۂ حدِّ نظر سے دُور گئی

740 جہازِ زندگیِ آدمی رواں ہے یونہی — ابد کے بحر میں پیدا یونہی، نہاں ہے یونہی

شکست سے یہ کبھی آشنا نہیں ہوتا

741 نظر سے چُھپتا ہے، لیکن فنا نہیں ہوتا!

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

اِلتجائے مُسافر

(بہ درگاہِ حضرت محبوبِ الٰہیؒ، دہلی)

فرشتے پڑھتے ہیں جس کو وہ نام ہے تیرا
بڑی جناب تری، فیضِ عام ہے تیرا 742

ستارے عشق کے تیری کشش سے ہیں قائم
نظامِ مہر کی صورت نظام ہے تیرا 743

تری لحد کی زیارت ہے زندگی دل کی
مسیح و خضر سے اُونچا مقام ہے تیرا 744

نہاں ہے تیری محبّت میں رنگِ محبوبی
بڑی ہے شان، بڑا احترام ہے تیرا 745

اگر سیاہ دلم، داغِ لالہ زارِ تو ام
وگر کشادہ جبینم، گلِ بہارِ تو ام 746

چمن کو چھوڑ کے نکلا ہوں مثلِ نکہتِ گُل
ہُوا ہے صبر کا منظور امتحاں مجھ کو 747

چلی ہے لے کے وطن کے نگار خانے سے
شرابِ علم کی لذّت کشاں کشاں مجھ کو 748

نظر ہے ابرِ کرم پر، درختِ صحرا ہُوں
کیا خدا نے نہ محتاجِ باغباں مجھ کو 749

فلک نشیں صفتِ مہر ہُوں زمانے میں
تری دعا سے عطا ہو وہ نَردباں مجھ کو 750

مقام ہم سفروں سے ہو اس قدر آگے
کہ سمجھے منزلِ مقصود کارواں مجھ کو 751

مری زبانِ قلم سے کسی کا دل نہ دُکھے
کسی سے شِکوَہ نہ ہو زیرِ آسماں مجھ کو 752

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

753 دلوں کو چاک کرے مثلِ شانہ جس کا اثر — تری جناب سے ایسی مِلے فغاں مجھ کو

754 بنایا تھا جسے چُن چُن کے خار و خس مَیں نے — چمن میں پھر نظر آئے وہ آشیاں مجھ کو

755 پھر آ رکھوں قدمِ مادر و پدر پہ جبیں — کیا جنھوں نے محبّت کا رازداں مجھ کو

756 وہ شمعِ بارگہِ خاندانِ مرتضویؓ — رہے گا مثلِ حرم جس کا آستاں مجھ کو

757 نَفَس سے جس کے کھِلی میری آرزو کی کلی — بنایا جس کی مروّت نے نکتہ داں مجھ کو

758 دعا یہ کر کہ خداوندِ آسمان و زمیں — کرے پھر اس کی زیارت سے شادماں مجھ کو

759 وہ میرا یوسفِ ثانی، وہ شمعِ محفلِ عشق — ہُوئی ہے جس کی اخوّت قرارِ جاں مجھ کو

760 جَلا کے جس کی محبّت نے دفترِ مَن و تُو — ہوائے عیش میں پالا، کیا جواں مجھ کو

761 ریاضِ دَہر میں مانندِ گُل رہے خنداں — کہ ہے عزیز ترازِ جاں وہ جانِ جاں مجھ کو

شگفتہ ہو کے کلی دل کی پھول ہو جائے!

762 یہ التجائے مسافر قبول ہو جائے!

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

غزلیات

گُلزارِ ہست و بود نہ بیگانہ وار دیکھ — ہے دیکھنے کی چیز اسے بار بار دیکھ 763

آیا ہے تُو جہاں میں مثالِ شرار دیکھ — دَم دے نہ جائے ہستیِ ناپایدار دیکھ 764

مانا کہ تیری دید کے قابل نہیں ہُوں مَیں — تُو میرا شوق دیکھ، مرا انتظار دیکھ 765

کھولی ہیں ذوقِ دید نے آنکھیں تری اگر
ہر رہ گزر میں نقشِ کفِ پائے یار دیکھ 766

نہ آتے، ہمیں اِس میں تکرار کیا تھی — مگر وعدہ کرتے ہوئے عار کیا تھی 767

تمھارے پیامی نے سب راز کھولا — خطا اس میں بندے کی سرکار کیا تھی 768

بھری بزم میں اپنے عاشق کو تاڑا — تری آنکھ مستی میں ہشیار کیا تھی! 769

تأمّل تو تھا اُن کو آنے میں قاصد — مگر یہ بتا طرزِ انکار کیا تھی 770

کھِنچے خود بخود جانبِ طُور موسیٰؑ — کشش تیری اے شوقِ دیدار کیا تھی! 771

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

کہیں ذکر رہتا ہے اقبالؔ تیرا
فسوں تھا کوئی، تیری گُفتار کیا تھی

772

773 عجب واعظ کی دِیں داری ہے یا رب! عداوت ہے اسے سارے جہاں سے

774 کوئی اب تک نہ یہ سمجھا کہ انساں کہاں جاتا ہے، آتا ہے کہاں سے؟

775 وہیں سے رات کو ظلمت ملی ہے چمک تارے نے پائی ہے جہاں سے

776 ہم اپنی دردمندی کا فسانہ سُنا کرتے ہیں اپنے رازداں سے

بڑی باریک ہیں واعظ کی چالیں

777 لرز جاتا ہے آوازِ اذاں سے!

778 لاؤں وہ تنکے کہیں سے آشیانے کے لیے بجلیاں بے تاب ہوں جن کو جلانے کے لیے

779 وائے ناکامی، فلک نے تاک کر توڑا اُسے میں نے جس ڈالی کو تاڑا آشیانے کے لیے

780 آنکھ مِل جاتی ہے ہفتاد و دو ملّت سے تری ایک پیمانہ ترا سارے زمانے کے لیے

781 دل میں کوئی اس طرح کی آرزو پیدا کروں لوٹ جائے آسماں میرے مٹانے کے لیے

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

جمع کر خرمن تو پہلے دانہ دانہ چُن کے تُو
آہی نکلے گی کوئی بجلی جلانے کے لیے 782

پاس تھا ناکامیِ صیّاد کا اے ہم صفیر
ورنہ مَیں اور اُڑ کے آتا ایک دانے کے لیے؟ 783

اس چمن میں مرغِ دل گائے نہ آزادی کا گیت
آہ! یہ گُلشن نہیں ایسے ترانے کے لیے 784

کیا کہوں اپنے چمن سے مَیں جُدا کیوں کر ہُوا
اور اسیرِ حلقۂ دامِ ہَوا کیوں کر ہُوا 785

جائے حیرت ہے بُرا سارے زمانے کا ہوں میں
مجھ کو یہ خلعت شرافت کا عطا کیوں کر ہُوا 786

کچھ دکھانے دیکھنے کا تھا تقاضا طُور پر
کیا خبر ہے تجھ کو اے دل فیصلہ کیوں کر ہُوا؟ 787

ہے طلب بے مدّعا ہونے کی بھی اک مدّعا
مرغِ دل دامِ تمنّا سے رِہا کیوں کر ہُوا 788

دیکھنے والے یہاں بھی دیکھ لیتے ہیں تجھے
پھر یہ وعدہ حشر کا صبر آزما کیوں کر ہُوا 789

حُسنِ کامل ہی نہ ہو اس بے حجابی کا سبب
وہ جو تھا پردوں میں پنہاں، خود نما کیوں کر ہُوا 790

موت کا نسخہ ابھی باقی ہے اے دردِ فراق!
چارہ گر دیوانہ ہے، مَیں لا دوا کیوں کر ہُوا 791

تُو نے دیکھا ہے کبھی اے دیدۂ عبرت کہ گُل
ہو کے پیدا خاک سے رنگیں قبا کیوں کر ہُوا 792

پُرسشِ اعمال سے مقصد تھا رُسوائی مری
ورنہ ظاہر تھا سبھی کچھ، کیا ہوا، کیوں کر ہُوا 793

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

میرے مِٹنے کا تماشا دیکھنے کی چیز تھی
کیا بتاؤں اُن کا میرا سامنا کیوں کر ہُوا 794

انوکھی وضع ہے سارے زمانے سے نرالے ہیں
یہ عاشق کون سی بستی کے یارب رہنے والے ہیں 795

علاجِ درد میں بھی درد کی لذّت پہ مرتا ہُوں
جو تھے چھالوں میں کانٹے نوکِ سوزن سے نکالے ہیں 796

پھلا پھُولا رہے یارب! چمن میری اُمیدوں کا
جگر کا خون دے دے کر یہ بُوٹے مَیں نے پالے ہیں 797

رُلاتی ہے مجھے راتوں کو خاموشی ستاروں کی
نرالا عشق ہے میرا، نرالے میرے نالے ہیں 798

نہ پُوچھو مجھ سے لذّت خانماں برباد رہنے کی
نشیمن سیکڑوں میں نے بنا کر پھونک ڈالے ہیں 799

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

نہیں بیگانگی اچھّی رفیقِ راہِ منزل سے

ٹھہر جا اے شرر! ہم بھی تو آخر مٹنے والے ہیں 800

اُمیدِ حور نے سب کچھ سکھا رکھّا ہے واعظ کو

یہ حضرت دیکھنے میں سیدھے سادے، بھولے بھالے ہیں 801

مرے اشعار اے اقبالؔ! کیوں پیارے نہ ہوں مجھ کو

مرے ٹُوٹے ہُوئے دل کے یہ دردانگیز نالے ہیں 802

ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی ہو دیکھنا تو دیدۂ دل وا کرے کوئی 803

منصُور کو ہُوا لبِ گویا پیامِ موت اب کیا کسی کے عشق کا دعویٰ کرے کوئی 804

ہو دید کا جو شوق تو آنکھوں کو بند کر ہے دیکھنا یہی کہ نہ دیکھا کرے کوئی 805

میں انتہائے عشق ہوں، تُو انتہائے حُسن دیکھے مجھے کہ تجھ کو تماشا کرے کوئی 806

عُذر آفرینِ جرمِ محبّت ہے حُسنِ دوست محشر میں عُذرِ تازہ نہ پیدا کرے کوئی 807

چُھپتی نہیں ہے یہ نگہِ شوق، ہم نشیں! پھر اور کس طرح اُنھیں دیکھا کرے کوئی 808

اَڑ بیٹھے کیا سمجھ کے بھلا طُور پر کلیمؑ طاقت ہو دید کی تو تقاضا کرے کوئی 809

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

810 نظّارے کو یہ جُنبشِ مژگاں بھی بار ہے — نرگس کی آنکھ سے تجھے دیکھا کرے کوئی

کُھل جائیں، کیا مزے ہیں تمنّائے شوق میں

811 دو چار دن جو میری تمنّا کرے کوئی

812 کہوں کیا آرزوئے بے دلی مُجھ کو کہاں تک ہے — مرے بازار کی رونق ہی سودائے زیاں تک ہے

813 وہ مے کش ہوں فروغِ مے سے خود گُلزار بن جاؤں — ہوائے گُل فراقِ ساقیِ نامہرباں تک ہے

814 چمن افروز ہے صیاد میری خوشنوائی تک — رہی بجلی کی بے تابی سو میرے آشیاں تک ہے

815 وہ مُشتِ خاک ہوں فیضِ پریشانی سے صحرا ہوں — نہ پُوچھو میری وُسعت کی زمیں سے آسماں تک ہے

816 جرَس ہوں، نالہ خوابیدہ ہے میرے ہر رگ و پے میں — یہ خاموشی مری وقتِ رحیلِ کارواں تک ہے

817 سکُونِ دل ہے سامانِ کشودِ کار پیدا کر — کہ عُقدہ خاطرِ گرداب کا آبِ رواں تک ہے

818 چمن زارِ محبّت میں خموشی موت ہے بُلبل — یہاں کی زندگی پابندیِ رسمِ فغاں تک ہے

819 جوانی ہے تو ذوقِ دید بھی، لُطفِ تمنّا بھی — ہمارے گھر کی آبادی قیامِ میہماں تک ہے

زمانے بھر میں رُسوا ہوں مگر اے وائے نادانی!

820 سمجھتا ہوں کہ میرا عشق میرے رازداں تک ہے

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

جنھیں مَیں ڈھونڈتا تھا آسمانوں میں زمینوں میں

821 وہ نکلے میرے ظلمت خانۂ دل کے مکینوں میں

حقیقت اپنی آنکھوں پر نمایاں جب ہوئی اپنی

822 مکاں نکلا ہمارے خانۂ دل کے مکینوں میں

اگر کچھ آشنا ہوتا مذاقِ جبہہ سائی سے

823 تو سنگِ آستانِ کعبہ جا ملتا جبینوں میں

کبھی اپنا بھی نظّارہ کیا ہے تُو نے اے مجنوں!

824 کہ لیلیٰ کی طرح تُو خود بھی ہے محمل نشینوں میں

مہینے وصل کے گھڑیوں کی صورت اُڑتے جاتے ہیں

825 مگر گھڑیاں جُدائی کی گزرتی ہیں مہینوں میں!

مجھے روکے گا تُو اے ناخدا کیا غرق ہونے سے

826 کہ جن کو ڈوبنا ہو، ڈوب جاتے ہیں سفینوں میں

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

چُھپایا حُسن کو اپنے کلیم اللہ سے جس نے

827 وہی نازآفریں ہے جلوہ پیرا نازنینوں میں

جلا سکتی ہے شمعِ کشتہ کو موجِ نَفَس ان کی

828 الٰہی! کیا چُھپا ہوتا ہے اہلِ دل کے سینوں میں؟

تمنّا دردِ دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی

829 نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

نہ پُوچھ ان خرقہ پوشوں کی، ارادت ہو تو دیکھ ان کو

830 یدِ بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

ترستی ہے نگاہِ نارسا جس کے نظّارے کو

831 وہ رونق انجمن کی ہے انھی خلوت گزینوں میں

کسی ایسے شرر سے پُھونک اپنے خرمنِ دل کو

832 کہ خورشیدِ قیامت بھی ہو تیرے خوشہ چینوں میں

محبّت کے لیے دل ڈھونڈ کوئی ٹُوٹنے والا

833 یہ وہ مَے ہے جسے رکھتے ہیں نازک آبگینوں میں

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

سراپا حُسن بن جاتا ہے جس کے حُسن کا عاشق

834 بھلا اے دل حسیں ایسا بھی ہے کوئی حسینوں میں؟

پھڑک اُٹھّا کوئی تیری ادائے مَاعَرَفْنَا پر

835 ترا رُتبہ رہا بڑھ چڑھ کے سب نازآفرینوں میں

نمایاں ہو کے دِکھلا دے کبھی ان کو جمال اپنا

836 بہت مدّت سے چرچے ہیں ترے باریک بینوں میں

خموش اے دل! بھری محفل میں چلّانا نہیں اچھّا

837 ادب پہلا قرینہ ہے محبّت کے قرینوں میں

بُرا سمجھوں انھیں، مجھ سے تو ایسا ہو نہیں سکتا

838 کہ میں خود بھی تو ہوں اقبالؔ اپنے نکتہ چینوں میں

839 ترے عشق کی انتہا چاہتا ہوں مری سادگی دیکھ کیا چاہتا ہوں

840 ستم ہو کہ ہو وعدۂ بے حجابی کوئی بات صبرآزما چاہتا ہوں

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

841 یہ جنّت مبارک رہے زاہدوں کو — کہ مَیں آپ کا سامنا چاہتا ہوں

842 ذرا سا تو دل ہوں مگر شوخ اتنا — وہی لَنْ تَرَانِی سُنا چاہتا ہوں

843 کوئی دَم کا مہماں ہوں اے اہلِ محفل — چراغِ سَحَر ہوں، بجُھا چاہتا ہوں

بھری بزم میں راز کی بات کہہ دی

844 بڑا بے ادب ہوں، سزا چاہتا ہوں

845 کُشادہ دستِ کرم جب وہ بے نیاز کرے — نیاز مند نہ کیوں عاجزی پہ ناز کرے

846 بِٹھا کے عرش پہ رکھتا ہے تو اے واعظ! — خدا وہ کیا ہے جو بندوں سے احتراز کرے

847 مری نگاہ میں وہ رند ہی نہیں ساقی — جو ہوشیاری و مستی میں امتیاز کرے

848 مدام گوش بہ دل رہ، یہ ساز ہے ایسا — جو ہو شکستہ تو پیدا نوائے راز کرے

849 کوئی یہ پُوچھے کہ واعظ کا کیا بگڑتا ہے — جو بے عمل پہ بھی رحمت وہ بے نیاز کرے

850 سخن میں سوز، الٰہی کہاں سے آتا ہے — یہ چیز وہ ہے کہ پتّھر کو بھی گداز کرے

851 تمیزِ لالہ و گُل سے ہے نالۂ بُلبل — جہاں میں وا نہ کوئی چشمِ امتیاز کرے

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

غرورِ زُہد نے سِکھلا دیا ہے واعظ کو — کہ بندگانِ خدا پر زباں دراز کرے 852

ہَوا ہو ایسی کہ ہندوستاں سے اے اقبالؔ
اُڑا کے مجھ کو غبارِ رہِ حجاز کرے 853

سختیاں کرتا ہوں دل پر غیر سے غافل ہوں مَیں — ہائے کیا اچھّی کہی ظالم ہوں مَیں، جاہل ہوں مَیں 854

مَیں جبھی تک تھا کہ تیری جلوہ پیرائی نہ تھی — جو نمودِ حق سے مٹ جاتا ہے وہ باطل ہوں مَیں 855

عِلم کے دریا سے نکلے غوطہ زن گوہر بدست — وائے محرومی! خزف چینِ لبِ ساحل ہوں مَیں 856

ہے مری ذلّت ہی کچھ میری شرافت کی دلیل — جس کی غفلت کو ملک روتے ہیں وہ غافل ہوں مَیں 857

بزمِ ہستی! اپنی آرائش پہ تُو نازاں نہ ہو — تُو تو اک تصویر ہے محفل کی اور محفل ہوں مَیں 858

ڈھونڈتا پھرتا ہوں اے اقبالؔ اپنے آپ کو
آپ ہی گویا مسافر، آپ ہی منزل ہوں مَیں 859

مجنوں نے شہر چھوڑا تو صحرا بھی چھوڑ دے — نظّارے کی ہَوَس ہو تو لیلیٰ بھی چھوڑ دے 860

واعظ! کمالِ ترک سے مِلتی ہے یاں مُراد — دنیا جو چھوڑ دی ہے تو عقبیٰ بھی چھوڑ دے 861

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

862 تقلید کی روِش سے تو بہتر ہے خودکشی — رستہ بھی ڈھونڈ، خِضر کا سودا بھی چھوڑ دے

863 مانندِ خامہ تیری زباں پر ہے حرفِ غیر — بیگانہ شے پہ نازشِ بے جا بھی چھوڑ دے

864 لُطفِ کلام کیا جو نہ ہو دل میں دردِ عشق — بِسمل نہیں ہے تُو، تو تڑپنا بھی چھوڑ دے

865 شبنم کی طرح پھُولوں پہ رَو، اور چمن سے چل — اس باغ میں قیام کا سودا بھی چھوڑ دے

866 ہے عاشقی میں رسم الگ سب سے بیٹھنا — بُت خانہ بھی، حرم بھی، کلیسا بھی چھوڑ دے

867 سوداگری نہیں، یہ عبادت خدا کی ہے — اے بے خبر! جزا کی تمنّا بھی چھوڑ دے

868 اچھّا ہے دل کے ساتھ رہے پاسبانِ عقل — لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے

869 جینا وہ کیا جو ہو نفَسِ غیر پر مدار — شہرت کی زندگی کا بھروسا بھی چھوڑ دے

870 شوخی سی ہے سوالِ مکرّر میں اے کلیم! — شرطِ رضا یہ ہے کہ تقاضا بھی چھوڑ دے

واعظ ثبوت لائے جو مے کے جواز میں

871 اقبالؔ کو یہ ضد ہے کہ پینا بھی چھوڑ دے

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

حصّۂ دوم

(۱۹۰۵ء سے ۱۹۰۸ء تک)

جمالِ اہلِ دل در دیدۂ مرد
دبستانِ اقبال

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

محبّت

عروسِ شب کی زُلفیں تھیں ابھی ناآشنا خَم سے
ستارے آسماں کے بے خبر تھے لذّتِ رَم سے 872

قمر اپنے لباسِ نَو میں بیگانہ سا لگتا تھا
نہ تھا واقف ابھی گردش کے آئینِ مُسَلَّم سے 873

ابھی امکاں کے ظُلمت خانے سے اُبھری ہی تھی دنیا
مذاقِ زندگی پوشیدہ تھا پہنائے عالَم سے 874

کمالِ نظمِ ہستی کی ابھی تھی ابتدا گویا
ہویدا تھی نگینے کی تمنّا چشمِ خاتم سے 875

سُنا ہے عالمِ بالا میں کوئی کیمیا گر تھا
صفا تھی جس کی خاکِ پا میں بڑھ کر ساغرِ جَم سے 876

لِکھا تھا عرش کے پائے پہ اک اِکسیر کا نسخہ
چُھپاتے تھے فرشتے جس کو چشمِ رُوحِ آدم سے 877

نگاہیں تاک میں رہتی تھیں لیکن کیمیا گر کی
وہ اِس نسخے کو بڑھ کر جانتا تھا اسمِ اعظم سے 878

بڑھا تسبیح خوانی کے بہانے عرش کی جانب
تمنّائے دلی آخر بر آئی سعیِ پیہم سے 879

پھرایا فکرِ اجزا نے اُسے میدانِ امکاں میں
چُھپے گی کیا کوئی شے بارگاہِ حق کے محرم سے 880

چمک تارے سے مانگی، چاند سے داغِ جگر مانگا
اُڑائی تیرگی تھوڑی سی شب کی زُلفِ برہم سے 881

تڑپ بجلی سے پائی، حُور سے پاکیزگی پائی
حرارت لی نفَسہائے مسیحِ ابنِ مریمؑ سے 882

ذرا سی پھر ربوبیّت سے شانِ بے نیازی لی
مَلک سے عاجزی، اُفتادگی تقدیرِ شبنم سے 883

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

884 پھر ان اجزا کو گھولا چشمۂ حیواں کے پانی میں — مرکّب نے محبّت نام پایا عرشِ اعظم سے

885 مُہوّس نے یہ پانی ہستیِ نوخیز پر چھڑکا — گرہ کھولی ہُنر نے اُس کے گویا کارِ عالَم سے

886 ہوئی جُنبش عیاں، ذرّوں نے لُطفِ خواب کو چھوڑا — گلے ملنے لگے اُٹھ اُٹھ کے اپنے اپنے ہمدم سے

خرامِ ناز پایا آفتابوں نے، ستاروں نے

887 چٹک غُنچوں نے پائی، داغ پائے لالہ زاروں نے

حقیقتِ حُسن

888 خدا سے حُسن نے اک روز یہ سوال کیا — جہاں میں کیوں نہ مجھے تُو نے لازوال کیا

889 مِلا جواب کہ تصویر خانہ ہے دنیا — شبِ درازِ عدم کا فسانہ ہے دنیا

890 ہوئی ہے رنگِ تغیّر سے جب نمود اس کی — وُہی حسیں ہے حقیقت زوال ہے جس کی

891 کہیں قریب تھا، یہ گُفتگو قمر نے سُنی — فلک پہ عام ہوئی، اخترِ سحَر نے سُنی

892 سحَر نے تارے سے سُن کر سُنائی شبنم کو — فلک کی بات بتا دی زمیں کے محرِم کو

893 بھر آئے پھُول کے آنسو پیامِ شبنم سے — کلی کا ننّھا سا دل خون ہو گیا غم سے

894 چمن سے روتا ہُوا موسمِ بہار گیا — شباب سیر کو آیا تھا، سوگوار گیا!

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

پیام

عشق نے کر دیا تجھے ذوقِ تپش سے آشنا
بزم کو مثلِ شمع بزم حاصلِ سوز و ساز دے 895

شانِ کرم پہ ہے مدار عشقِ گرہ کشائے کا
دَیر و حرم کی قید کیا! جس کو وہ بے نیاز دے 896

صورتِ شمع نُور کی مِلتی نہیں قبا اُسے
جس کو خدا نہ دہر میں گریۂ جاں گداز دے 897

تارے میں وہ، قمر میں وہ، جلوہ گہِ سحر میں وہ
چشمِ نظّارہ میں نہ تُو سُرمۂ امتیاز دے 898

عشق بلند بال ہے رسم و رہِ نیاز سے
حُسن ہے مستِ ناز اگر تُو بھی جوابِ ناز دے 899

پیرِ مغاں! فرنگ کی مے کا نشاط ہے اثر
اس میں وہ کیف غم نہیں مجھ کو تو خانہ ساز دے 900

تجھ کو خبر نہیں ہے کیا؟ بزمِ کُہن بدل گئی
اب نہ خدا کے واسطے ان کو مئے مجاز دے 901

سوامی رام تیرتھ

ہم بغل دریا سے ہے اے قطرۂ بے تاب! تُو
پہلے گوہر تھا، بنا اب گوہرِ نایاب تُو 902

آہ! بھولا کس ادا سے تُو نے رازِ رنگ و بُو
میں ابھی تک ہوں اسیرِ امتیازِ رنگ و بُو 903

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

904 مٹ کے غوغا زندگی کا شورشِ محشر بنا — یہ شرارہ بجھ کے آتش خانۂ آذر بنا

905 نفیِ ہستی اک کرشمہ ہے دلِ آگاہ کا — لَآ کے دریا میں نہاں موتی ہے اِلّا اللہ کا

906 چشمِ نابینا سے مخفی معنیِ انجام ہے — تھم گئی جس دم تڑپ، سیمابِ سیمِ خام ہے

907 توڑ دیتا ہے بُتِ ہستی کو ابراہیمِ عشق — ہوش کا دارُو ہے گویا مستیِ تسنیمِ عشق

طلبۂ علی گڑھ کالج کے نام

908 اَوروں کا ہے پیام اَور، میرا پیام اَور ہے — عشق کے دردمند کا طرزِ کلام اَور ہے

909 طائرِ زیرِ دام کے نالے تو سُن چکے ہو تم — یہ بھی سُنو کہ نالۂ طائرِ بام اَور ہے

910 آتی تھی کوہ سے صدا رازِ حیات ہے سُکوں — کہتا تھا مُورِ ناتواں لُطفِ خرام اَور ہے

911 جذبِ حرم سے ہے فروغ انجمنِ حجاز کا — اس کا مقام اَور ہے، اس کا نظام اَور ہے!

912 موت ہے عیشِ جاوِداں ذوقِ طلب اگر نہ ہو — گردشِ آدمی ہے اَور، گردشِ جام اَور ہے

913 شمعِ سَحَر یہ کہہ گئی سوز ہے زندگی کا ساز — غم کدۂ نمود میں شرطِ دوام اَور ہے

بادہ ہے نیم رس ابھی، شوق ہے نارسا ابھی

914 رہنے دو خُم کے سر پہ تم خشتِ کلیسیا ابھی

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

اخترِ صُبح

915 ستارہ صبح کا روتا تھا اور یہ کہتا تھا — ملی نگاہ مگر فرصتِ نظر نہ ملی

916 ہوئی ہے زندہ دمِ آفتاب سے ہر شے — اماں مجھی کو تہِ دامنِ سَحَر نہ ملی

بساط کیا ہے بھلا صبح کے ستارے کی
917 نَفَس حَباب کا، تابندگی شرارے کی

918 کہا یہ میں نے کہ اے زیورِ جبینِ سَحَر! — غمِ فنا ہے تجھے؟ گُنبدِ فلک سے اُتر

919 ٹپک بلندیِ گردُوں سے ہمرہِ شبنم — مرے ریاضِ سخن کی فضا ہے جاں پرور

میں باغباں ہوں، محبّت بہار ہے اس کی
920 بِنا مثالِ ابد پائدار ہے اس کی

حُسن و عشق

921 جس طرح ڈُوبتی ہے کشتیِ سیمینِ قمر — نورِ خورشید کے طوفان میں ہنگامِ سَحَر

922 جیسے ہو جاتا ہے گُم نور کا لے کر آنچل — چاندنی رات میں مہتاب کا ہم رنگ کنول

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

923 جلوۂ طُور میں جیسے یدِ بیضائے کلیم موجۂ نکہتِ گُلزار میں غنچے کی شمیم

923-ا ہے ترے سیلِ محبّت میں یونہی دل میرا

924 تُو جو محفل ہے، تو ہنگامۂ محفل ہوں مَیں حُسن کی برق ہے تُو، عشق کا حاصل ہوں مَیں

925 تُو سَحَر ہے، تو مرے اَشک ہیں شبنم تیری شامِ غربت ہوں اگر مَیں، تو شفق تُو میری

926 مرے دل میں تری زُلفوں کی پریشانی ہے تری تصویر سے پیدا مری حیرانی ہے

926-ا حُسن کامل ہے ترا، عشق ہے کامل میرا

927 ہے مرے باغِ سخن کے لیے تُو بادِ بہار میرے بیتاب تخیّل کو دیا تُو نے قرار

928 جب سے آباد ترا عشق ہوا سینے میں گئے جوہر ہوئے پیدا مرے آئینے میں

929 حُسن سے عشق کی فطرت کو ہے تحریکِ کمال تجھ سے سرسبز ہوئے میری اُمیدوں کے نہال

929-ا قافلہ ہو گیا آسودۂ منزل میرا

... کی گود میں بلّی دیکھ کر

930 تجھ کو دُزدیدہ نگاہی یہ سِکھا دی کس نے؟ رَمز آغازِ محبّت کی بتا دی کس نے؟

931 ہر ادا سے تری پیدا ہے محبّت کیسی نیلی آنکھوں سے ٹپکتی ہے ذکاوت کیسی

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

دیکھتی ہے کبھی ان کو، کبھی شرماتی ہے — کبھی اُٹھتی ہے، کبھی لیٹ کے سو جاتی ہے 932

آنکھ تیری صفتِ آئینہ حیران ہے کیا؟ — نُورِ آگاہی سے روشن تری پیشانی ہے کیا؟ 933

مارتی ہے انھیں پونچھوں سے، عجب ناز ہے یہ! — چڑھ ہے یا غُصّہ ہے؟ یا پیار کا انداز ہے یہ؟ 934

شوخ تُو ہو گی، تو گودی سے اُتاریں گے تجھے — گر گیا پھُول جو سینے کا تو ماریں گے تجھے 935

کیا تجسّس ہے تجھے؟ کس کی تمنّائی ہے؟ — آہ! کیا تُو بھی اسی چیز کی سودائی ہے؟ 936

خاص انسان سے کچھ حُسن کا احساس نہیں — صُورتِ دل ہے یہ ہر چیز کے باطن میں مکیں 937

شیشۂ دہر میں مانندِ مئے ناب ہے عشق — رُوحِ خورشید ہے، خونِ رگِ مہتاب ہے عشق 938

لِ ہر ذرّہ میں پوشیدہ کسک ہے اس کی — نور یہ وہ ہے کہ ہر شے میں جھلک ہے اس کی 939

کہیں سامانِ مسرّت، کہیں سازِ غم ہے
کہیں گوہر ہے، کہیں اشک، کہیں شبنم ہے 940

کلی

جب دِکھاتی ہے سحر عارضِ رنگیں اپنا — کھول دیتی ہے کلی سینۂ زرّیں اپنا 941

جلوہ آشام ہے یہ صبح کے مے خانے میں — زندگی اس کی ہے خورشید کے پیمانے میں 942

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

سامنے مِہر کے دل چیر کے رکھ دیتی ہے
کس قدر سینہ شگافی کے مزے لیتی ہے! 943

مرے خورشید! کبھی تُو بھی اُٹھا اپنی نقاب
بہرِ نظّارہ تڑپتی ہے نگاہِ بے تاب 944

تیرے جلوے کا نشیمن ہو مرے سینے میں
عکس آباد ہو تیرا مرے آئینے میں 945

زندگی ہو ترا نظّارہ مرے دل کے لیے
روشنی ہو تری گہوارہ مرے دل کے لیے 946

ذرّہ ذرّہ ہو مرا پھر طرب اندوزِ حیات
ہو عیاں جوہرِ اندیشہ میں پھر سوزِ حیات 947

اپنے خورشید کا نظّارہ کروں دُور سے مَیں
صفتِ غُنچہ ہم آغوش رہوں نُور سے مَیں 948

جانِ مضطر کی حقیقت کو نمایاں کر دوں
دل کے پوشیدہ خیالوں کو بھی عُریاں کر دوں 949

چاند اور تارے

ڈرتے ڈرتے دمِ سَحَر سے
تارے کہنے لگے قمر سے 950

نظّارے رہے وہی فلک پر
ہم تھک بھی گئے چمک چمک کر 951

کام اپنا ہے صبح و شام چلنا
چلنا، چلنا، مُدام چلنا 952

بے تاب ہے اس جہاں کی ہر شَے
کہتے ہیں جسے سکُوں، نہیں ہے 953

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

954 رہتے ہیں ستم کشِ سفر سب تارے، انساں، شجر، حجر، سب
ہو گا کبھی ختم یہ سفر کیا؟

955 منزل کبھی آئے گی نظر کیا؟

956 کہنے لگا چاند، ہم نشینو! اے مَزرَعِ شب کے خوشہ چینو!

957 جُنبش سے ہے زندگی جہاں کی یہ رسم قدیم ہے یہاں کی

958 ہے دوڑتا اشہبِ زمانہ کھا کھا کے طلب کا تازیانہ

959 اس رہ میں مقام بے محل ہے پوشیدہ قرار میں اجل ہے

960 چلنے والے نکل گئے ہیں! جو ٹھہرے ذرا، کُچل گئے ہیں

انجام ہے اس خرام کا حُسن

961 آغاز ہے عشق، انتہا حُسن

وِصال

962 جُستجو جس گُل کی تڑپاتی تھی اے بُلبل مجھے خوبیِ قسمت سے آخر مِل گیا وہ گُل مجھے

963 خود تڑپتا تھا، چمن والوں کو تڑپاتا تھا میں تجھ کو جب رنگیں نوا پاتا تھا، شرماتا تھا میں

964 میرے پہلو میں دلِ مضطر نہ تھا، سیماب تھا ارتکابِ جُرمِ الفت کے لیے بے تاب تھا

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

965 نامرادی محفلِ گُل میں مری مشہور تھی صُبح میری آئنہ دارِ شبِ دیجور تھی

از نَفَس در سینۂ خوں گشتہ نشتر داشتم

966 زیرِ خاموشی نہاں غوغائے محشر داشتم

967 اب تاثّر کے جہاں میں وہ پریشانی نہیں اہلِ گُلشن پر گراں میری غزل خوانی نہیں

968 عشق کی گرمی سے شُعلے بن گئے چھالے مرے کھیلتے ہیں بجلیوں کے ساتھ اب نالے مرے

969 غازۂ اُلفت سے یہ خاکِ سیہ آئینہ ہے اور آئینے میں عکسِ ہمدمِ دیرینہ ہے

970 قید میں آیا تو حاصل مجھ کو آزادی ہوئی دل کے لُٹ جانے سے میرے گھر کی آبادی ہوئی

971 ضَو سے اس خورشید کی اختر مرا تابندہ ہے چاندنی جس کے غبارِ راہ سے شرمندہ ہے

یک نظر کردی و آدابِ فنا آموختی

972 اے خُنک روزے کہ خاشاکِ مرا واسوختی

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

سُلَیمیٰ

جس کی نمود دیکھی چشمِ ستارہ بیں نے
خورشید میں، قمر میں، تاروں کی انجمن میں 973

صُوفی نے جس کو دل کے ظُلمت کدے میں پایا
شاعر نے جس کو دیکھا قُدرت کے بانکپن میں 974

جس کی چمک ہے پیدا، جس کی مہک ہویدا
شبنم کے موتیوں میں، پھُولوں کے پیرہن میں 975

صحرا کو ہے بسایا جس نے سُکوت بن کر
ہنگامۂ اجل کے دم سے کاشانۂ چمن میں 976

ہر شَے میں ہے نمایاں یوں تو جمال اُس کا
آنکھوں میں ہے سُلَیمیٰ! تیری کمال اُس کا 977

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

عاشقِ ہرجائی

(۱)

978 ہے عجب مجموعۂ اضداد اے اقبالؔ! تُو — رونقِ ہنگامۂ محفل بھی ہے، تنہا بھی ہے

979 تیرے ہنگاموں سے اے دیوانۂ رنگیں نوا! — زینتِ گُلشن بھی ہے، آرائشِ صحرا بھی ہے

980 ہم نشیں تاروں کا ہے تُو رِفعَت پرواز سے — اے زمیں فرسا، قدم تیرا فلک پیما بھی ہے

981 عینِ شغلِ مَے میں پیشانی ہے تیری سجدہ ریز — کچھ ترے مسلک میں رنگِ مشربِ مینا بھی ہے

982 مثلِ بُوئے گُل لباسِ رنگ سے عُریاں ہے تُو — ہے تو حکمت آفریں، لیکن تجھے سَودا بھی ہے

983 جانبِ منزل رواں بے نقشِ پا مانندِ موج — اور پھر اُفتادہ مثلِ ساحلِ دریا بھی ہے

984 حُسنِ نسوانی ہے بجلی تیری فطرت کے لیے — پھر عجب یہ ہے کہ تیرا عشق بے پروا بھی ہے

985 تیری ہستی کا ہے آئینِ تفنّن پر مدار — تُو کبھی ایک آستانے پر جبیں فرسا بھی ہے؟

986 ہے حسینوں میں وفا ناآشنا تیرا خطاب — اے تلوّن کیش! تُو مشہور بھی، رُسوا بھی ہے

لے کے آیا ہے جہاں میں عادتِ سیماب تُو

987 تیری بے تابی کے صدقے ہے، عجب بے تاب تُو

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

(۲)

988 عشق کی آشفتگی نے کر دیا صحرا جسے — مُشتِ خاک ایسی نہاں زیرِ قبا رکھتا ہوں مَیں

989 ہیں ہزاروں اس کے پہلو، رنگ ہر پہلو کا اَور — سینے میں ہیرا کوئی ترشا ہوا رکھتا ہوں مَیں

990 دل نہیں شاعر کا، ہے کیفیّتوں کی رستخیز — کیا خبر تجھ کو، دُرونِ سینہ کیا رکھتا ہوں مَیں!

991 آرزو ہر کیفیّت میں اک نئے جلوے کی ہے — مضطرب ہوں، دل سکُوں نا آشنا رکھتا ہوں مَیں

992 گو حسینِ تازہ ہے ہر لحظہ مقصودِ نظر — حُسن سے مضبوط پیمانِ وفا رکھتا ہوں مَیں

993 بے نیازی سے ہے پیدا میری فطرت کا نیاز — سوز و سازِ جُستجو مثلِ صبا رکھتا ہوں مَیں

994 موجبِ تسکیں تماشائے شرارِ جستہ ہے — ہو نہیں سکتا کہ دل برق آشنا رکھتا ہوں مَیں

995 ہر تقاضا عشق کی فطرت کا ہو جس سے خموش — آہ! وہ کامل تجلّی مُدّعا رکھتا ہوں مَیں

996 جُستجو کُل کی لیے پھرتی ہے اجزا میں مجھے — حُسنِ بے پایاں ہے، درد لادوا رکھتا ہوں مَیں

997 زندگی اُلفت کی دردانجامیوں سے ہے مری — عشق کو آزادِ دستورِ وفا رکھتا ہوں مَیں

998 سچ اگر پُوچھے تو افلاسِ تخیّل ہے وفا — دل میں ہر دم اک نیا محشر بپا رکھتا ہوں مَیں

999 فیضِ ساقی شبنم آسا، ظرفِ دل دریا طلب — تشنۂ دائم ہوں، آتش زیرِ پا رکھتا ہوں مَیں

1000 مجھ کو پیدا کر کے اپنا نُکتہ چیں پیدا کیا — نقش ہوں، اپنے مصوّر سے گِلا رکھتا ہوں مَیں

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

1001 محفلِ ہستی میں جب ایسا تُنک جلوہ تھا حُسن — پھر تخیّل کس لیے لا انتہا رکھتا ہوں مَیں؟

در بیابانِ طلب پیوستہ می کوشیم ما

1002 موجِ بحریم و شکستِ خویش بر دوشیم ما

کوششِ ناتمام

1003 فرقتِ آفتاب میں کھاتی ہے پیچ و تاب صُبح — چشمِ شفق ہے خوں فشاں اخترِ شام کے لیے

1004 رہتی ہے قیسِ روز کو لیلیِٰ شام کی ہوس — اخترِ صُبح مضطرب تابِ دوام کے لیے

1005 کہتا تھا قطبِ آسماں قافلۂ نجوم سے — ہمرہو! میں ترس گیا لُطفِ خرام کے لیے

1006 سوتوں کو ندّیوں کا شوق، بحر کا ندّیوں کو عشق — موجۂ بحر کو تپش ماہِ تمام کے لیے

1007 حُسنِ ازل کہ پردۂ لالہ و گُل میں ہے نہاں — کہتے ہیں بے قرار ہے جلوۂ عام کے لیے

رازِ حیات پُوچھ لے خضرِ خجستہ گام سے

1008 زندہ ہر ایک چیز ہے کوششِ ناتمام سے

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

نوائے غم

زندگانی ہے مری مثلِ ربابِ خاموش — جس کی ہر رنگ کے نغموں سے ہے لبریز آغوش 1009

بربطِ کون و مکاں جس کی خموشی پہ نثار — جس کے ہر تار میں ہیں سیکڑوں نغموں کے مزار 1010

محشرستانِ نوا کا ہے امیں جس کا سُکوت — اور مِنّت کشِ ہنگامہ نہیں جس کا سُکوت 1011

آہ! اُمّید محبّت کی بر آئی نہ کبھی

چوٹ مضراب کی اس ساز نے کھائی نہ کبھی 1012

مگر آتی ہے نسیمِ چمنِ طُور کبھی — سمتِ گردُوں سے ہوائے نَفَسِ حُور کبھی 1013

چھیڑ آہستہ سے دیتی ہے مرا تارِ حیات — جس سے ہوتی ہے رِہا رُوحِ گرفتارِ حیات 1014

نغمۂ یاس کی دھیمی سی صدا اُٹھتی ہے — اشک کے قافلے کو بانگِ دَرا اُٹھتی ہے 1015

جس طرح رِفعتِ شبنم ہے مذاقِ رَم سے

میری فطرت کی بلندی ہے نوائے غم سے! 1016

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

عشرتِ امروز

1017 نہ مجھ سے کہہ کہ اجل ہے پیامِ عیش و سرور — نہ کھینچ نقشۂ کیفیّتِ شرابِ طہور

1018 فراقِ حُور میں ہو غم سے ہمکنار نہ تُو — پری کو شیشۂ الفاظ میں اُتار نہ تُو

1019 مجھے فریفتۂ ساقیِ جمیل نہ کر — بیانِ حُور نہ کر، ذکرِ سلسبیل نہ کر

1020 مقامِ امن ہے جنّت، مجھے کلام نہیں — شباب کے لیے موزُوں ترا پیام نہیں!

1021 شباب آہ! کہاں تک اُمیدوار رہے! — وہ عیش، عیش نہیں، جس کا انتظار رہے

1022 وہ حُسن کیا کہ جو محتاجِ چشمِ بینا ہو — نمُود کے لیے مِنّت پذیرِ فردا ہو

عجیب چیز ہے احساسِ زندگانی کا

1023 عقیدۂ عشرتِ امروز ہے جوانی کا

اِنسان

1024 قُدرت کا عجیب یہ ستم ہے!

1024 انسان کو رازجُو بنایا — رازاس کی نگاہ سے چھُپایا

1025 بے تاب ہے ذوقِ آگہی کا — کُھلتا نہیں بھید زندگی کا

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

حیرت آغاز و انتہا ہے

آئینے کے گھر میں اور کیا ہے؟ 1026

ہے گرمِ خرام موجِ دریا — دریا سوئے بحر جادہ پیما 1027

بادل کو ہوا اُڑا رہی ہے — شانوں پہ اُٹھائے لا رہی ہے 1028

تارے مستِ شرابِ تقدیر — زندانِ فلک میں پا بہ زنجیر 1029

خورشید، وہ عابدِ سحر خیز — لانے والا پیامِ 'برخیز' 1030

مغرب کی پہاڑیوں میں چھُپ کر — پیتا ہے مئے شفق کا ساغر 1031

لذّت گیرِ وجود ہر شے — سرمستِ مئے نمود ہر شے 1032

کوئی نہیں غم گُسارِ انساں!

دبستانِ اقبال لاہور

تلخ ہے روزگارِ انساں! 1033

جلوۂ حُسن

جلوۂ حُسن کہ ہے جس سے تمنّا بے تاب — پالتا ہے جسے آغوشِ تخیّل میں شباب 1034

ابدی بنتا ہے یہ عالمِ فانی جس سے — ایک افسانۂ رنگیں ہے جوانی جس سے 1035

جو سِکھاتا ہے ہمیں سر بہ گریباں ہونا — منظرِ عالمِ حاضر سے گُریزاں ہونا 1036

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

1037 دُور ہو جاتی ہے اِدراک کی خامی جس سے عقل کرتی ہے تاثّر کی غلامی جس سے

آہ! موجود بھی وہ حُسن کہیں ہے کہ نہیں؟

1038 خاتَمِ دَہر میں یارب وہ نگیں ہے کہ نہیں؟

ایک شام

(دریائے نیکر' ہائیڈل برگ' کے کنارے پر)

1039 خاموش ہے چاندنی قمر کی شاخیں ہیں خموش ہر شجر کی

1040 وادی کے نوا فروش خاموش کُہسار کے سبز پوش خاموش

1041 فطرت بے ہوش ہو گئی ہے آغوش میں شب کے سو گئی ہے

1042 کچھ ایسا سُکوت کا فُسوں ہے نیکر کا خرام بھی سُکوں ہے

1043 تاروں کا خموش کارواں ہے یہ قافلہ بے دَرا رواں ہے

1044 خاموش ہیں کوہ و دشت و دریا قُدرت ہے مُراقبے میں گویا

اے دِل! تُو بھی خموش ہو جا

آغوش میں غم کو لے کے سو جا

1045

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

تنہائی

1046 تنہائیِ شب میں ہے حزیں کیا ؟ انجم نہیں تیرے ہم نشیں کیا ؟

1047 یہ رِفعَتِ آسمانِ خاموش خوابیدہ زمیں، جہانِ خاموش

1048 یہ چاند، یہ دشت و در، یہ کُہسار فطرت ہے تمام نسترن زار

1049 موتی خوش رنگ پیارے پیارے یعنی، ترے آنسوؤں کے تارے

کس شے کی تجھے ہَوس ہے اے دل!

1050 قُدرت تری ہم نَفَس ہے اے دل!

پیامِ عشق

سُن اے طلب گارِ دردِ پہلو! میں ناز ہُوں، تُو نیاز ہو جا

1051 میں غزنوی سومناتِ دل کا ہُوں تُو سراپا ایاز ہو جا

نہیں ہے وابستہ زیرِ گردُوں کمال شانِ سکندری سے

1052 تمام ساماں ہے تیرے سینے میں، تُو بھی آئینہ ساز ہو جا

غَرَض ہے پیکارِ زندگی سے کمال پائے ہلال تیرا

1053 جہاں کا فرضِ قدیم ہے تُو، ادا مثالِ نماز ہو جا

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

نہ ہو قناعت شعار گلچیں، اسی سے قائم ہے شان تیری
وفورِ گُل ہے اگر چمن میں، تُو اَور دامن دراز ہو جا 1054

گئے وہ ایّام، اب زمانہ نہیں ہے صحرا نَوَردیوں کا
جہاں میں مانندِ شمعِ سوزاں میانِ محفل گداز ہو جا 1055

وُجود افراد کا مجازی ہے، ہستیِ قوم ہے حقیقی
فِدا ہو مِلّت پہ، یعنی آتش زنِ طلسمِ مجاز ہو جا 1056

یہ ہند کے فرقہ ساز اقبالؔ آزری کر رہے ہیں گویا
بچا کے دامن بُتوں سے اپنا غُبارِ راہِ حجاز ہو جا 1057

اقبال
جھاڑ آدمی گوں دیدہ بینا نہ کرد
دبستانِ اقبال

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

فراق

تلاشِ گوشۂ عُزلت میں پھر رہا ہُوں مَیں
یہاں پہاڑ کے دامن میں آ چھُپا ہُوں مَیں 1058

شکستہ گیت میں چشموں کے دلبری ہے کمال
دُعائے طفلکِ گفتار آزما کی مثال 1059

ہے تختِ لعلِ شفق پر جلوسِ اخترِ شام
بہشتِ دیدۂ بینا ہے حُسنِ منظرِ شام 1060

سُکوتِ شامِ جُدائی ہُوا بہانہ مجھے
کسی کی یاد نے سکھلا دیا ترانہ مجھے 1061

یہ کیفیّت ہے مری جانِ ناشکیب کی
مری مثال ہے طفلِ صغیرِ تنہا کی 1062

اندھیری رات میں کرتا ہے وہ سُرود آغاز
صدا کو اپنی سمجھتا ہے غیر کی آواز 1063

یونہی میں دل کو پیامِ شکیب دیتا ہُوں
شبِ فراق کو گویا فریب دیتا ہُوں 1064

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

عبدالقادر کے نام

1065 اُٹھ کہ ظلمت ہوئی پیدا اُفقِ خاور پر — بزم میں شعلہ نوائی سے اُجالا کر دیں

1066 ایک فریاد ہے مانندِ سپند اپنی بساط — اسی ہنگامے سے محفل تہ و بالا کر دیں

1067 اہلِ محفل کو دِکھا دیں اثرِ صَیقلِ عشق — سنگِ امروز کو آئینۂ فردا کر دیں

1068 جلوۂ یوسفِ گُم گشتہ دِکھا کر ان کو — تپشِ آمادہ تر از خُونِ زلیخا کر دیں

1069 اس چمن کو سبق آئینِ نمُو کا دے کر — قطرۂ شبنمِ بے مایہ کو دریا کر دیں

1070 رختِ جاں بُت کدۂ چیں سے اُٹھا لیں اپنا — سب کو محوِ رُخِ سُعدیٰ و سُلَیمیٰ کر دیں

1071 دیکھ! یَثرب میں ہُوا ناقۂ لیلیٰ بیکار — قیس کو آرزوئے نَو سے شناسا کر دیں

1072 بادہ دیرینہ ہو اور گرم ہو ایسا کہ گداز — جگرِ شیشہ و پیمانہ و مینا کر دیں

1073 گرم رکھتا تھا ہمیں سردیِ مغرب میں جو داغ — چیر کر سینہ اُسے وقفِ تماشا کر دیں

1074 شمع کی طرح جئیں بزم گہِ عالم میں — خود جلیں، دیدۂ اغیار کو بینا کر دیں

"ہر چہ در دل گذرد وقفِ زباں دارد شمع

1075 سوختن نیست خیالے کہ نہاں دارد شمع"

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

صِقلّیہ

(جزیرۂ سِسلی)

رو لے اب دل کھول کر اے دیدۂ خُونابہ بار! — وہ نظر آتا ہے تہذیبِ حجازی کا مزار! 1076

تھا یہاں ہنگامہ ان صحرا نشینوں کا کبھی — بحر بازی گاہ تھا جن کے سفینوں کا کبھی 1077

زلزلے جن سے شہنشاہوں کے درباروں میں تھے — بجلیوں کے آشیانے جن کی تلواروں میں تھے 1078

اک جہانِ تازہ کا پیغام تھا جن کا ظُہور — کھا گئی عصرِ کُہن کو جن کی تیغِ نا صُبور 1079

مُردہ عالَم زندہ جن کی شورشِ قُم سے ہُوا — آدمی آزاد زنجیرِ توہّم سے ہُوا 1080

غلغلوں سے جس کے لذّت گیر اب تک گوش ہے
کیا وہ تکبیر اب ہمیشہ کے لیے خاموش ہے؟ 1081

آہ! اے سِسلی! سمندر کی ہے تجھ سے آبرو — رہنما کی طرح اس پانی کے صحرا میں ہے تُو 1082

زیب تیرے خال سے رُخسارِ دریا کو رہے — تیری شمعوں سے تسلّی بحرِ پیما کو رہے 1083

ہو سُبک چشمِ مسافر پر ترا منظر مدام — موج رقصاں تیرے ساحل کی چٹانوں پر مدام 1084

تُو کبھی اُس قوم کی تہذیب کا گہوارہ تھا
حُسنِ عالَم سوز جس کا آتشِ نظّارہ تھا 1085

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

1086 نالہ کش شیراز کا بُلبل ہُوا بغداد پر داغ رویا خُون کے آنسو جہاں آباد پر

1087 آسماں نے دولتِ غرناطہ جب برباد کی ابنِ بدرُوں کے دلِ ناشاد نے فریاد کی

غم نصیب اقبالؔ کو بخشا گیا ماتم ترا

1088 چُن لیا تقدیر نے وہ دل کہ تھا محرم ترا

1089 ہے ترے آثار میں پوشیدہ کس کی داستاں؟ تیرے ساحل کی خموشی میں ہے اندازِ بیاں

1090 درد اپنا مجھ سے کہہ، میں بھی سراپا درد ہُوں جس کی تُو منزل تھا میں اُس کارواں کی گرد ہُوں

1091 رنگ تصویرِ کُہن میں بھر کے دِکھلا دے مجھے قصّہ ایّامِ سلَف کا کہہ کے تڑپا دے مجھے

میں ترا تحفہ سوئے ہندوستاں لے جاؤں گا

1092 خود یہاں روتا ہوں، اوروں کو وہاں رُلواؤں گا

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

غزلیات

زندگی انساں کی اک دَم کے سوا کچھ بھی نہیں! دَم ہَوا کی موج ہے، رَم کے سوا کچھ بھی نہیں! 1093

گُل تبسّم کہہ رہا تھا زندگانی کو مگر شمع بولی، گریۂ غم کے سوا کچھ بھی نہیں! 1094

رازِ ہستی راز ہے جب تک کوئی مَحرم نہ ہو کُھل گیا جس دَم تو مَحرم کے سوا کچھ بھی نہیں! 1095

زائرانِ کعبہ سے اقبالؔ یہ پُوچھے کوئی
کیا حرم کا تحفہ زمزم کے سوا کچھ بھی نہیں؟ 1096

الٰہی عقلِ خجستہ پے کو ذرا سی دیوانگی سِکھا دے
اسے ہے سودائے نکتہ کاری، مجھے سرِ پیرہن نہیں ہے 1097

مِلا محبّت کا سوز مجھ کو، تو بولے صُبحِ ازل فرشتے
مثالِ شمعِ مزار ہے تُو، تری کوئی انجمن نہیں ہے 1098

یہاں کہاں ہم نَفَس مسیّر، یہ دیس نا آشنا ہے اے دل!
وہ چیز تُو مانگتا ہے مجھ سے کہ زیرِ چرخِ کُہن نہیں ہے 1099

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

نرالا سارے جہاں سے اس کو عرب کے معمارؐ نے بنایا

بِنا ہمارے حصارِ ملّت کی اتّحادِ وطن نہیں ہے

کہاں کا آنا، کہاں کا جانا، فریب ہے امتیازِ عقبیٰ

نمُود ہر شے میں ہے ہماری، کہیں ہمارا وطن نہیں ہے

'مُدیرِ مخزن☆' سے کوئی اقبالؔ جا کے میرا پیام کہہ دے

جو کام کچھ کر رہی ہیں قومیں، اُنھیں مذاقِ سخن نہیں ہے

زمانہ دیکھے گا جب مرے دل سے محشر اُٹھے گا گفتگو کا

مری خموشی نہیں ہے، گویا مزار ہے حرفِ آرزو کا

جو موجِ دریا لگی یہ کہنے، سفر سے قائم ہے شان میری

گُہر یہ بولا صدف نشینی ہے مجھ کو سامان آبرو کا!

نہ ہو طبیعت ہی جن کی قابل، وہ تربیت سے نہیں سنورتے

ہُوا نہ سرسبز رہ کے پانی میں عکس سروِ کنارِ جُو کا

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

کوئی دل ایسا نظر نہ آیا، نہ جس میں خوابیدہ ہو تمنّا

الٰہی تیرا جہان کیا ہے! نگار خانہ ہے آرزو کا! 1106

کُھلا یہ مر کر کہ زندگی اپنی تھی طلسمِ ہَوَس سراپا

جسے سمجھتے تھے جسمِ خاکی، غُبار تھا کُوئے آرزو کا 1107

اگر کوئی شے نہیں ہے پنہاں تو کیوں سراپا تلاش ہوں میں؟

نگہ کو نظّارے کی تمنّا ہے، دل کو سودا ہے جُستجو کا 1108

چمن میں گُلچیں سے غنچہ کہتا تھا، اتنا بیدرد کیوں ہے انساں؟

تری نگاہوں میں ہے تبسّم شکستہ ہونا مرے سبو کا 1109

ریاضِ ہستی کے ذرّے ذرّے سے ہے محبّت کا جلوہ پیدا

حقیقتِ گُل کو تُو جو سمجھے تو یہ بھی پیماں ہے رنگ و بُو کا 1110

تمام مضموں مرے پرانے، کلام میرا خطا سراپا

ہُنر کوئی دیکھتا ہے مجھ میں تو عیب ہے میرے عیب جُو کا 1111

سپاس شرطِ ادب ہے ورنہ کرم ترا ہے ستم سے بڑھ کر

ذرا سا اک دل دیا ہے، وہ بھی فریب خوردہ ہے آرزو کا 1112

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

کمالِ وحدت عیاں ہے ایسا کہ نوکِ نشتر سے تُو جو چھیڑے
یقیں ہے مجھ کو گرے رگِ گُل سے قطرہ انسان کے لہُو کا 1113

گیا ہے تقلید کا زمانہ، مجاز رختِ سفر اُٹھائے!
ہوئی حقیقت ہی جب نمایاں تو کس کو یارا ہے گفتگو کا؟ 1114

جو گھر سے اقبالؔ دور ہُوں میں، تو ہوں نہ محزُوں عزیز میرے
مثالِ گوہر وطن کی فرقت کمال ہے میری آبرو کا! 1115

چمک تیری عیاں بجلی میں، آتش میں، شرارے میں — جھلک تیری ہویدا چاند میں، سُورج میں، تارے میں 1116
بلندی آسمانوں میں، زمینوں میں تری پستی — روانی بحر میں، اُفتادگی تیری کنارے میں 1117
شریعت کیوں گریباں گیر ہو ذوقِ تکلّم کی — چُھپا جاتا ہوں اپنے دل کا مطلب استعارے میں 1118
جو ہے بیدار انساں میں وہ گہری نیند سوتا ہے — شجر میں، پھول میں، حیواں میں، پتّھر میں ستارے میں 1119
مجھے پھونکا ہے سوزِ قطرۂ اشکِ محبّت نے — غضب کی آگ تھی پانی کے چھوٹے سے شرارے میں 1120
نہیں جنسِ ثوابِ آخرت کی آرزو مجھ کو — وہ سوداگر ہُوں، مَیں نے نفع دیکھا ہے خسارے میں 1121
سُکوں نا آشنا رہنا اسے سامانِ ہستی ہے — تڑپ کس دل کی یارب چُھپ کے آ بیٹھی ہے پارے میں 1122

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

صدائے لَن تَرانی سُن کے اے اقبالؔ میں چُپ ہُوں
تقاضوں کی کہاں طاقت ہے مجھ فُرقت کے مارے میں 1123

یوں تو اے بزمِ جہاں! دلکش تھے ہنگامے ترے
اک ذرا افسردگی تیرے تماشاؤں میں تھی 1124

پا گئی آسودگی کُوئے محبّت میں وہ خاک
مُدّتوں آوارہ جو حکمت کے صحراؤں میں تھی 1125

کس قدر اے مے! تجھے رسمِ حجاب آئی پسند
پردۂ انگور سے نکلی تو مینا ؤں میں تھی 1126

حُسن کی تاثیر پر غالب نہ آ سکتا تھا علم
اتنی نادانی جہاں کے سارے داناؤں میں تھی 1127

میں نے اے اقبالؔ یورپ میں اُسے ڈھونڈا عبث
بات جو ہندوستاں کے ماہ سیماؤں میں تھی 1128

مثالِ پرتوِ مَے، طوفِ جام کرتے ہیں
یہی نماز ادا صُبح و شام کرتے ہیں! 1129

خصوصیّت نہیں کچھ اس میں اے کلیمؑ! تری
شجر، حجر بھی خدا سے کلام کرتے ہیں 1130

نیا جہاں کوئی اے شمع! ڈھونڈیے کہ یہاں
ستم کشِ تپشِ ناتمام کرتے ہیں 1131

بھلی ہے ہم نَفَسو! اِس چمن میں خاموشی
کہ خوشنواؤں کو پا بندِ دام کرتے ہیں! 1132

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

1133 غَرض نشاط ہے شغلِ شراب سے جن کی — حلال چیز کو گویا حرام کرتے ہیں

1134 بھلا نبھے گی تری ہم سے کیوں کر اے واعظ! — کہ ہم تو رسمِ محبّت کو عام کرتے ہیں!

1135 الٰہی سحر ہے پیرانِ خرقہ پوش میں کیا! — کہ اک نظر سے جوانوں کو رام کرتے ہیں

1136 مَیں اُن کی محفلِ عشرت سے کانپ جاتا ہُوں — جو گھر کو پھونک کے دنیا میں نام کرتے ہیں

1137 ہرے رہو وطنِ مازنی کے میدانو! — جہاز پر سے تمھیں ہم سلام کرتے ہیں!

جو بے نماز کبھی پڑھتے ہیں نماز اقبالؔ — بُلا کے دَیر سے مجھ کو اِمام کرتے ہیں

1138

مارچ ۱۹۰۷ء

زمانہ آیا ہے بے حجابی کا، عام دیدارِ یار ہو گا

1139 سُکوت تھا پردہ دار جس کا، وہ راز اب آشکار ہو گا

گزر گیا اب وہ دَور ساقی کہ چُھپ کے پیتے تھے پینے والے

1140 بنے گا سارا جہان مے خانہ، ہر کوئی بادہ خوار ہو گا

کبھی جو آوارۂ جُنوں تھے وہ بستیوں میں پھر آ بسیں گے

1141 برہنہ پائی وہی رہے گی، مگر نیا خار زار ہو گا

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

سُنا دیا گوشِ منتظر کو حجاز کی خامشی نے آخر
جو عہد صحرائیوں سے باندھا گیا تھا، پھر اُستوار ہو گا

نکل کے صحرا سے جس نے رومائی سلطنت کو اُلٹ دیا تھا
سُنا ہے یہ قُدسیوں سے مَیں نے، وہ شیر پھر ہوشیار ہو گا

کِیا مرا تذکرہ جو ساقی نے بادہ خواروں کی انجمن میں
تو پیرِ میخانہ سُن کے کہنے لگا کہ منہ پھٹ ہے، خوار ہو گا

دیارِ مغرب کے رہنے والو! خدا کی بستی دُکاں نہیں ہے!
کھرا جسے تم سمجھ رہے ہو، وہ اب زرِ کم عیار ہو گا!

تمھاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکُشی کرے گی
جو شاخِ نازک پہ آشیانہ بنے گا، ناپایدار ہو گا

سفینۂ برگِ گُل بنا لے گا قافلہ مُورِ ناتواں کا
ہزار موجوں کی ہو کشاکش، مگر یہ دریا سے پار ہو گا

چمن میں لالہ دِکھاتا پھرتا ہے داغ اپنا کلی کلی کو
یہ جانتا ہے کہ اس دِکھاوے سے دل جلوں میں شمار ہو گا

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

جو ایک تھا اے نگاہ! تُو نے ہزار کر کے ہمیں دکھایا

یہی اگر کیفیّت ہے تیری تو پھر کسے اعتبار ہو گا؟ 1149

کہا جو قُمری سے میں نے اک دن، یہاں کے آزاد پا بہ گِل ہیں!

تو غُنچے کہنے لگے، ہمارے چمن کا یہ رازدار ہو گا! 1150

خدا کے عاشق تو ہیں ہزاروں، بنوں میں پھِرتے ہیں مارے مارے

مَیں اُس کا بندہ بنوں گا جس کو خدا کے بندوں سے پیار ہو گا 1151

یہ رسمِ بزمِ فنا ہے اے دل! گناہ ہے جنبشِ نظر بھی

رہے گی کیا آبرُو ہماری جو تُو یہاں بے قرار ہو گا 1152

مَیں ظُلمتِ شب میں لے کے نکلوں گا اپنے درماندہ کارواں کو

شرر فشاں ہوگی آہ میری، نفَس مرا شعلہ بار ہو گا 1153

نہیں ہے غیر از نمود کچھ بھی جو مدّعا تیری زندگی کا

تو اک نفَس میں جہاں سے مِٹنا تجھے مثالِ شرار ہو گا 1154

نہ پُوچھ اقبالؔ کا ٹھکانا، ابھی وہی کیفیّت ہے اُس کی

کہیں سرِ راہ گزار بیٹھا ستم کشِ انتظار ہو گا! 1155

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اقبال

حصّۂ سوم

(۱۹۰۸ء سے ...)

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

بلادِ اسلامیہ

سر زمیں دلّی کی مسجودِ دلِ غم دیدہ ہے — ذرّے ذرّے میں لہُو اَسلاف کا خوابیدہ ہے 1156

پاک اس اُجڑے گُلستاں کی نہ ہو کیوں کر زمیں! — خانقاہِ عظمتِ اسلام ہے یہ سرزمیں 1157

سوتے ہیں اس خاک میں خیر الامم کے تاجدار — نظمِ عالَم کا رہا جن کی حکومت پر مدار 1158

دل کو تڑپاتی ہے اب تک گرمیِ محفل کی یاد
جل چُکا حاصل، مگر محفوظ ہے حاصل کی یاد 1159

ہے زیارت گاہِ مُسلم گو جہاں آباد بھی — اس کرامت کا مگر حق دار ہے بغداد بھی 1160

یہ چمن وہ ہے کہ تھا جس کے لیے ساماں ناز — لالۂ صحرا جسے کہتے ہیں تہذیبِ حجاز 1161

خاک اس بستی کی ہو کیوں کر نہ ہمدوشِ اِرم — جس نے دیکھے جانشینانِ پیمبرؐ کے قدم
جس کے غُنچے تھے چمن ساماں، وہ گلشن ہے یہی!
کانپتا تھا جن سے روما، اُن کا مدفن ہے یہی! 1162 1163

ہے زمینِ قُرطُبہ بھی دیدۂ مُسلم کا نور — ظُلمتِ مغرب میں جو روشن تھی مثلِ شمعِ طُور 1164

بُجھ کے بزمِ ملّتِ بیضا پریشاں کر گئی — اور دِیا تہذیبِ حاضر کا فروزاں کر گئی 1165

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

1166 قبر اُس تہذیب کی یہ سرزمینِ پاک ہے — جس سے تاکِ گلشنِ یورپ کی رگ نم ناک ہے

1167 خطّۂ قُسطنطنیّہ یعنی قیصر کا دیار — مہدیِ اُمّت کی سَطوت کا نشانِ پائدار

1168 صورتِ خاکِ حرم یہ سرزمیں بھی پاک ہے — آستانِ مسند آرائے شہِ لَولاکؐ ہے

1169 نکہتِ گُل کی طرح پاکیزہ ہے اس کی ہوا — تُربتِ ایّوب انصاریؓ سے آتی ہے صدا

اے مسلماں! ملّتِ اسلام کا دل ہے یہ شہر!

1170 سیکڑوں صدیوں کی کُشت و خُوں کا حاصل ہے یہ شہر!

1171 وہ زمیں ہے تُو، مگر اے خواب گاہِ مُصطفٰےؐ! — دید ہے کعبے کو تیری حجِّ اکبر سے سوا

1172 خاتمِ ہستی میں تُو تاباں ہے مانندِ نگیں — اپنی عظمت کی ولادت گاہ تھی تیری زمیں

1173 تُجھ میں راحت اُس شہنشاہِ معظّمؐ کو ملی — جس کے دامن میں اماں اقوامِ عالَم کو ملی

1174 نام لیوا جس کے شاہنشاہ عالَم کے ہوئے — جانشیں قیصر کے، وارث مسندِ جَم کے ہوئے

1175 ہے اگر قومیّتِ اسلام پابندِ مقام — ہند ہی بنیاد ہے اس کی، نہ فارس ہے، نہ شام

1176 آہ یَثرِبؔ! دیس ہے مُسلِم کا تُو، ماویٰ ہے تُو — نُقطۂ جاذب تاثّر کی شعاعوں کا ہے تُو

جب تلک باقی ہے تُو دنیا میں، باقی ہم بھی ہیں

1177 صُبح ہے تو اِس چمن میں گوہرِ شبنم بھی ہیں

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

ستارہ

قمر کا خوف کہ ہے خطرۂ سَحَر تجھ کو — مآلِ حُسن کی کیا مِل گئی خبر تجھ کو؟ 1178

متاعِ نُور کے لُٹ جانے کا ہے ڈر تجھ کو؟ — ہے کیا ہراسِ فنا صورتِ شرر تجھ کو؟ 1179

زمیں سے دُور دیا آسماں نے گھر تجھ کو — مثالِ ماہ اُڑھائی قبائے زر تجھ کو 1180

غضب ہے پھر تری ننّھی سی جان ڈرتی ہے!

تمام رات تری کانپتے گزرتی ہے 1181

چمکنے والے مسافر! عجب یہ بستی ہے — جو اوج ایک کا ہے، دوسرے کی پستی ہے 1182

اجل ہے لاکھوں ستاروں کی اک ولادتِ مہر — فنا کی نیند مئے زندگی کی مستی ہے 1183

وداعِ غنچہ میں ہے رازِ آفرینشِ گُل — عَدَم عَدَم ہے، کہ آئینہ دارِ ہستی ہے! 1184

سُکوں محال ہے قدرت کے کارخانے میں

ثبات ایک تغیّر کو ہے زمانے میں! 1185

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

دو ستارے

1186 آئے جو قِراں میں دو ستارے کہنے لگا ایک، دوسرے سے

1187 یہ وصل مدام ہو تو کیا خوب انجامِ خِرام ہو تو کیا خوب

تھوڑا سا جو مہرباں فلک ہو

1188 ہم دونوں کی ایک ہی چمک ہو

1189 لیکن یہ وصال کی تمنّا پیغامِ فِراق تھی سراپا

1190 گردش تاروں کا ہے مقدّر ہر ایک کی راہ ہے مقرّر

ہے خواب ثباتِ آشنائی

1191 آئینِ جہاں کا ہے جُدائی!

گورستانِ شاہی

1192 آسماں، بادل کا پہنے خرقۂ دیرینہ ہے کچھ مکدّر سا جبینِ ماہ کا آئینہ ہے

1193 چاندنی پھیکی ہے اس نظّارۂ خاموش میں صُبحِ صادق سو رہی ہے رات کی آغوش میں

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

کس قدر اشجار کی حیرت فزا ہے خامشی بربطِ قُدرت کی دھیمی سی نوا ہے خامشی 1194

باطنِ ہر ذرّۂ عالَم سراپا درد ہے

اور خاموشی لبِ ہستی پہ آہِ سرد ہے 1195

آہ! جولاں گاہِ عالَم گیر، یعنی وہ حصار دوش پر اپنے اُٹھائے سیکڑوں صدیوں کا بار 1196

زندگی سے تھا کبھی معمور، اب سنسان ہے یہ خموشی اس کے ہنگاموں کا گورستان ہے 1197

اپنے سُکّانِ کُہن کی خاک کا دلدادہ ہے

کوہ کے سر پر مثالِ پاسباں اِستادہ ہے 1198

ابر کے روزن سے وہ بالائے بامِ آسماں ناظرِ عالَم ہے نجمِ سبز فامِ آسماں 1199

خاک بازی وسعتِ دنیا کا ہے منظر اسے داستاں ناکامیِ انساں کی ہے ازبر اسے 1200

ہے ازل سے یہ مسافر سُوئے منزل جا رہا آسماں سے انقلابوں کا تماشا دیکھتا 1201

گو سکُوں ممکن نہیں عالم میں اختر کے لیے فاتحہ خوانی کو یہ ٹھہرا ہے دم بھر کے لیے 1202

رنگ و آبِ زندگی سے گُل بدامن ہے زمیں

سیکڑوں خُوں گشتہ تہذیبوں کا مدفن ہے زمیں! 1203

خوابگہ شاہوں کی ہے یہ منزلِ حسرت فزا دیدۂ عبرت! خراجِ اَشکِ گُلگُوں کر ادا 1204

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

1205 ہے تو گورستاں، مگر یہ خاک گردُوں پایہ ہے — آہ! اک برگشتۂ قسمت قوم کا سرمایہ ہے!

1206 مقبروں کی شان حیرت آفریں ہے اس قدر — جنبشِ مژگاں سے ہے چشمِ تماشا کو حذر

کیفیّت ایسی ہے ناکامی کی اس تصویر میں

1207 جو اُتر سکتی نہیں آئینۂ تحریر میں

1208 سوتے ہیں خاموش آبادی کے ہنگاموں سے دُور — مضطرب رکھتی تھی جن کو آرزوئے ناصبور

1209 قبر کی ظُلمت میں ہے اُن آفتابوں کی چمک — جن کے دروازوں پہ رہتا تھا جبیں گُستر فلک

1210 کیا یہی ہے اُن شہنشاہوں کی عظمت کا مآل — جن کی تدبیر جہاں بانی سے ڈرتا تھا زوال

1211 رُعبِ فغفوری ہو دنیا میں کہ شانِ قیصری — ٹل نہیں سکتی غنیمِ موت کی یورش کبھی

بادشاہوں کی بھی کشتِ عمر کا حاصل ہے گور

1212 جادۂ عظمت کی گویا آخری منزل ہے گور

1213 شورشِ بزمِ طرب کیا! عُود کی تقریر کیا! — دردمندانِ جہاں کا نالۂ شب گیر کیا!

1214 عرصۂ پیکار میں ہنگامۂ شمشیر کیا! — خُون کو گرمانے والا نعرۂ تکبیر کیا!

اب کوئی آواز سوتوں کو جگا سکتی نہیں

1215 سینۂ ویراں میں جانِ رفتہ آ سکتی نہیں

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

روحِ مُشتِ خاک میں زحمت کشِ بیداد ہے — کوچہ گردِ نَے ہُوا جس دم نَفَس، فریاد ہے 1216

زندگی انساں کی ہے مانندِ مرغِ خوش نوا — شاخ پر بیٹھا کوئی دم، چہچہایا، اُڑ گیا 1217

آہ! کیا آئے ریاضِ دَہر میں ہم، کیا گئے! — زندگی کی شاخ سے پھُوٹے، کِھلے، مُرجھا گئے! 1218

موت ہر شاہ و گدا کے خواب کی تعبیر ہے

اس ستم گر کا ستم انصاف کی تصویر ہے 1219

سلسلہ ہستی کا ہے اک بحرِ ناپیدا کنار — اور اس دریائے بے پایاں کی موجیں ہیں مزار 1220

اے ہَوَس! خُوں رو کہ ہے یہ زندگی بے اعتبار — یہ شرارے کا تبسّم، یہ خسِ آتش سوار 1221

چاند، جو صورت گرِ ہستی کا اک اعجاز ہے — پہنے سیمابی قبا محوِ خرامِ ناز ہے 1222

چرخِ بے انجم کی دہشت ناک وسعت میں مگر — بے کسی اس کی کوئی دیکھے ذرا وقتِ سَحَر 1223

اک ذرا سا ابر کا ٹکڑا ہے، جو مہتاب تھا

آخری آنسو ٹپک جانے میں ہو جس کی فنا 1224

زندگی اقوام کی بھی ہے یونہی بے اعتبار — رنگ ہائے رفتہ کی تصویر ہے ان کی بہار 1225

اس نیاں خانے میں کوئی ملّتِ گردُوں وقار — رہ نہیں سکتی ابد تک بارِ دوشِ روزگار 1226

اس قدر قوموں کی بربادی سے ہے خُوگر جہاں — دیکھتا بے اعتنائی سے ہے یہ منظر جہاں 1227

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

1228 ایک صورت پر نہیں رہتا کسی شے کو قرار ذوقِ جدّت سے ہے ترکیبِ مزاجِ روزگار

ہے نگینِ دہر کی زینت ہمیشہ نامِ نَو

1229 مادرِ گیتی رہی آبستنِ اقوامِ نَو!

1230 ہے ہزاروں قافلوں سے آشنا یہ رہ گزر چشمِ کوہِ نُور نے دیکھے ہیں کتنے تاجور!

1231 مصر و بابل مٹ گئے، باقی نشاں تک بھی نہیں دفترِ ہستی میں ان کی داستاں تک بھی نہیں

1232 آ دبایا مہرِ ایراں کو اجل کی شام نے عظمتِ یُونان و روما لُوٹ لی ایّام نے

آہ! مُسلِم بھی زمانے سے یونہی رخصت ہوا

1233 آسماں سے ابرِ آذاری اُٹھا، برسا، گیا

1234 ہے رگِ گُل صبح کے اشکوں سے موتی کی لڑی کوئی سُورج کی کرن شبنم میں ہے اُلجھی ہوئی

1235 سینۂ دریا شُعاعوں کے لیے گہوارہ ہے کس قدر پیارا لبِ جُو مہر کا نظّارہ ہے!

1236 محوِ زینت ہے صنوبر، جوئبار آئینہ ہے غنچۂ گُل کے لیے بادِ بہار آئینہ ہے

1237 نعرہ زن رہتی ہے کوئل باغ کے کاشانے میں چشمِ انساں سے نہاں پتّوں کے عُزلت خانے میں

1238 اور بُلبل، مطربِ رنگیں نوائے گُلستاں جس کے دم سے زندہ ہے گویا ہوائے گُلستاں

1239 عشق کے ہنگاموں کی اُڑتی ہوئی تصویر ہے ق خامۂ قُدرت کی کیسی شوخ یہ تحریر ہے!

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

باغ میں خاموش جلسے گُلستاں زادوں کے ہیں — وادیِ کُہسار میں نعرے شباں زادوں کے ہیں 1240

زندگی سے یہ پُرانا خاک داں معمور ہے — موت میں بھی زندگانی کی تڑپ مستور ہے 1241

پتّیاں پھولوں کی گرتی ہیں خزاں میں اس طرح — دستِ طفلِ خُفتہ سے رنگیں کھلونے جس طرح 1242

اس نشاط آباد میں گو عیش بے اندازہ ہے

ایک غم، یعنی غمِ ملّت ہمیشہ تازہ ہے 1243

دل ہمارے یادِ عہدِ رفتہ سے خالی نہیں — اپنے شاہوں کو یہ اُمّت بھولنے والی نہیں 1244

اَشک باری کے بہانے ہیں یہ اُجڑے بام و در — گریۂ پیہم سے بینا ہے ہماری چشمِ تر 1245

دَہر کو دیتے ہیں موتی دیدۂ گریاں کے ہم — آخری بادل ہیں اک گزرے ہوئے طوفاں کے ہم 1246

ہیں ابھی صدہا گہر اس ابر کی آغوش میں — برق ابھی باقی ہے اس کے سینۂ خاموش میں 1247

وادیِ گُل، خاکِ صحرا کو بنا سکتا ہے یہ — خواب سے اُمّیدِ دہقاں کو جگا سکتا ہے یہ 1248

ہو چُکا گو قوم کی شانِ جلالی کا ظہور

ہے مگر باقی ابھی شانِ جمالی کا ظہور 1249

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

نمودِ صُبح

1250 ہو رہی ہے زیرِ دامانِ اُفُق سے آشکار — صُبح، یعنی دخترِ دوشیزۂ لیل و نہار

1251 پا چُکا فرصت درُودِ فصلِ انجم سے سپہر — کِشتِ خاور میں ہُوا ہے آفتاب آئینہ کار

1252 آسماں نے آمدِ خورشید کی پا کر خبر — محملِ پروازِ شب باندھا سرِ دوشِ غبار

1253 شعلۂ خورشید گویا حاصلِ اس کھیتی کا ہے — بوئے تھے دہقانِ گردُوں نے جو تاروں کے شرار

1254 ہے رواں نجمِ سَحَر، جیسے عبادت خانے سے — سب سے پیچھے جائے کوئی عابدِ شب زندہ دار

1255 کیا سماں ہے جس طرح آہستہ آہستہ کوئی — کھینچتا ہو میان کی ظلمت سے تیغِ آب دار

1256 مطلعِ خورشید میں مُضمر ہے یوں مضمونِ صُبح — جیسے خلوت گاہِ مینا میں شرابِ خوش گوار

1257 ہے تہِ دامانِ بادِ اختلاط انگیزِ صُبح — شورشِ ناقوس، آوازِ اذاں سے ہمکنار

جاگے کوئل کی اذاں سے طائرانِ نغمہ سنج

1258 ہے ترنّم ریز قانونِ سَحَر کا تار تار

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

تضمین بر شعرِ انیسی شاملو

ہمیشہ صورتِ بادِ سحر آوارہ رہتا ہوں
محبّت میں ہے منزل سے بھی خوشتر جادہ پیمائی 1259

دلِ بے تاب جا پہنچا دیارِ پیرِ سنجرؒ میں
میسّر ہے جہاں درمانِ دردِ ناشکیبائی 1260

ابھی ناآشنائے لب تھا حرفِ آرزو میرا
زباں ہونے کو تھی منّت پذیرِ تابِ گویائی 1261

یہ مرقد سے صدا آئی، حرم کے رہنے والوں کو
شکایت تجھ سے ہے اے تارکِ آئینِ آبائی! 1262

ترا اے قیسؔ! کیوں کر ہو گیا سوزِ دروں ٹھنڈا؟
کہ لیلیٰؔ میں تو ہیں اب تک وہی اندازِ لیلائی 1263

نہ تخمِ لَآ اِلٰہ تیری زمینِ شور سے پھوٹا
زمانے بھر میں رُسوا ہے تری فطرت کی نازائی 1264

تجھے معلوم ہے غافل کہ تیری زندگی کیا ہے؟
کُنشتی ساز، معمورِ نواہائے کلیسائی 1265

ہُوئی ہے تربیت آغوشِ بیت اللہ میں تیری
دلِ شوریدہ ہے لیکن صنم خانے کا سودائی 1266

"وفا آموختی از ما، بکارِ دیگراں کردی
ربودی گوہرے از ما نثارِ دیگراں کردی" 1267

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

فلسفۂ غم

(میاں فضل حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لا، لاہور کے نام)

1268 گو سراپا کیفِ عشرت ہے شرابِ زندگی — اَشک بھی رکھتا ہے دامن میں سَحابِ زندگی

1269 موجِ غم پر رقص کرتا ہے حَبابِ زندگی — ہے الٓمّٓ کا سُورہ بھی جُزوِ کتابِ زندگی

ایک بھی پتّی اگر کم ہو تو وہ گُل ہی نہیں

1270 جو خزاں نادیدہ ہو بُلبل، وہ بُلبل ہی نہیں

1271 آرزو کے خُون سے رنگیں ہے دل کی داستاں — نغمۂ انسانیت کامل نہیں غیر از فغاں

1272 دیدۂ بینا میں داغِ غم چراغِ سینہ ہے — روح کو سامانِ زینت آہ کا آئینہ ہے

1273 حادثاتِ غم سے ہے انساں کی فطرت کو کمال — غازہ ہے آئینہ دل کے لیے گردِ ملال

1274 غم جوانی کو جگا دیتا ہے لُطفِ خواب سے — ساز یہ بیدار ہوتا ہے اسی مضراب سے

1275 طائرِ دل کے لیے غم شہپرِ پرواز ہے — راز ہے انساں کا دل، غم انکشافِ راز ہے

غم نہیں غم، رُوح کا اک نغمۂ خاموش ہے

جو سرودِ بربطِ ہستی سے ہم آغوش ہے

1276

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

شام جس کی آشنائے نالۂ یارب! نہیں — جلوہ پیرا جس کی شب میں اشک کے کوکب نہیں 1277

جس کا جامِ دل شکستِ غم سے ہے نا آشنا — جو سدا مستِ شرابِ عیش و عشرت ہی رہا 1278

ہاتھ جس گلچیں کا ہے محفوظ نوکِ خار سے — عشق جس کا بے خبر ہے ہجر کے آزار سے 1279

کُلفتِ غم گرچہ اُس کے روز و شب سے دُور ہے — زندگی کا راز اُس کی آنکھ سے مستُور ہے 1280

اے کہ نظمِ دہر کا اِدراک ہے حاصل تجھے
کیوں نہ آساں ہو غم و اندوہ کی منزل تجھے 1281

ہے ابد کے نسخۂ دیرینہ کی تمہید عشق — عقلِ انسانی ہے فانی، زندۂ جاوید عشق 1282

عشق کے خورشید سے شام اجل شرمندہ ہے — عشق سوزِ زندگی ہے، تا ابد پائندہ ہے 1283

رخصتِ محبوب کا مقصد فنا ہوتا اگر — جوشِ اُلفت بھی دلِ عاشق سے کر جاتا سفر 1284

عشق کچھ محبوب کے مرنے تلے مرجاتا نہیں — روح میں غم بن کے رہتا ہے، مگر جاتا نہیں 1285

ہے بقائے عشق سے پیدا بقا محبوب کی
زندگانی ہے عدم نا آشنا محبوب کی 1286

آتی ہے ندّی جبینِ کوہ سے گاتی ہوئی — آسماں کے طائروں کو نغمہ سکھلاتی ہوئی 1287

آئینہ روشن ہے اُس کا صورتِ رخسارِ حُور — گر کے وادی کی چٹانوں پر یہ ہو جاتا ہے چُور 1288

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

1289 نہر جو تھی، اُس کے گوہر پیارے پیارے بن گئے — یعنی اس اُفتاد سے پانی کے تارے بن گئے

1290 جُوئے سیمابِ رواں پھٹ کر پریشاں ہو گئی — مضطرب بوندوں کی اک دنیا نمایاں ہو گئی

1291 ہجر، ان قطروں کو لیکن وصل کی تعلیم ہے — دو قدم پر پھر وہی جُو مثلِ تارِ سیم ہے

1292 ایک اصلیّت میں ہے نہرِ روانِ زندگی — گر کے رِفعت سے ہجومِ نوعِ انساں بن گئی

پستیِ عالم میں ملنے کو جُدا ہوتے ہیں ہم

1293 عارضی فُرقت کو دائم جان کر روتے ہیں ہم

1294 مرنے والے مرتے ہیں لیکن فنا ہوتے نہیں — یہ حقیقت میں کبھی ہم سے جُدا ہوتے نہیں

1295 عقل جس دم دہر کی آفات میں محصور ہو — یا جوانی کی اندھیری رات میں مستور ہو

1296 دامنِ دل بن گیا ہو رزم گاہِ خیر و شر — راہ کی ظلمت سے ہو مشکل سوئے منزل سفر

1297 خضرِ ہمّت ہو گیا ہو آرزو سے گوشہ گیر — فکر جب عاجز ہو، اور خاموش آوازِ ضمیر

1298 وادیِ ہستی میں کوئی ہم سفر تک بھی نہ ہو — جادہ دکھلانے کو جُگنو کا شرر تک بھی نہ ہو

مرنے والوں کی جبیں روشن ہے اس ظلمات میں

1299 جس طرح تارے چمکتے ہیں اندھیری رات میں

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

پھُول کا تحفہ عطا ہونے پر

وہ مستِ ناز جو گُلشن میں جا نکلتی ہے کَلی کَلی کی زباں سے دُعا نکلتی ہے 1300

"الٰہی! پھُولوں میں وہ انتخاب مجھ کو کرے!

کَلی سے رشکِ گُلِ آفتاب مجھ کو کرے!" 1301

تجھے وہ شاخ سے توڑیں! زہے نصیب ترے تڑپتے رہ گئے گُلزار میں رقیب ترے 1302

اٹھا کے صدمۂ فُرقت وصال تک پہنچا تری حیات کا جوہر کمال تک پہنچا 1303

مرا کنول کہ تصدُّق ہیں جس پہ اہلِ نظر مرے شباب کے گُلشن کو ناز ہے جس پر 1304

کبھی یہ پھُول ہم آغوشِ مدّعا نہ ہوا کسی کے دامنِ رنگیں سے آشنا نہ ہوا 1305

شگفتہ کر نہ سکے گی کبھی بہار اسے

فسُردہ رکھتا ہے گُلچیں کا انتظار اسے 1306

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

ترانۂ ملّی

1307 چیں و عرب ہمارا، ہندوستاں ہمارا — مُسلِم ہیں ہم، وطن ہے سارا جہاں ہمارا

1308 توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے — آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا

1309 دنیا کے بُت کدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا — ہم اُس کے پاسباں ہیں، وہ پاسباں ہمارا

1310 تیغوں کے سائے میں ہم پل کر جواں ہوئے ہیں — خنجر ہلال کا ہے قومی نشاں ہمارا

1311 مغرب کی وادیوں میں گونجی اذاں ہماری — تھمتا نہ تھا کسی سے سیلِ رواں ہمارا

1312 باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم — سَو بار کر چکا ہے تُو امتحاں ہمارا

1313 اے گلستانِ اندلس! وہ دن ہیں یاد تجھ کو — تھا تیری ڈالیوں پر جب آشیاں ہمارا

1314 اے موجِ دجلہ! تُو بھی پہچانتی ہے ہم کو — اب تک ہے تیرا دریا افسانہ خواں ہمارا

1315 اے ارضِ پاک! تیری حُرمت پہ کٹ مرے ہم — ہے خُوں تری رگوں میں اب تک رواں ہمارا

1316 سالارِ کارواں ہے میرِ حجاز اپنا — اس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

اقبالؔ کا ترانہ بانگِ دَرا ہے گویا

1317 ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

وطنیّت

(یعنی وطن بحیثیّت ایک سیاسی تصوّر کے)

اس دور میں مے اَور ہے، جام اور ہے جَم اَور — ساقی نے بِنا کی روشِ لُطف و ستم اَور 1318

مُسلِم نے بھی تعمیر کیا اپنا حرم اَور — تہذیب کے آزر نے ترشوائے صنم اَور 1319

ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے

جو پیرہن اس کا ہے، وہ مذہب کا کفن ہے 1320

یہ بُت کہ تراشیدۂ تہذیبِ نوی ہے — غارت گرِ کاشانۂ دینِ نبویؐ ہے 1321

بازو ترا توحید کی قوّت سے قوی ہے — اسلام ترا دیس ہے، تُو مصطفوی ہے 1322

نظّارۂ دیرینہ زمانے کو دِکھا دے

اے مصطفوی خاک میں اس بُت کو ملا دے 1323

ہو قیدِ مقامی تو نتیجہ ہے تباہی — رہ بحر میں آزادِ وطن صُورتِ ماہی 1324

ہے ترکِ وطن سُنّتِ محبوبِ الٰہیؐ — دے تُو بھی نبوّت کی صداقت پہ گواہی 1325

گُفتارِ سیاست میں وطن اور ہی کچھ ہے

ارشادِ نبوّت میں وطن اور ہی کچھ ہے 1326

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

1327 اقوامِ جہاں میں ہے رقابت تو اِسی سے — تسخیر ہے مقصودِ تجارت تو اِسی سے

1328 خالی ہے صداقت سے سیاست تو اِسی سے — کمزور کا گھر ہوتا ہے غارت تو اِسی سے

اقوام میں مخلوقِ خدا بٹتی ہے اس سے
1329 قومیّتِ اسلام کی جڑ کٹتی ہے اس سے

ایک حاجی مدینے کے راستے میں

1330 قافلہ لُوٹا گیا صحرا میں، اور منزل ہے دُور — اس بیاباں، یعنی بحرِ خشک کا ساحل ہے دُور

1331 ہم سفر میرے شکارِ دشنۂ رہزن ہوئے — بچ گئے جو، ہو کے بے دل سُوئے بیت اللہ پھرے

1332 اُس بخاری نوجواں نے کس خوشی سے جان دی! — موت کے زہراب میں پائی ہے اُس نے زندگی!

1333 خنجرِ رہزن اُسے گویا ہلالِ عید تھا — ’ہائے یَثرب‘ دل میں، لب پر نعرۂ توحید تھا

1334 خوف کہتا ہے کہ ’یَثرب کی طرف تنہا نہ چل‘ — شوق کہتا ہے کہ ’تُو مُسلم ہے، بے باکانہ چل‘

1335 بے زیارت سُوئے بیت اللہ پھر جاؤں گا کیا؟ — عاشقوں کو روزِ محشر منہ نہ دِکھلاؤں گا کیا؟

1336 خوفِ جاں رکھتا نہیں کچھ دشت پیمائے حجاز — ہجرتِ مدفونِ یَثرِبؐ میں یہی مخفی ہے راز

1337 گو سلامت محملِ شامی کی ہمراہی میں ہے — عشق کی لذّت مگر خطروں کی جاں کاہی میں ہے

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

آہ! یہ عقلِ زیاں اندیش کیا چالاک ہے!

اور تاثّر آدمی کا کس قدر بے باک ہے! 1338

قطعہ

کل ایک شوریدہ خوابگاہِ نبیؐ پہ رو رو کے کہہ رہا تھا

کہ مصر و ہندوستاں کے مُسلم بِنائے ملّت مِٹا رہے ہیں! 1339

یہ زائرانِ حریمِ مغرب ہزار رہبر بنیں ہمارے

ہمیں بھلا ان سے واسطہ کیا جو تجھ سے نا آشنا رہے ہیں! 1340

غضب ہیں یہ مُرشدانِ خود بیں خدا تری قوم کو بچائے!

بگاڑ کر تیرے مُسلموں کو یہ اپنی عزّت بنا رہے ہیں 1341

سُنے گا اقبالؔ کون ان کو، یہ انجمن ہی بدل گئی ہے

نئے زمانے میں آپ ہم کو پُرانی باتیں سنا رہے ہیں 1342

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

شِکوَہ

1343 کیوں زیاں کار بنوں، سُود فراموش رہوں؟ فکرِ فردا نہ کروں محوِ غمِ دوش رہوں

1344 نالۂ بُلبل کے سُنوں، اور ہمہ تن گوش رہوں ہم نَوا! مَیں بھی کوئی گُل ہوں کہ خاموش رہوں؟

جُرأت آموز مری تابِ سخن ہے مجھ کو

1345 شِکوَہ اللہ سے 'خاکم بدہن' ہے مجھ کو

1346 ہے بجا شیوۂ تسلیم میں مشہور ہیں ہم قصّۂ درد سُناتے ہیں کہ مجبور ہیں ہم

1347 سازِ خاموش ہیں، فریاد سے معمور ہیں ہم نالہ آتا ہے اگر لب پہ، تو معذور ہیں ہم

اے خدا! شِکوۂ اربابِ وفا بھی سُن لے

1348 خُوگرِ حمد سے تھوڑا سا گِلا بھی سُن لے

1349 تھی تو موجود ازل سے ہی تری ذاتِ قدیم پھُول تھا زیبِ چمن، پر نہ پریشاں تھی شمیم

1350 شرط انصاف ہے اے صاحبِ الطافِ عمیم بُوئے گُل پھیلتی کس طرح جو ہوتی نہ نسیم؟

ہم کو جمعیّتِ خاطر یہ پریشانی تھی

1351 ورنہ اُمّت ترے محبوبؐ کی دیوانی تھی؟

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

1352 ہم سے پہلے تھا عجب تیرے جہاں کا منظر کہیں مسجود تھے پتّھر، کہیں معبود شجر

1353 خُوگرِ پیکرِ محسوس تھی انساں کی نظر مانتا پھر کوئی اَن دیکھے خدا کو کیوں کر؟

تجھ کو معلوم ہے لیتا تھا کوئی نام ترا؟

1354 قوّتِ بازوئے مُسلِم نے کیا کام ترا!

1355 بس رہے تھے یہیں سلجوق بھی، تُورانی بھی اہلِ چیں چِین میں، ایران میں ساسانی بھی

1356 اسی معمورے میں آباد تھے یونانی بھی اسی دنیا میں یہودی بھی تھے، نصرانی بھی

پر ترے نام پہ تلوار اُٹھائی کس نے؟

1357 بات جو بگڑی ہوئی تھی، وہ بنائی کس نے؟

1358 تھے ہمیں ایک ترے معرکہ آراؤں میں خشکیوں میں کبھی لڑتے، کبھی دریاؤں میں

1359 دِیں اذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں

شان آنکھوں میں نہ جچتی تھی جہاں داروں کی

1360 کلمہ پڑھتے تھے ہم چھاؤں میں تلواروں کی

1361 ہم جو جیتے تھے، تو جنگوں کی مصیبت کے لیے اور مرتے تھے ترے نام کی عظمت کے لیے

1362 تھی نہ کچھ تیغ زنی اپنی حکومت کے لیے سر بکف پھرتے تھے کیا دہر میں دولت کے لیے؟

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

قوم اپنی جو زر و مالِ جہاں پر مرتی
بُت فروشی کے عِوَض بُت شِکَنی کیوں کرتی؟ 1363

ٹل نہ سکتے تھے، اگر جنگ میں اَڑ جاتے تھے
پاؤں شیروں کے بھی میداں سے اُکھڑ جاتے تھے 1364

تجھ سے سرکش ہُوا کوئی، تو بگڑ جاتے تھے
تیغ کیا چیز ہے؟ ہم توپ سے لڑ جاتے تھے! 1365

نقش توحید کا ہر دل پہ بٹھایا ہم نے
زیرِ خنجر بھی یہ پیغام سُنایا ہم نے 1366

تُو ہی کہہ دے کہ اُکھاڑا درِ خیبر کس نے؟
شہرِ قیصر کا جو تھا، اُس کو کیا سَر کس نے؟ 1367

توڑے مخلوق خداوندوں کے پیکر کس نے؟
کاٹ کر رکھ دیے کُفّار کے لشکر کس نے؟ 1368

کس نے ٹھنڈا کیا آتشکدۂ ایراں کو؟
کس نے پھر زندہ کیا تذکرۂ یزداں کو؟ 1369

کون سی قوم فقط تیری طلب گار ہوئی؟
اور تیرے لیے زحمت کشِ پیکار ہوئی؟ 1370

کس کی شمشیر جہاں گیر، جہاں دار ہوئی؟
کس کی تکبیر سے دنیا تری بیدار ہوئی؟ 1371

کس کی ہیبت سے صنم سہمے ہوئے رہتے تھے؟
مُنہ کے بَل گر کے ھُوَاللّٰہُ اَحَد کہتے تھے! 1372

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

آ گیا عین لڑائی میں اگر وقتِ نماز قبلہ رُو ہو کے زمیں بوس ہوئی قومِ حجاز 1373

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز 1374

بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے!

تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے! 1375

محفلِ کون و مکاں میں سَحَر و شام پھرے مئے توحید کو لے کر صِفَتِ جام پھرے 1376

کوہ میں، دشت میں لے کر ترا پیغام پھرے اور معلوم ہے تجھ کو، کبھی ناکام پھرے؟ 1377

دشت تو دشت ہیں، دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے!

بحرِ ظلمات میں دوڑا دیے گھوڑے ہم نے! 1378

صفحۂ دہر سے باطل کو مٹایا ہم نے نوعِ انساں کو غلامی سے چھُڑایا ہم نے 1379

تیرے کعبے کو جبینوں سے بسایا ہم نے تیرے قرآن کو سینوں سے لگایا ہم نے 1380

پھر بھی ہم سے یہ گِلہ ہے کہ وفادار نہیں

ہم وفادار نہیں، تُو بھی تو دِلدار نہیں! 1381

اُمّتیں اور بھی ہیں، ان میں گنہ گار بھی ہیں عجز والے بھی ہیں، مستِ مئے پندار بھی ہیں 1382

ان میں کاہل بھی ہیں غافل بھی ہیں، ہُشیار بھی ہیں سیکڑوں ہیں کہ ترے نام سے بیزار بھی ہیں 1383

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

رحمتیں ہیں تری اغیار کے کاشانوں پر

1384 برق گرتی ہے تو بیچارے مسلمانوں پر!

1385 بُت صنم خانوں میں کہتے ہیں مسلمان گئے ہے خوشی ان کو کہ کعبے کے نگہبان گئے

1386 منزلِ دہر سے اونٹوں کے حُدی خوان گئے اپنی بغلوں میں دبائے ہوئے قرآن گئے

خندہ زن کُفر ہے، احساس تجھے ہے کہ نہیں؟

1387 اپنی توحید کا کچھ پاس تجھے ہے کہ نہیں؟

1388 یہ شکایت نہیں، ہیں اُن کے خزانے معمور نہیں محفل میں جنھیں بات بھی کرنے کا شعور

1389 قہر تو یہ ہے کہ کافر کو مِلیں حُور و قصور اور بیچارے مسلماں کو فقط وعدۂ حور!

اب وہ اَلطاف نہیں، ہم پہ عنایات نہیں

1390 بات کیا ہے کہ پہلی سی مدارات نہیں؟

1391 کیوں مسلمانوں میں ہے دولتِ دنیا نایاب؟ تیری قُدرت تو ہے وہ جس کی نہ حد ہے نہ حساب

1392 تُو جو چاہے تو اُٹھے سینۂ صحرا سے حباب رہروِ دشت ہو سیلی زدۂ موجِ سراب

طعنِ اغیار ہے، رُسوائی ہے، ناداری ہے

1393 کیا ترے نام پہ مرنے کا عوض خواری ہے؟

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

بنی اغیار کی اب چاہنے والی دنیا — رہ گئی اپنے لیے ایک خیالی دنیا! 1394

ہم تو رخصت ہوئے، اَوروں نے سنبھالی دنیا — پھر نہ کہنا ہوئی توحید سے خالی دنیا! 1395

ہم تو جیتے ہیں کہ دنیا میں ترا نام رہے

کہیں ممکن ہے کہ ساقی نہ رہے، جام رہے؟ 1396

تیری محفل بھی گئی، چاہنے والے بھی گئے — شب کی آہیں بھی گئیں صبح کے نالے بھی گئے! 1397

دل تجھے دے بھی گئے، اپنا صلہ لے بھی گئے — آ کے بیٹھے بھی نہ تھے اور نکالے بھی گئے 1398

آئے عُشّاق، گئے وعدۂ فردا لے کر

اب اُنھیں ڈھونڈ چراغِ رُخِ زیبا لے کر! 1399

دردِ لیلیٰ بھی وہی، قیس کا پہلو بھی وہی — نجد کے دشت و جبل میں رَمِ آہو بھی وہی 1400

عشق کا دل بھی وہی، حُسن کا جادو بھی وہی — اُمّتِ احمدِ مرسلؐ بھی وہی، تُو بھی وہی 1401

پھر یہ آزردگیِ غیرِ سبب کیا معنی؟

اپنے شیداؤں پہ یہ چشمِ غضب کیا معنی؟ 1402

تجھ کو چھوڑا کہ رَسُولِ عربیؐ کو چھوڑا؟ — بُت گری پیشہ کیا، بُت شکنی کو چھوڑا؟ 1403

عشق کو، عشق کی آشفتہ سری کو چھوڑا؟ — رسمِ سلمانؓ و اویسؓ قرنی کو چھوڑا؟ 1404

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

آگ تکبیر کی سینوں میں دبی رکھتے ہیں!
زندگی مثلِ بلالِ حبشیؓ رکھتے ہیں!

1405

1406 عشق کی خیر، وہ پہلی سی ادا بھی نہ سہی — جادہ پیمائیِ تسلیم و رضا بھی نہ سہی

1407 مُضطرِب دل صِفَتِ قبلہ نما بھی نہ سہی — اور پابندیِ آئینِ وفا بھی نہ سہی

کبھی ہم سے، کبھی غیروں سے شناسائی ہے
بات کہنے کی نہیں، تُو بھی تو ہرجائی ہے!

1408

1409 سرِ فاراں پہ کیا دین کو کامل تُو نے — اک اشارے میں ہزاروں کے لیے دل تُو نے

1410 آتش اندوز کیا عشق کا حاصل تُو نے — پھُونک دی گرمیِ رُخسار سے محفل تُو نے

آج کیوں سینے ہمارے شرر آباد نہیں
ہم وہی سوختہ ساماں ہیں، تجھے یاد نہیں؟

1411

1412 وادیٔ نجد میں وہ شورِ سلاسل نہ رہا — قیسؔ دیوانۂ نظّارۂ محمل نہ رہا

1413 حوصلے وہ نہ رہے، ہم نہ رہے، دل نہ رہا — گھر یہ اُجڑا ہے کہ تُو رونقِ محفل نہ رہا

اے خوش آں روز کہ آئی و بصد ناز آئی
بے حجابانہ سُوئے محفلِ ما باز آئی!

1414

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

بادہ کش غیر ہیں گلشن میں لبِ جُو بیٹھے　　سُنتے ہیں جام بکف نغمۂ کُو کُو بیٹھے 1415

دُور ہنگامۂ گُلزار سے یک سُو بیٹھے　　تیرے دیوانے بھی ہیں منتظرِ ھُو بیٹھے ! 1416

اپنے پروانوں کو پھر ذوقِ خُود افروزی دے

برقِ دیرینہ کو فرمانِ جگر سوزی دے 1417

قومِ آوارہ عِناں تاب ہے پھر سُوئے حجاز　　لے اُڑا بُلبلِ بے پر کو مذاقِ پرواز 1418

مضطرب باغ کے ہر غنچے میں ہے بُوئے نیاز　　تُو ذرا چھیڑ تو دے، تشنۂ مضراب ہے ساز 1419

نغمے بے تاب ہیں تاروں سے نکلنے کے لیے

طُور مضطر ہے اُسی آگ میں جلنے کے لیے! 1420

مُشکلیں اُمّتِ مرحُوم کی آساں کر دے　　مُورِ بے مایہ کو ہمدوشِ سلیماںؑ کر دے 1421

جنسِ نایابِ محبّت کو پھر ارزاں کر دے　　ہند کے دَیر نشینوں کو مسلماں کر دے 1422

جُوئے خوں می چکد از حسرتِ دیرینۂ ما

می تپد نالہ بہ نشتر کدۂ سینۂ ما! 1423

بُوئے گُل لے گئی بیرونِ چمن رازِ چمن　　کیا قیامت ہے کہ خود پھُول ہیں غمّازِ چمن 1424

عہدِ گُل ختم ہوا، ٹُوٹ گیا سازِ چمن　　اُڑ گئے ڈالیوں سے زمزمہ پردازِ چمن 1425

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

ایک بُلبل ہے کہ ہے محوِ ترنّم اب تک
اس کے سینے میں ہے نغموں کا تلاطم اب تک 1426

قُمریاں شاخِ صنوبر سے گریزاں بھی ہوئیں پتّیاں پھُول کی جھڑ جھڑ کے پریشاں بھی ہوئیں 1427
وہ پُرانی رَوِشیں باغ کی ویراں بھی ہوئیں ڈالیاں پیرہنِ برگ سے عُریاں بھی ہوئیں 1428

قیدِ موسم سے طبیعت رہی آزاد اس کی
کاش گُلشن میں سمجھتا کوئی فریاد اس کی!! 1429

لُطف مرنے میں ہے باقی، نہ مزا جینے میں کچھ مزا ہے تو یہی خُونِ جگر پینے میں! 1430
کتنے بے تاب ہیں جوہر مرے آئینے میں کس قدر جلوے تڑپتے ہیں مرے سینے میں! 1431

اس گلستاں میں مگر دیکھنے والے ہی نہیں
داغ جو سینے میں رکھتے ہوں، وہ لالے ہی نہیں 1432

چاک اس بُلبلِ تنہا کی نوا سے دل ہوں جاگنے والے اسی بانگِ درا سے دل ہوں 1433
یعنی پھر زندہ نئے عہدِ وفا سے دل ہوں پھر اسی بادۂ دیرینہ کے پیاسے دل ہوں 1434

عجمی خُم ہے تو کیا، مَے تو حجازی ہے مری
نغمہ ہندی ہے تو کیا، لَے تو حجازی ہے مری! 1435

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

چاند

1436 اے چاند! حُسن تیرا فطرت کی آبرو ہے — طوفِ حریمِ خاکی تیری قدیم خو ہے

1437 یہ داغ سا جو تیرے سینے میں ہے نمایاں — عاشق ہے تُو کسی کا؟ یہ داغِ آرزو ہے؟

1438 میں مضطرب زمیں پر، بے تاب تُو فلک پر — تُجھ کو بھی جُستجو ہے، مجھ کو بھی جُستجو ہے

انساں ہے شمع جس کی محفل وہی ہے تیری

1439 میں جس طرف رواں ہوں، منزل وہی ہے تیری؟

1440 تُو ڈھونڈتا ہے جس کو تاروں کی خامشی میں — پوشیدہ ہے وہ شاید غوغائے زندگی میں

1441 اِستادہ سَرو میں ہے، سبزے میں سو رہا ہے — بلبل میں نغمہ زن ہے، خاموش ہے کلی میں

1442 آ! میں تجھے دِکھاؤں رُخسارِ روشن اُس کا — نہروں کے آئنے میں، شبنم کی آرسی میں

صحرا و دشت و در میں، کُہسار میں وہی ہے

1443 انساں کے دل میں، تیرے رُخسار میں وہی ہے

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

رات اور شاعر

(۱)

رات

1444 کیوں میری چاندنی میں پھرتا ہے تُو پریشاں — خاموش صورتِ گُل، مانندِ بُو پریشاں

1445 تاروں کے موتیوں کا شاید ہے جوہری تُو — مچھلی ہے کوئی میرے دریائے نور کی تُو

1446 یا تُو مری جبیں کا تارا گرا ہُوا ہے — رِفعَت کو چھوڑ کر جو پستی میں جا بسا ہے

1447 خاموش ہو گیا ہے تارِ ربابِ ہستی — ہے میرے آئنے میں تصویرِ خوابِ ہستی

1448 دریا کی تہ میں چشمِ گرداب سو گئی ہے — ساحل سے لگ کے موجِ بے تاب سو گئی ہے

1449 بستی زمیں کی کیسی ہنگامہ آفریں ہے — یوں سو گئی ہے جیسے آباد ہی نہیں ہے

شاعر کا دل ہے لیکن نا آشنا سُکوں سے

1450 آزاد رہ گیا تُو کیوں کر مرے فسوں سے ؟

(۲)

شاعر

1451 مَیں ترے چاند کی کھیتی میں گُہر بوتا ہوں — چُھپ کے انسانوں سے مانندِ سَحَر روتا ہوں

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

دن کی شورش میں نکلتے ہوئے شرماتے ہیں — عُزلتِ شب میں مرے اشک ٹپک جاتے ہیں 1452

مجھ میں فریاد جو پنہاں ہے، سُناؤں کس کو؟ — تپشِ شوق کا نظّارہ دِکھاؤں کس کو؟ 1453

برقِ ایمن مرے سینہ پہ پڑی روتی ہے — دیکھنے والی ہے جو آنکھ، کہاں سوتی ہے؟ 1454

صِفَتِ شمعِ لحد مُردہ ہے محفل میری — آہ! اے رات بڑی دُور ہے منزل میری 1455

عہدِ حاضر کی ہوا راس نہیں ہے اس کو — اپنے نقصان کا احساس نہیں ہے اس کو 1456

ضبطِ پیغامِ محبّت سے جو گھبراتا ہوں
تیرے تابندہ ستاروں کو سُنا جاتا ہوں! 1457

بزمِ انجم

سُورج نے جاتے جاتے شامِ سیہ قبا کو — طشتِ اُفُق سے لے کر لالے کے پھُول مارے 1458

پہنا دیا شفَق نے سونے کا سارا زیور — قُدرت نے اپنے گہنے چاندی کے سب اُتارے 1459

محمل میں خامشی کے لیلائے ظُلمت آئی — چمکے عروسِ شب کے موتی وہ پیارے پیارے 1460

وہ دُور رہنے والے ہنگامۂ جہاں سے — کہتا ہے جن کو انساں اپنی زباں میں 'تارے' 1461

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

محوِ فلک فروزی تھی انجمن فلک کی

1462 عرشِ بریں سے آئی آواز اک مَلک کی

1463 اے شب کے پاسبانو! اے آسماں کے تارو! تابندہ قوم ساری گردُوں نشیں تمھاری

1464 چھیڑو سرود ایسا، جاگ اُٹھیں سونے والے رہبر ہے قافلوں کی تابِ جبیں تمھاری

1465 آئینے قسمتوں کے تم کو یہ جانتے ہیں شاید سُنیں صدائیں اہلِ زمیں تمھاری

رُخصت ہوئی خموشی تاروں بھری فضا سے

1466 وسعت تھی آسماں کی معمور اس نوا سے

1467 "حُسنِ ازل ہے پیدا تاروں کی دلبری میں جس طرح عکسِ گُل ہو شبنم کی آرسی میں

1468 آئینِ نو سے ڈرنا، طرزِ کہن پہ اڑنا منزل یہی کٹھن ہے قوموں کی زندگی میں

1469 یہ کاروانِ ہستی ہے تیز گام ایسا قومیں کچل گئی ہیں جس کی رواروی میں

1470 آنکھوں سے ہیں ہماری غائب ہزاروں انجم داخل ہیں وہ بھی لیکن اپنی برادری میں

1471 اک عمر میں نہ سمجھے اس کو زمین والے جو بات پا گئے ہم تھوڑی سی زندگی میں

ہیں جذبِ باہمی سے قائم نظام سارے

1472 پوشیدہ ہے یہ نُکتہ تاروں کی زندگی میں"

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

سیرِ فلک

1473 تھا تخیّل جو ہم سفر میرا آسماں پر ہُوا گزر میرا

1474 اُڑتا جاتا تھا، اور نہ تھا کوئی جاننے والا چرخ پر میرا

1475 تارے حیرت سے دیکھتے تھے مجھے رازِ سر بستہ تھا سفر میرا

حلقۂ صُبح و شام سے نکلا

1476 اس پُرانے نظام سے نکلا

1477 کیا سناؤں تمھیں اِرم کیا ہے خاتمِ آرزُوئے دیدہ و گوش

1478 شاخِ طُوبےٰ پہ نغمہ ریز طیور بے حجابانہ حُور جلوہ فروش

1479 ساقیانِ جمیل جام بدست پینے والوں میں شورِ نوشا نوش

1480 دُور جنّت سے آنکھ نے دیکھا ایک تاریک خانہ، سرد و خموش

1481 طالعِ قیس و گیسوئے لیلیٰ اُس کی تاریکیوں سے دوش بدوش

1482 خُنک ایسا کہ جس سے شرما کر کُرۂ زمہریر ہو رُوپوش

1483 مَیں نے پوچھی جو کیفیّت اُس کی حیرت انگیز تھا جوابِ سروش

1484 یہ مقامِ خُنک جہنّم ہے نار سے، نُور سے تہی آغوش

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

1485 شعلے ہوتے ہیں مُستعار اس کے جن سے لرزاں ہیں مردِ عبرت کوش

اہلِ دنیا یہاں جو آتے ہیں

1486 اپنے انگار ساتھ لاتے ہیں!

نصیحت

1487 میں نے اقبالؔ سے از راہِ نصیحت یہ کہا عاملِ روزہ ہے تُو اور نہ پابندِ نماز

1488 تُو بھی ہے شیوۂ اربابِ ریا میں کامل دل میں لندن کی ہَوَس، لب پہ ترے ذکرِ حجاز

1489 جُھوٹ بھی مصلحت آمیز ترا ہوتا ہے تیرا اندازِ تملّق بھی سراپا اعجاز

1490 ختم تقریر تری مدحتِ سرکار پہ ہے فکر روشن ہے ترا مُوجدِ آئینِ نیاز

1491 درِ حُکّام بھی ہے تجھ کو مقامِ محمود پالسی بھی تری پیچیدہ تر از زلفِ ایاز

1492 اور لوگوں کی طرح تُو بھی چُھپا سکتا ہے پردۂ خدمتِ دیں میں ہَوَسِ جاہ کا راز

1493 نظر آجاتا ہے مسجد میں بھی تُو عید کے دن اثرِ وعظ سے ہوتی ہے طبیعت بھی گداز

1494 دست پرورد ترے مُلک کے اخبار بھی ہیں چھیڑنا فرض ہے جن پر تری تشہیر کا ساز

1495 اس پہ طُرّہ ہے کہ تُو شعر بھی کہہ سکتا ہے تیری مینائے سخن میں ہے شرابِ شیراز

1496 جتنے اوصاف ہیں لیڈر کے، وہ ہیں تجھ میں سبھی تجھ کو لازم ہے کہ ہو اُٹھ کے شریکِ تگ و تاز

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

غمِ صیّاد نہیں، اور پر و بال بھی ہیں — پھر سبب کیا ہے، نہیں تجھ کو دماغِ پرواز 1497

"عاقبت منزلِ ما وادیِ خاموشان است

حالیا غُلغلہ در گُنبدِ افلاک انداز" 1498

رام

لبریز ہے شرابِ حقیقت سے جامِ ہند — سب فلسفی ہیں خطّۂ مغرب کے رامِ ہند 1499

یہ ہندیوں کے فکرِ فلک رس کا ہے اثر — رِفعت میں آسماں سے بھی اُونچا ہے بامِ ہند 1500

اس دیس میں ہوئے ہیں ہزاروں ملک سرشت — مشہور جن کے دَم سے ہے دُنیا میں نامِ ہند 1501

ہے رام کے وُجود پہ ہندوستاں کو ناز — اہلِ نظر سمجھتے ہیں اس کو امامِ ہند 1502

اعجاز اُس چراغِ ہدایت کا ہے یہی — روشن ترازِ سحر ہے زمانے میں شامِ ہند 1503

تلوار کا دھنی تھا، شجاعت میں فرد تھا

پاکیزگی میں، جوشِ محبّت میں فرد تھا 1504

موٹر

کیسی پتے کی بات جُگندر نے کل کہی — موٹر ہے ذوالفقار علی خاں کا کیا خموش 1505

ہنگامہ آفریں نہیں اس کا خرامِ ناز — مانندِ برقِ تیز، مثالِ ہوا خموش 1506

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

1507 میں نے کہا، نہیں ہے یہ موٹر پہ منحصر ہے جادۂ حیات میں ہر تیز پا خموش

1508 ہے پا شکستہ شیوۂ فریاد سے جرس نَکہَت کا کارواں ہے مثالِ صبا خموش

1509 مِینا مدام شورشِ قُلقُل سے پا بہ گِل لیکن مزاجِ جامِ خِرام آشنا خموش

شاعر کے فکر کو پرِ پرواز خامشی

1510 سرمایہ دارِ گرمیِ آواز خامشی!

انسان

منظرِ چمنستاں کے زیبا ہوں کہ نازیبا

1511 محرومِ عمل نرگس مجبورِ تماشا ہے!

رفتار کی لذّت کا احساس نہیں اس کو

1512 فطرت فقیہِ راہ ہے صنوبر کی محرومِ تمنّا ہے!

تسلیم کی خُو گر ہے جو چیز ہے دُنیا میں

1513 انسان کی ہر قوّت سرگرمِ تقاضا ہے!

اس ذرّہ کو رہتی ہے وسعت کی ہَوس ہر دم

1514 یہ ذرّہ نہیں، شاید سِمٹا ہُوا صحرا ہے

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

چاہے تو بدل ڈالے ہیئت چمنستاں کی

یہ ہستیِ دانا ہے، بِینا ہے، توانا ہے! 1515

خطاب بہ جوانانِ اسلام

کبھی اے نوجواں مُسلم! تدبّر بھی کیا تُو نے؟ وہ کیا گردُوں تھا، تُو جس کا ہے اک ٹُوٹا ہوا تارا؟ 1516

تجھے اس قوم نے پالا ہے آغوشِ محبّت میں کُچل ڈالا تھا جس نے پاؤں میں تاجِ سرِ دارا 1517

تمدّن آفریں، خلّاقِ آئینِ جہاں داری وہ صحرائے عرب، یعنی شتربانوں کا گہوارا 1518

سماں اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ کا رہا شانِ امارت میں بآب و رنگ و خال و خط چہ حاجت رُوئے زیبا را" 1519

گدائی میں بھی وہ اللہ والے تھے غیور اتنے کہ مُنعم کو گدا کے ڈر سے بخشش کا نہ تھا یارا 1520

غرض مَیں کیا کہُوں تجھ سے کہ وہ صحرا نشیں کیا تھے جہاں گیر و جہاں دار و جہاں بان و جہاں آرا 1521

اگر چاہوں تو نقشہ کھینچ کر الفاظ میں رکھ دوں مگر تیرے تخیّل سے فزوں تر ہے وہ نظّارا 1522

تجھے آبا سے اپنے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی کہ تو گُفتار، وہ کردار، تُو ثابت، وہ سیّارا 1523

گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی ثریّا سے زمیں پر آسماں نے ہم کو دے مارا 1524

حکومت کا تو کیا رونا کہ وہ اک عارضی شے تھی نہیں دنیا کے آئینِ مُسلّم سے کوئی چارا 1525

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

1526 مگر وہ عِلم کے موتی، کتابیں اپنے آبا کی — جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیپارا

غُنَیؔ! روزِ سیاہِ پیرِ کنعاں را تماشا کُن

1527 کہ نُورِ دیدہ اش روشن کُند چشمِ زلیخا را

غرّۂ شوّال

یا

ہلالِ عید

1528 غرّۂ شوّال! اے نورِ نگاہِ روزہ دار! — آ! کہ تھے تیرے لیے مُسلم سراپا انتظار

1529 تیری پیشانی پہ تحریرِ پیامِ عید ہے — شام تیری کیا ہے، صُبحِ عید کی تمہید ہے

1530 سرگزشتِ ملّتِ بیضا کا تُو آئینہ ہے — اے مہِ نو! ہم کو تجھ سے اُلفتِ دیرینہ ہے

1531 جس عَلَم کے سائے میں تیغ آزما ہوتے تھے ہم — دُشمنوں کے خُون سے رنگیں قبا ہوتے تھے ہم

1532 تیری قسمت میں ہم آغوشی اُسی رایَت کی ہے — حُسن روز افزوں سے تیرے آبرُو ملّت کی ہے

1533 آشنا پور ہے قوم اپنی، وفا آئیں ترا — ہے محبّت خیز یہ پیراہنِ سیمیں ترا

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

اَوجِ گردُوں سے ذرا دنیا کی بستی دیکھ لے!

اپنی رِفعَت سے ہمارے گھر کی پستی دیکھ لے! 1534

قافلے دیکھ، اور اُن کی برق رفتاری بھی دیکھ — رہروِ درماندہ کی منزل سے بیزاری بھی دیکھ 1535

دیکھ کر تجھ کو اُفُق پر ہم لُٹاتے تھے گُہر — اے تہی ساغر! ہماری آج ناداری بھی دیکھ 1536

فرقہ آرائی کی زنجیروں میں ہیں مُسلِم اسیر — اپنی آزادی بھی دیکھ، ان کی گرفتاری بھی دیکھ 1537

دیکھ مسجد میں شکستِ رشتۂ تسبیحِ شیخ — بُت کدے میں برہمن کی پختہ زُنّاری بھی دیکھ 1538

کافروں کی مُسلِم آئینی کا بھی نظّارہ کر — اور اپنے مُسلموں کی مُسلِم آزاری بھی دیکھ 1539

بارشِ سنگِ حوادث کا تماشائی بھی ہو — اُمّتِ مرحوم کی آئینہ دیواری بھی دیکھ 1540

ہاں، تملّق پیشگی دیکھ آبرُو والوں کی تُو — اور جو بے آبرُو تھے، اُن کی خودداری بھی دیکھ 1541

جس کو ہم نے آبشارِ لطفِ تکلّم سے کیا — اُس حریفِ بے زباں کی گرم گُفتاری بھی دیکھ 1542

سازِ عشرت کی صدا مغرب کے ایوانوں میں سُن — اور ایراں میں ذرا ماتم کی تیّاری بھی دیکھ 1543

چاک کر دی تُرکِ ناداں نے خلافت کی قبا — سادگی مُسلِم کی دیکھ، اَوروں کی عیّاری بھی دیکھ 1544

صُورتِ آئینہ سب کچھ دیکھ، اور خاموش رہ

شورشِ امروز میں محوِ سرودِ دوش رہ! 1545

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

شمع اور شاعر

(فروری ۱۹۱۲ء)

شاعر

دوش می گفتم بہ شمعِ منزلِ ویرانِ خویش
گیسوے تُو از پرِ پروانہ دارد شانہ اے

1546

در جہاں مثلِ چراغِ لالۂ صحرا ستم
نے نصیب محفلے! نے قسمت کاشانہ اے

1547

مدّتے مانندِ تُو من ہم نفس می سوختم
در طوافِ شعلہ ام بالے نہ زد پروانہ اے

1548

می تپد صد جلوہ در جانِ اَمل فرسُودِ من
بر نمی خیزد ازیں محفل دلِ دیوانہ اے

1549

از کُجا ایں آتشِ عالَم فروز اندوختی؟
کرمکِ بے مایہ را سوزِ کلیم آموختی!

1550

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

شمع

مجھ کو جو موجِ نَفَس دیتی ہے پیغامِ اجل
لب اسی موجِ نَفَس سے ہے نوا پیرا ترا 1551

میں تو جلتی ہوں کہ ہے مُضمر مری فطرت میں سوز
تُو فروزاں ہے کہ پروانوں کو ہو سودا ترا 1552

گریہ ساماں مَیں کہ میرے دل میں ہے طوفانِ اَشک
شبنم افشاں تُو، کہ بزمِ گُل میں ہو چرچا ترا 1553

گُل بہ دامن ہے مری شب کے لہُو سے میری صُبح
ہے ترے امروز سے نا آشنا فردا ترا 1554

یوں تو روشن ہے، مگر سوزِ دُروں رکھتا نہیں
شُعلہ ہے مثلِ چراغِ لالۂ صحرا ترا 1555

سوچ تو دل میں، لقب ساقی کا ہے زیبا تجھے؟
انجمن پیاسی ہے اور پیمانہ بے صہبا ترا 1556

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

اور ہے تیرا شعار، آئینِ ملّت اور ہے

زِشت رُوئی سے تری آئینہ ہے رُسوا ترا 1557

کعبہ پہلو میں ہے، اور سودائیِ بُت خانہ ہے

کس قدر شوریدہ سر ہے شوقِ بے پروا ترا! 1558

قیس پیدا ہوں تری محفل میں یہ ممکن نہیں

تنگ ہے صحرا ترا، محمل ہے بے لیلا ترا 1559

اے دُرِ تابندہ! اے پروَردۂ آغوشِ موج!

لذّتِ طوفاں سے ہے ناآشنا دریا ترا 1560

اب نوا پیرا ہے کیا؟ گلشن ہُوا برہم ترا!

بے محل تیرا ترنّم، نغمہ بے موسم ترا 1561

تھا جنھیں ذوقِ تماشا، وہ تو رخصت ہو گئے

لے کے اب تُو وعدۂ دیدارِ عام آیا تو کیا 1562

انجمن سے وہ پُرانے شعلہ آشام اُٹھ گئے

ساقیا! محفل میں تُو آتش بجام آیا تو کیا 1563

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

آہ! جب گُلشن کی جمعیّت پریشاں ہو چکی

1564 پُھول کو بادِ بہاری کا پیام آیا تو کیا

آخرِ شب دید کے قابل تھی بِسمل کی تڑپ

1565 صبحدم کوئی اگر بالائے بام آیا تو کیا

بُجھ گیا وہ شعلہ جو مقصودِ ہر پروانہ تھا

1566 اب کوئی سودائیِ سوزِ تمام آیا تو کیا

پُھول بے پروا ہیں، تُو گرمِ نوا ہو یا نہ ہو

1567 کارواں بے حس ہے، آوازِ درا ہو یا نہ ہو

شمعِ محفل ہو کے تُو جب سوز سے خالی رہا

1568 تیرے پروانے بھی اس لذّت سے بیگانے رہے

رشتۂ اُلفت میں جب ان کو پرو سکتا تھا تُو

1569 پھر پریشاں کیوں تری تسبیح کے دانے رہے؟

شوقِ بے پروا گیا، فکرِ فلک پیما گیا

1570 تیری محفل میں نہ دیوانے نہ فرزانے رہے

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

وہ جگر سوزی نہیں، وہ شعلہ آشامی نہیں

فائدہ پھر کیا جو گردِ شمع پروانے رہے؟ 1571

خیر، تُو ساقی سہی، لیکن پِلائے گا کسے؟

اب نہ وہ مے کش رہے باقی، نہ مے خانے رہے! 1572

رو رہی ہے آج اک ٹوٹی ہُوئی مِینا اُسے

کل تلک گردش میں جس ساقی کے پیمانے رہے! 1573

آج ہیں خاموش وہ دشتِ جُنوں پرور جہاں

رقص میں لیلیٰ رہی، لیلیٰ کے دیوانے رہے 1574

وائے ناکامی! متاعِ کارواں جاتا رہا

کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا 1575

جن کے ہنگاموں سے تھے آباد ویرانے کبھی

شہر اُن کے مِٹ گئے، آبادیاں بَن ہوگئیں 1576

سَطوَتِ توحید قائم جن نمازوں سے ہوئی

وہ نمازیں ہند میں نذرِ برہمن ہو گئیں 1577

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

دَہر میں عیشِ دوام آئیں کی پابندی سے ہے
موج کو آزادیاں سامانِ شیوَن ہو گئیں

1578

خود تجلّی کو تمنّا جن کے نظّاروں کی تھی
وہ نگاہیں نا اُمیدِ نُورِ ایمن ہو گئیں!

1579

اُڑتی پھرتی تھیں ہزاروں بُلبلیں گُلزار میں
دل میں کیا آئی کہ پابندِ نشیمن ہو گئیں؟

1580

وسعتِ گردُوں میں تھی ان کی تڑپ نظّارہ سوز
بجلیاں آسودۂ دامانِ خرمن ہو گئیں

1581

دیدۂ خُونبار ہو منّت کشِ گُلزار کیوں؟
اشکِ پیہم سے نگاہیں گُل بہ دامن ہو گئیں

1582

شامِ غم لیکن خبر دیتی ہے صبحِ عید کی
ظُلمتِ شب میں نظر آئی کرن اُمّید کی!

1583

مُژدہ اے پیمانہ بردارِ خُمستانِ حجاز!
بعد مُدّت کے ترے رِندوں کو پھر آیا ہے ہوش

1584

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

نقدِ خودداری بہائے بادۂ اغیار تھی

پھر دکاں تیری ہے لبریزِ صدائے ناؤ نوش 1585

ٹُوٹنے کو ہے طلسمِ ماہ سیمایانِ ہند

پھر سُلیمیٰ کی نظر دیتی ہے پیغامِ خروش 1586

پھر یہ غوغا ہے کہ لا ساقی شرابِ خانہ ساز

دل کے ہنگامے مئے مغرب نے کر ڈالے خموش 1587

نغمہ پیرا ہو، کہ یہ ہنگامِ خاموشی نہیں

ہے سحر کا آسماں خورشید سے مینا بدوش 1588

در غمِ دیگر بسوز و دیگراں را ہم بسوز

گفتۂ رومی حدیثے، گر توانی دار گوش 1589

کہہ گئے ہیں شاعری جُزویست از پیغمبری

ہاں سنا دے محفلِ ملّت کو پیغامِ سروش ! 1590

آنکھ کو بیدار کر دے وعدۂ دیدار سے

زندہ کر دے دل کو سوزِ جوہرِ گفتار سے 1591

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

رہزنِ ہمّت ہُوا ذوقِ تن آسانی ترا

بحر تھا صحرا میں تُو، گلشن میں مثلِ جُو ہوا 1592

اپنی اصلیّت پہ قائم تھا، تو جمعیّت بھی تھی

چھوڑ کر گُل کو پریشاں کاروانِ بُو ہوا 1593

زندگی قطرے کی سِکھلاتی ہے اَسرارِ حیات

یہ کبھی گوہر، کبھی شبنم، کبھی آنسو ہُوا 1594

پھر کہیں سے اس کو پیدا کر، بڑی دولت ہے یہ

زندگی کیسی جو دل بیگانۂ پہلو ہوا 1595

آبرو باقی تری ملّت کی جمعیّت سے تھی

جب یہ جمعیّت گئی، دنیا میں رُسوا تُو ہوا 1596

فرد قائم ربطِ ملّت سے ہے، تنہا کچھ نہیں

موج ہے دریا میں، اور بیرونِ دریا کچھ نہیں 1597

پردۂ دل میں محبّت کو ابھی مستور رکھ

یعنی اپنی مَے کو رُسوا صُورتِ مِینا نہ کر 1598

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

خیمہ زن ہو وادیِ سِینا میں مانندِ کلیمؑ
شُعلۂ تحقیق کو غارت گرِ کاشانہ کر

شمع کو بھی ہو ذرا معلوم انجامِ ستم
صَرفِ تعمیرِ سَحَر خاکسترِ پروانہ کر

تُو اگر خود دار ہے، مِنّت کشِ ساقی نہ ہو
عین دریا میں حَباب آسا نگُوں پیمانہ کر

کیفیت باقی پُرانے کوہ و صحرا میں نہیں
ہے جُنوں تیرا نیا، پیدا نیا ویرانہ کر

خاک میں تجھ کو مقدّر نے ملایا ہے اگر
تو عصارِ اُفتادہ سے پیدا مثالِ دانہ کر

ہاں! اسی شاخِ کُہن پر پھر بنا لے آشیاں
اہلِ گُلشن کو شہیدِ نغمۂ مستانہ کر

اس چمن میں پیروِ بُلبل ہو یا تلمیذِ گُل
یا سراپا نالہ بن جا، یا نوا پیدا نہ کر

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

کیوں چمن میں بے صدا مثلِ رَمِ شبنم ہے تُو؟
لب کُشا ہو جا، سرودِ بربطِ عالَم ہے تُو!

آشنا اپنی حقیقت سے ہو اے دہقاں! ذرا
دانہ تُو، کھیتی بھی تُو، باراں بھی تُو، حاصل بھی تُو

آہ! کس کی جُستجو آوارہ رکھتی ہے تجھے
راہ تُو، رہرو بھی تُو، رہبر بھی تُو، منزل بھی تُو

کانپتا ہے دل ترا اندیشۂ طوفاں سے کیا
ناخدا تُو، بحر تُو، کشتی بھی تُو، ساحل بھی تُو

دیکھ آ کر کوچۂ چاکِ گریباں میں کبھی!
قیس تُو، لیلیٰ بھی تُو، صحرا بھی تُو، محمل بھی تُو

وائے نادانی! کہ تُو محتاجِ ساقی ہو گیا
مے بھی تُو، مینا بھی تُو، ساقی بھی تُو، محفل بھی تُو

شُعلہ بن کر پھُونک دے خاشاکِ غیر اللہ کو
خوفِ باطل کیا کہ ہے غارت گرِ باطل بھی تُو

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

بے خبر! تُو جوہرِ آئینۂ ایّام ہے
تُو زمانے میں خدا کا آخری پیغام ہے!

1613 اپنی اصلیّت سے ہو آگاہ اے غافل کہ تُو
قطرہ ہے، لیکن مثالِ بحرِ بے پایاں بھی ہے!

1614 کیوں گرفتارِ طلسمِ ہیچ مقداری ہے تُو
دیکھ تو پوشیدہ تجھ میں شوکتِ طوفاں بھی ہے!

1615 سینہ ہے تیرا اَمیں اُس کے پیامِ ناز کا
جو نظامِ دہر میں پیدا بھی ہے، پنہاں بھی ہے

1616 ہفت کشور جس سے ہو تسخیر بے تیغ و تفنگ
تُو اگر سمجھے تو تیرے پاس وہ ساماں بھی ہے!

1617 اب تلک شاہد ہے جس پر کوہِ فاراں کا سُکوت
اے تغافل پیشہ! تجھ کو یاد وہ پیماں بھی ہے؟

1618 تُو ہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کر گیا
ورنہ گُلشن میں علاجِ تنگیِ داماں بھی ہے!

1619

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

دل کی کیفیّت ہے پیدا پردۂ تقریر میں

کِسوتِ مِینا میں مَے مستُور بھی، عُریاں بھی ہے! 1620

پُھونک ڈالا ہے مری آتش نوائی نے مجھے

اور میری زندگانی کا یہی ساماں بھی ہے! 1621

رازِ اس آتش نوائی کا مرے سینے میں دیکھ

جلوۂ تقدیر میرے دل کے آئینے میں دیکھ! 1622

آسماں ہو گا سَحَر کے نور سے آئینہ پوش

اور ظُلمت رات کی سیماب پا ہو جائے گی! 1623

اس قدر ہو گی ترنّم آفریں بادِ بہار

نکہتِ خوابیدۂ غنچے کی نوا ہو جائے گی! 1624

آ ملیں گے سینہ چاکانِ چمن سے سینہ چاک

بزمِ گُل کی ہم نَفَس بادِ صبا ہو جائے گی! 1625

شبنم افشانی مری پیدا کرے گی سوز و ساز

اس چمن کی ہر کلی درد آشنا ہو جائے گی! 1626

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

دیکھ لو گے سَطوَتِ رفتارِ دریا کا مآل
موجِ مضطر ہی اسے زنجیرِ پا ہو جائے گی! 1627

پھر دلوں کو یاد آجائے گا پیغامِ سجود
پھر جبیں خاکِ حرم سے آشنا ہو جائے گی! 1628

نالۂ صیّاد سے ہوں گے نوا ساماں طیور
خُونِ گُلچیں سے کلی رنگیں قبا ہو جائے گی! 1629

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے، لب پہ آسکتا نہیں
محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی!! 1630

شب گریزاں ہو گی آخر جلوۂ خورشید سے!
یہ چمن معمورِ ہو گا نغمۂ توحید سے!! 1631

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

مُسلِم

(جُون ۱۹۱۲ء)

1632 ہر نَفَس اقبالؔ تیرا آہ میں مستور ہے — سینۂ سوزاں ترا فریاد سے معمور ہے

1633 نغمۂ اُمّید تیری بربطِ دل میں نہیں — ہم سمجھتے ہیں یہ لیلیٰ تیرے محمل میں نہیں

1634 گوش آوازِ سُرودِ رفتہ کا جویا ترا — اور دل ہنگامۂ حاضر سے بے پروا ترا

1635 قصّۂ گُل ہم نوایانِ چمن سُنتے نہیں — اہلِ محفل تیرا پیغامِ کُہن سُنتے نہیں

1636 اے درائے کاروانِ خُفتہ پا! خاموش ہو — ہے بہت یاس آفریں تیری صدا، خاموش ہو

زندہ پھر وہ محفلِ دیرینہ ہو سکتی نہیں

1637 شمعِ اے روشن شبِ دوشینہ ہو سکتی نہیں

1638 ہم نشیں! مُسلِم ہوں مَیں توحید کا حامل ہوں مَیں — اس صداقت پر ازل سے شاہدِ عادل ہوں مَیں

1639 نبضِ موجودات میں پیدا حرارت اس سے ہے — اور مُسلِم کے تخیّل میں جسارت اس سے ہے

1640 حق نے عالَم اس صداقت کے لیے پیدا کیا — اور مجھے اس کی حفاظت کے لیے پیدا کیا

1641 دَہر میں غارت گرِ باطل پرستی مَیں ہُوا — حق تو یہ ہے حافظِ ناموسِ ہستی مَیں ہُوا

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

1642 میری ہستی پیرہن عُریانیِ عالَم کی ہے — میرے مٹ جانے سے رُسوائی بنی آدم کی ہے

1643 قسمتِ عالَم کا مُسلِم کوکبِ تابندہ ہے — جس کی تابانی سے افسونِ سَحَر شرمندہ ہے

1644 آشکارا ہیں مری آنکھوں پہ اَسرارِ حیات — کہہ نہیں سکتے مجھے نومیدِ پیکارِ حیات

1645 کب ڈرا سکتا ہے غم کا عارضی منظر مجھے — ہے بھروسا اپنی ملّت کے مقدّر پر مجھے

1646 یاس کے عُنصر سے ہے آزاد میرا روزگار — فتحِ کامل کی خبر دیتا ہے جوشِ کارزار

1647 ہاں یہ سچ ہے، چشم بر عہدِ کُہن رہتا ہُوں مَیں — اہلِ محفل سے پُرانی داستاں کہتا ہُوں مَیں

1648 یادِ عہدِ رفتہ میری خاک کو اِکسیر ہے — میرا ماضی میرے استقبال کی تفسیر ہے

سامنے رکھتا ہُوں اُس دورِ نشاط افزا کو مَیں

1649 دیکھتا ہُوں دوش کے آئینے میں فردا کو مَیں

حضورِ رسالت مآبؐ میں

1650 گراں جو مجھ پہ یہ ہنگامۂ زمانہ ہُوا — جہاں سے باندھ کے رختِ سفر روانہ ہُوا

1651 قیودِ شام و سَحَر میں بسر تو کی، لیکن — نِظامِ کُہنۂ عالَم سے آشنا نہ ہُوا

فرشتے بزمِ رسالتؐ میں لے گئے مجھ کو

1652 حضورِ آیۂ رحمتؐ میں لے گئے مجھ کو

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

کہا حضورؐ نے، اے عندلیبِ باغِ حجاز! کَلی کَلی ہے تری گرمیِ نوا سے گُداز 1653

ہمیشہ سرخوشِ جامِ وِلا ہے دل تیرا فتادگی ہے تری غیرتِ سُجودِ نیاز 1654

اُڑا جو پستیِ دنیا سے تُو سُوئے گردُوں سِکھائی تجھ کو ملائک نے رِفعتِ پرواز 1655

نکل کے باغِ جہاں سے برنگِ بُو آیا

ہمارے واسطے کیا تُحفہ لے کے تُو آیا؟ 1656

"حضورؐ! دہر میں آسُودگی نہیں مِلتی تلاش جس کی ہے وہ زندگی نہیں مِلتی 1657

ہزاروں لالہ و گُل ہیں ریاضِ ہستی میں وفا کی جس میں ہو بُو، وہ کَلی نہیں مِلتی 1658

مگر مَیں نذر کو اک آبگینہ لایا ہُوں جو چیز اس میں ہے، جنّت میں بھی نہیں مِلتی 1659

جھلکتی ہے تری اُمّت کی آبرو اس میں

طرابلس کے شہیدوں کا ہے لہُو اس میں" 1660

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

شِفاخانۂ حجاز

1661 اک پیشوائے قوم نے اقبالؔ سے کہا — کُھلنے کو جدّہ میں ہے شفاخانۂ حجاز

1662 ہوتا ہے تیری خاک کا ہر ذرّہ بے قرار — سُنتا ہے تُو کسی سے جو افسانۂ حجاز

1663 دستِ جُنوں کو اپنے بڑھا جیب کی طرف — مشہور تُو جہاں میں ہے دیوانۂ حجاز

دارالشّفا حوالیِ بطحا میں چاہیے

1664 نبضِ مریض پنجۂ عیسیٰؑ میں چاہیے

1665 مَیں نے کہا کہ موت کے پردے میں ہے حیات — پوشیدہ جس طرح ہو حقیقت مجاز میں

1666 تلخابۂ اجل میں جو عاشق کو مل گیا — پایا نہ خضر نے مئے عمرِ دراز میں

1667 اوروں کو دیں حضور! یہ پیغامِ زندگی — میں موت ڈھونڈتا ہُوں زمینِ حجاز میں

آئے ہیں آپ لے کے شفا کا پیام کیا؟

1668 رکھتے ہیں اہلِ درد مسیحا سے کام کیا؟

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

جوابِ شکوہ

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے — پَر نہیں، طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے 1669

قُدسی الاصل ہے، رِفعت پہ نظر رکھتی ہے — خاک سے اُٹھتی ہے، گردُوں پہ گزر رکھتی ہے 1670

عشق تھا فتنہ گر و سرکش و چالاک مرا

آسماں چِیر گیا نالۂ بے باک مرا 1671

پیرِ گردُوں نے کہا سُن کے، کہیں ہے کوئی! — بولے سیّارے، سرِ عرشِ بریں ہے کوئی! 1672

چاند کہتا تھا، نہیں! اہلِ زمیں ہے کوئی! — کہکشاں کہتی تھی، پوشیدہ یہیں ہے کوئی! 1673

کچھ جو سمجھا مرے شکوے کو تو رضواں سمجھا

مجھے جنّت سے نکالا ہوا انساں سمجھا! 1674

تھی فرشتوں کو بھی حیرت کہ یہ آواز ہے کیا! — عرش والوں پہ بھی کُھلتا نہیں یہ راز ہے کیا؟ 1675

تا سرِ عرش بھی انساں کی تگ و تاز ہے کیا؟ — آ گئی خاک کی چٹکی کو بھی پرواز ہے کیا؟ 1676

غافل آداب سے سُکّانِ زمیں کیسے ہیں؟

شوخ و گُستاخ یہ پستی کے مکیں کیسے ہیں؟ 1677

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

1678 اس قدر شوخ کہ اللہ سے بھی برہم ہے — تھا جو مسجودِ ملائک، یہ وہی آدم ہے ؟

1679 عالمِ کیف ہے، دانائے رموزِ کم ہے — ہاں، مگر عجز کے اَسرار سے نامحرم ہے

ناز ہے طاقتِ گفتار پہ انسانوں کو

1680 بات کرنے کا سلیقہ نہیں نادانوں کو!

1681 آئی آواز، غم انگیز ہے افسانہ ترا — اَشکِ بے تاب سے لبریز ہے پیمانہ ترا

1682 آسماں گیر ہُوا نعرۂ مستانہ ترا — کس قدر شوخ زباں ہے دلِ دیوانہ ترا!

شکر شکوے کو کیا حُسنِ ادا سے تُو نے

1683 ہم سُخن کر دیا بندوں کو خدا سے تُو نے

1684 ہم تو مائل بہ کرم ہیں، کوئی سائل ہی نہیں — راہ دکھلائیں کسے ؟ رہروِ منزل ہی نہیں

1685 تربیت عام تو ہے، جوہرِ قابل ہی نہیں — جس سے تعمیر ہو آدم کی، یہ وہ گل ہی نہیں

کوئی قابل ہو تو ہم شانِ کئی دیتے ہیں

ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں!

1686

1687 ہاتھ بے زور ہیں، الحاد سے دل خوگر ہیں — اُمّتی باعثِ رُسوائیِ پیغمبرؐ ہیں

1688 بُت شکن اُٹھ گئے، باقی جو رہے بُت گر ہیں — تھا براہیمؑ پدر اور پِسر آزر ہیں

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

بادہ آشام نئے، بادہ نیا، خُم بھی نئے

حَرمِ کعبہ نیا، بُت بھی نئے، تُم بھی نئے 1689

وہ بھی دن تھے کہ یہی مایۂ رعنائی تھا! نازشِ موسمِ گُل لالۂ صحرائی تھا! 1690

جو مسلمان تھا، اللہ کا سودائی تھا کبھی محبوب تمھارا یہی ہرجائی تھا 1691

کسی یکجائی سے اب عہدِ غلامی کر لو

ملّتِ احمدِ مُرسَلؐ کو مقامی کر لو! 1692

کس قدر تم پہ گراں صُبح کی بیداری ہے! ہم سے کب پیار ہے؟ ہاں نیند تمھیں پیاری ہے 1693

طبعِ آزاد پہ قیدِ رمضاں بھاری ہے تمھی کہہ دو، یہی آئینِ وفاداری ہے؟ 1694

قوم مذہب سے ہے، مذہب جو نہیں، تم بھی نہیں

جذبِ باہم جو نہیں، محفلِ انجم بھی نہیں 1695

جن کو آتا نہیں دنیا میں کوئی فن، تم ہو نہیں جس قوم کو پروائے نشیمن، تم ہو 1696

بجلیاں جس میں ہوں آسُودہ، وہ خرمن تم ہو بیچ کھاتے ہیں جو اسلاف کے مدفن، تم ہو 1697

ہو نِکو نام جو قبروں کی تجارت کر کے

کیا نہ بیچو گے جو مِل جائیں صنَم پتّھر کے؟ 1698

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

1699 صفحۂ دہر سے باطل کو مٹایا کس نے؟ نوعِ انساں کو غلامی سے چھڑایا کس نے؟

1700 میرے کعبے کو جبینوں سے بسایا کس نے؟ میرے قرآن کو سینوں سے لگایا کس نے؟

تھے تو آبا وہ تمھارے ہی، مگر تم کیا ہو؟

1701 ہاتھ پر ہاتھ دھرے مُنتظرِ فردا ہو!

1702 کیا کہا؟ بہرِ مسلماں ہے فقط وعدۂ حُور شِکوہ بے جا بھی کرے کوئی تو لازم ہے شعور!

1703 عدل ہے فاطرِ ہستی کا ازل سے دستور مُسلِم آئیں ہُوا کافر تو ملے حُور و قصور

تم میں حُوروں کا کوئی چاہنے والا ہی نہیں

1704 جلوۂ طُور تو موجود ہے، موسیٰؑ ہی نہیں

1705 منفعت ایک ہے اس قوم کی، نقصان بھی ایک ایک ہی سب کا نبیؐ، دین بھی، ایمان بھی ایک

1706 حَرَمِ پاک بھی، اللہ بھی، قرآن بھی ایک کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں!

1707 کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں؟

1708 کون ہے تارکِ آئینِ رسُولِ مختار؟ مصلحت وقت کی ہے کس کے عمل کا معیار؟

1709 کس کی آنکھوں میں سمایا ہے شعارِ اغیار؟ ہو گئی کس کی نگہ طرزِ سلف سے بیزار؟

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

قلب میں سوز نہیں، رُوح میں احساس نہیں

1710 کچھ بھی پیغامِ محمدؐ کا تمھیں پاس نہیں!

1711 جاکے ہوتے ہیں مساجد میں صف آرا، تو غریب — زحمتِ روزہ جو کرتے ہیں گوارا، تو غریب

1712 نام لیتا ہے اگر کوئی ہمارا، تو غریب — پردہ رکھتا ہے اگر کوئی تمھارا، تو غریب

اُمَرا نشّۂ دولت میں ہیں غافل ہم سے

1713 زندہ ہے مِلّتِ بیضا غُرَبا کے دم سے

1714 واعظِ قوم کی وہ پختہ خیالی نہ رہی — برق طبعی نہ رہی، شُعلہ مقالی نہ رہی

1715 رہ گئی رسمِ اذاں، رُوحِ بلالیؓ نہ رہی — فلسفہ رہ گیا، تلقینِ غزالیؒ نہ رہی

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے

1716 یعنی وہ صاحبِ اوصافِ حجازی نہ رہے

1717 شور ہے، ہو گئے دنیا سے مسلماں نابود — ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مُسلم موجود؟

1718 وضع میں تم ہو نصاریٰ، تو تمدّن میں ہنود — یہ مسلماں ہیں! جنھیں دیکھ کے شرمائیں یہود!

یوں تو سیّد بھی ہو، مرزا بھی ہو، افغان بھی ہو

1719 تم سبھی کچھ ہو، بتاؤ تو مسلمان بھی ہو؟

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

1720 دمِ تقریر تھی مُسلِم کی صداقت بے باک — عدل اس کا تھا قوی، لوثِ مراعات سے پاک

1721 شَجرِ فطرتِ مُسلِم تھا حیا سے نم ناک — تھا شجاعت میں وہ اک ہستیِ فوق الادراک

خود گدازی نمِ کیفیّتِ صہبایش بود

1722 خالی از خویش شُدن صورتِ مینایش بود

1723 ہر مسلماں رگِ باطل کے لیے نشتر تھا — اُس کے آئینۂ ہستی میں عمل جوہر تھا

1724 جو بھروسا تھا اُسے قوّتِ بازو پر تھا — ہے تمھیں موت کا ڈر، اُس کو خدا کا ڈر تھا

باپ کا علم نہ بیٹے کو اگر ازبر ہو

1725 پھر پسر قابلِ میراثِ پدر کیوں کر ہو!

1726 ہر کوئی مستِ مے ذوقِ تن آسانی ہے — تم مسلماں ہو؟ یہ اندازِ مسلمانی ہے؟

1727 حیدری فقر ہے، نے دولتِ عثمانی ہے — تم کو اسلاف سے کیا نسبتِ روحانی ہے

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر

1728 اور تم خوار ہوئے تارکِ قُرآں ہو کر

1729 تم ہو آپس میں غضب ناک، وہ آپس میں رحیم — تم خطاکار و خطا بیں، وہ خطا پوش و کریم

1730 چاہتے سب ہیں کہ ہوں اوجِ ثریّا پہ مقیم — پہلے ویسا کوئی پیدا تو کرے قلبِ سلیم!

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

تختِ فغفور بھی اُن کا تھا، سریرِ کَے بھی

یونہی باتیں ہیں، کہ تم میں وہ حمیت ہے بھی؟ 1731

خودکُشی شیوہ تمھارا، وہ غیّور و خوددار
تم اخوّت سے گُریزاں، وہ اخوّت پہ نثار 1732

تم ہو گُفتار سراپا، وہ سراپا کردار
تم ترستے ہو کلی کو، وہ گُلستاں بہ کنار 1733

اب تلک یاد ہے قوموں کو حکایت اُن کی

نقش ہے صفحۂ ہستی پہ صداقت اُن کی! 1734

مثلِ انجم اُفُقِ قوم پہ روشن بھی ہوئے
بُتِ ہندی کی محبّت میں برہمن بھی ہوئے 1735

شوقِ پرواز میں مہجورِ نشیمن بھی ہوئے
بے عمل تھے ہی جواں، دین سے بدظن بھی ہوئے 1736

ان کو تہذیب نے ہر بند سے آزاد کیا

لا کے کعبے سے صنم خانے میں آباد کیا 1737

قیس زحمت کشِ تنہائیِ صحرا نہ رہے
شہر کی کھائے ہوا، بادیہ پیمانہ رہے 1738

وہ تو دیوانہ ہے، بستی میں رہے یا نہ رہے
یہ ضروری ہے حجابِ رُخِ لیلا نہ رہے 1739

گِلۂ جَور نہ ہو، شکوۂ بیداد نہ ہو

عشق آزاد ہے، کیوں حُسن بھی آزاد نہ ہو! 1740

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

1741 عہدِ نَو برق ہے، آتش زنِ ہر خرمن ہے ایمن اس سے کوئی صحرا نہ کوئی گُلشن ہے

1742 اس نئی آگ کا اقوامِ کُہن ایندھن ہے ملّتِ ختمِ رُسُلؐ شُعلہ بہ پیراہن ہے

آج بھی ہو جو براہیمؑ کا ایماں پیدا

1743 آگ کر سکتی ہے اندازِ گُلستاں پیدا

1744 دیکھ کر رنگِ چمن ہو نہ پریشاں مالی کوکبِ غُنچہ سے شاخیں ہیں چمکنے والی

1745 خس و خاشاک سے ہوتا ہے گُلستاں خالی گُل بر انداز ہے خُونِ شُہدا کی لالی

رنگ گردُوں کا ذرا دیکھ تو عُنّابی ہے

1746 یہ نکلتے ہوئے سُورج کی اُفق تابی ہے!

1747 اُمّتیں گُلشنِ ہستی میں ثمر چیدہ بھی ہیں اور محرومِ ثمر بھی ہیں، خزاں دیدہ بھی ہیں

1748 سیکڑوں نخل ہیں، کاہیدہ بھی، بالیدہ بھی ہیں سیکڑوں بطنِ چمن میں ابھی پوشیدہ بھی ہیں

نخلِ اسلام نمونہ ہے برومندی کا

1749 پھل ہے یہ سیکڑوں صدیوں کی چمن بندی کا

1750 پاک ہے گردِ وطن سے سرِ داماں تیرا تُو وہ یوسفؑ ہے کہ ہر مصر ہے کنعاں تیرا

1751 قافلہ ہو نہ سکے گا کبھی ویراں تیرا غیرِ یک بانگِ درا کچھ نہیں ساماں تیرا

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

نخلِ شمع اَستی و درشعلہ دوَد ریشۂ تُو

عاقبت سوز بوَد سایۂ اندیشۂ تُو

1752

تُو نہ مِٹ جائے گا ایران کے مِٹ جانے سے نشّۂ مے کو تعلّق نہیں پیمانے سے

1753

ہے عیاں یورشِ تاتار کے افسانے سے پاسباں مِل گئے کعبے کو صنَم خانے سے

1754

کشتیِ حق کا زمانے میں سہارا تُو ہے

عصرِ نَو رات ہے، دُھندلا سا ستارا تُو ہے

1755

ہے جو ہنگامہ بپا یورشِ بلغاری کا غافلوں کے لیے پیغام ہے بیداری کا

1756

تُو سمجھتا ہے یہ ساماں ہے دل آزاری کا امتحاں ہے ترے ایثار کا، خودداری کا

1757

کیوں ہراساں ہے صَہیلِ فرَسِ اعدا سے

نُورِ حق بُجھ نہ سکے گا نَفَسِ اعدا سے

1758

چشمِ اقوام سے مخفی ہے حقیقت تیری ہے ابھی محفلِ ہستی کو ضرورت تیری

1759

زندہ رکھتی ہے زمانے کو حرارت تیری کوکبِ قسمتِ امکاں ہے خلافت تیری

1760

وقتِ فرصَت ہے کہاں، کام ابھی باقی ہے

نُورِ توحید کا اِتمام ابھی باقی ہے

1761

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

1762 مثلِ بُو قید ہے غُنچے میں، پریشاں ہو جا رخت بر دوش ہوائے چمنستاں ہو جا

1763 ہے تُنک مایہ، تو ذرّے سے بیاباں ہو جا نغمۂ موج سے ہنگامۂ طُوفاں ہو جا!

قُوّتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے

1764 دہر میں اسمِ محمدؐ سے اُجالا کر دے

1765 ہو نہ یہ پُھول، تو بُلبل کا ترنّم بھی نہ ہو چمنِ دہر میں کلیوں کا تبسّم بھی نہ ہو

1766 یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو، خُم بھی نہ ہو بزمِ توحید بھی دنیا میں نہ ہو، تم بھی نہ ہو

خیمہ افلاک کا اِستادہ اسی نام سے ہے

1767 نبضِ ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

1768 دشت میں، دامنِ کہسار میں، میدان میں ہے بحر میں، موج کی آغوش میں، طوفان میں ہے

1769 چین کے شہر، مراقش کے بیابان میں ہے اور پوشیدہ مسلمان کے ایمان میں ہے

چشمِ اقوام یہ نظّارہ ابد تک دیکھے

1770 رِفعتِ شانِ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ دیکھے

1771 مَردمِ چشمِ زمیں، یعنی وہ کالی دنیا وہ تمھارے شُہدا پالنے والی دنیا

1772 گرمیِ مِہر کی پروَردہ، ہلالی دنیا عشق والے جسے کہتے ہیں بِلالی دنیا

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

تپش اندوز ہے اس نام سے پارے کی طرح
غوطہ زن نُور میں ہے آنکھ کے تارے کی طرح 1773

عقل ہے تیری سِپَر، عشق ہے شمشیر تری — مرے درویش! خلافت ہے جہاں گیر تری 1774
ماسِوَا اللہ کے لیے آگ ہے تکبیر تری — تُو مسلماں ہو تو تقدیر ہے تدبیر تری 1775

کی محمدؐ سے وفا تُو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا، لوح و قلم تیرے ہیں 1776

ساقی

نَشّہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے — مزا تو جب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی! 1777
جو بادہ کش تھے پُرانے، وہ اُٹھتے جاتے ہیں — کہیں سے آبِ بقائے دوام لے ساقی! 1778

کٹی ہے رات تو ہنگامہ گُستری میں تری
سَحَر قریب ہے، اللہ کا نام لے ساقی! 1779

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

تعلیم اور اس کے نتائج

(تضمین بر شعرِ مُلّا عرشیؔ)

1780 خوش تو ہیں ہم بھی جوانوں کی ترقی سے مگر — لبِ خنداں سے نکل جاتی ہے فریاد بھی ساتھ

1781 ہم سمجھتے تھے کہ لائے گی فراغت تعلیم — کیا خبر تھی کہ چلا آئے گا الحاد بھی ساتھ

1782 گھر میں پرویز کے شیریں تو ہوئی جلوہ نُما — لے کے آئی ہے مگر تیشۂ فرہاد بھی ساتھ

"تخمِ دیگر بکف آریم و بکاریم ز نَو

1783 کآنچہ کشتیم ز خجلت نتواں کرد درو"

جمارا آدگوں درد دیدہ مرد نوگرا گا
دبستانِ اقبال

قُربِ سُلطان

1784 تمیزِ حاکم و محکوم مِٹ نہیں سکتی — مجال کیا کہ گداگر ہو شاہ کا ہمدوش

1785 جہاں میں خواجہ پرستی ہے بندگی کا کمال — رضائے خواجہ طلب کُن قبائے رنگیں پوش

1786 مگر غَرَض جو حصولِ رضائے حاکم ہو — خطاب ملتا ہے منصب پرست و قوم فروش

1787 پرانے طرزِ عمل میں ہزار مشکل ہے — نئے اصول سے خالی ہے فکر کی آغوش

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

مزا تو یہ ہے کہ یوں زیرِ آسماں رہیے — "ہزار گُونہ سخن در دہان و لب خاموش" 1788

یہی اصول ہے سرمایۂ سُکونِ حیات — "گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش" 1789

مگر خروش پہ مائل ہے تُو، تو بسم اللہ — "بگیر بادۂ صافی، ببانگِ چنگ بنوش" 1790

شریکِ بزمِ امیر و وزیر و سُلطاں ہو — لڑا کے توڑ دے سنگِ ہَوَس سے شیشۂ ہوش 1791

پیامِ مُرشدِ شیراز بھی مگر سُن لے — کہ ہے یہ سِرّ نہاں خانۂ ضمیرِ سروش 1792

"محلِ نورِ تجلّی است رائے انورِ شاہ
چو قُربِ او طلبی در صفائے نیّت کوش" 1793

شاعر

جوئے سُرود آفریں آتی ہے کوہسار سے — پی کے شرابِ لالہ گُوں مے کدۂ بہار سے 1794

مستِ مئے خرام کا سُن تو ذرا پیام تُو — زندہ وہی ہے کام کچھ جس کو نہیں قرار سے 1795

پھرتی ہے وادیوں میں کیا دُخترِ خوش خرامِ ابر — کرتی ہے عشق بازیاں سبزۂ مرغزار سے 1796

جامِ شراب کوہ کے خُم کدے سے اُڑاتی ہے
پست و بلند کر کے طے کھیتوں کو جا پلاتی ہے 1797

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

1798 شاعرِ دل نواز بھی بات اگر کہے کھری — ہوتی ہے اُس کے فیض سے مزرعِ زندگی ہری

1799 شانِ خلیلؑ ہوتی ہے اُس کے کلام سے عیاں — کرتی ہے اُس کی قوم جب اپنا شعار آزری

1800 اہلِ زمیں کو نُسخۂ زندگیِ دوام ہے — خونِ جگر سے تربیت پاتی ہے جو سخنوری

گُلشنِ دہر میں اگر جُوئے مئے سخن نہ ہو

1801 پھُول نہ ہو، کلی نہ ہو، سبزہ نہ ہو، چمن نہ ہو

نویدِ صُبح

سنہ ۱۹۱۲ء

1802 آتی ہے مشرق سے جب ہنگامہ در دامنِ سحر — منزلِ ہستی سے کر جاتی ہے خاموشی سفر

1803 محفلِ قُدرت کا آخر ٹُوٹ جاتا ہے سُکوت — دیتی ہے ہر چیز اپنی زندگانی کا ثبوت

1804 چہچہاتے ہیں پرندے پا کے پیغامِ حیات — باندھتے ہیں پھُول بھی گُلشن میں احرامِ حیات

مُسلمِ خوابیدہ اُٹھ! ہنگامہ آرا تُو بھی ہو

1805 وہ چمک اُٹھا اُفُق، گرمِ تقاضا تُو بھی ہو

1806 وسعتِ عالَم میں رہ پیما ہو مثلِ آفتاب — دامنِ گردُوں سے ناپیدا ہوں یہ داغِ سحاب

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

کھینچ کر خنجرِ کرن کا، پھر ہو سرگرمِ ستیز — پھر سِکھا تاریکیِ باطل کو آدابِ گریز 1807

تُو سراپا نور ہے، خوشتر ہے عُریانی تُجھے — اور عُریاں ہوکے لازم ہے خود افشانی تجھے 1808

ہاں! نمایاں ہو کے برقِ دیدۂ خفّاش ہو

اے دلِ کون و مکاں کے رازِ مضمر! فاش ہو! 1809

دُعا

یا رب! دلِ مُسلم کو وہ زندہ تمنّا دے — جو قلب کو گرما دے، جو رُوح کو تڑپا دے 1810

پھر وادیِ فاراں کے ہر ذرّے کو چمکا دے — پھر شوقِ تماشا دے، پھر ذوقِ تقاضا دے 1811

محرومِ تماشا کو پھر دیدۂ بینا دے — دیکھا ہے جو کچھ میں نے اَوروں کو بھی دِکھلا دے 1812

بھٹکے ہوئے آہُو کو پھر سُوئے حرم لے چل — اس شہر کے خُوگر کو پھر وسعتِ صحرا دے 1813

پیدا دلِ ویراں میں پھر شورشِ محشر کر — اس محملِ خالی کو پھر شاہدِ لیلا دے 1814

اس دور کی ظُلمت میں ہر قلبِ پریشاں کو — وہ داغِ محبّت دے جو چاند کو شرما دے 1815

رِفعَت میں مقاصد کو ہمدوشِ ثریّا کر — خود داریِ ساحل دے، آزادیِ دریا دے 1816

بے لَوث محبّت ہو، بے باک صداقت ہو — سینوں میں اُجالا کر، دِل صورتِ مینا دے 1817

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

1818 احساس عنایت کر آثارِ مصیبت کا امروز کی شورش میں اندیشۂ فردا دے

مَیں بُلبلِ نالاں ہوں اِک اُجڑے گُلستاں کا

1819 تاثیر کا سائل ہوں، محتاج کو، داتا دے!

عید پر شعر لکھنے کی فرمائش کے جواب میں

1820 یہ شالامار میں اک برگِ زرد کہتا تھا گیا وہ موسمِ گُل جس کا راز دار ہوں مَیں

1821 نہ پائمال کریں مجھ کو زائرانِ چمن انھی کی شاخِ نشیمن کی یادگار ہوں مَیں

1822 ذرا سے پتّے نے بیتاب کر دیا دل کو چمن میں آکے سراپا غمِ بہار ہوں مَیں

1823 خزاں میں مجھ کو رُلاتی ہے یادِ فصلِ بہار خوشی ہو عید کی کیوں کر کہ سوگوار ہوں مَیں

1824 اُجاڑ ہو گئے عہدِ کہن کے میخانے گذشتہ بادہ پرستوں کی یادگار ہوں مَیں

پیامِ عیش و مسرّت ہمیں سُناتا ہے!

1825 ہلالِ عید ہماری ہنسی اُڑاتا ہے!

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

فاطمہ بنتِ عبداللہ

عرب لڑکی جو طرابلس کی جنگ میں غازیوں کو پانی پلاتی ہوئی شہید ہُوئی

۱۹۱۲ء

فاطمہ! تُو آبروئے اُمّتِ مرحوم ہے — ذرّہ ذرّہ تیری مُشتِ خاک کا معصوم ہے 1826

یہ سعادت، حُورِ صحرائی! تری قسمت میں تھی — غازیانِ دیں کی سقّائی تری قسمت میں تھی 1827

یہ جہاد اللہ کے رستے میں بے تیغ و سپر! — ہے جسارت آفریں شوقِ شہادت کس قدر! 1828

یہ کلی بھی اس گُلستانِ خزاں منظر میں تھی! — ایسی چنگاری بھی یارب، اپنی خاکستر میں تھی! 1829

اپنے صحرا میں بہت آہُو ابھی پوشیدہ ہیں
تجلیاں برسے ہُوئے بادل میں بھی خوابیدہ ہیں! 1830

فاطمہ! گو شبنم افشاں آنکھ تیرے غم میں ہے — نغمۂ عشرت بھی اپنے نالۂ ماتم میں ہے 1831

رقص تیری خاک کا کتنا نشاط انگیز ہے! — ذرّہ ذرّہ زندگی کے سوز سے لبریز ہے 1832

ہے کوئی ہنگامہ تیری تُربتِ خاموش میں — پَل رہی ہے ایک قومِ تازہ اس آغوش میں 1833

بے خبر ہوں گرچہ اُن کی وسعتِ مقصد سے مَیں — آفرینش دیکھتا ہوں اُن کی اس مرقد سے مَیں 1834

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

1835 تازہ انجم کا فضائے آسماں میں ہے ظہور — دیدۂ انساں سے نامحرم ہے جن کی موجِ نور

1836 جو ابھی اُبھرے ہیں ظُلمت خانۂ ایّام سے — جن کی ضَو ناآشنا ہے قیدِ صُبح و شام سے

جن کی تابانی میں اندازِ کُہن بھی، نَو بھی ہے

1837 اور تیرے کوکبِ تقدیر کا پرتَو بھی ہے

شبنم اور ستارے

1838 اک رات یہ کہنے لگے شبنم سے ستارے — ہر صُبح نئے تجھ کو میسّر ہیں نظّارے

1839 کیا جانیے، تُو کتنے جہاں دیکھ چُکی ہے! — جو بن کے مٹے، اُن کے نشاں دیکھ چُکی ہے

1840 زُہرہ نے سُنی ہے یہ خبر ایک ملک سے — انسانوں کی بستی ہے بہت دُور فلک سے

کہہ ہم سے بھی اُس کشورِ دلکش کا فسانہ

1841 گاتا ہے قمر جس کی محبّت کا ترانہ

1842 اے تارو! نہ پُوچھو چمنستانِ جہاں کی — گُلشن نہیں، اک بستی ہے وہ آہ و فغاں کی

1843 آتی ہے صبا واں سے پلٹ جانے کی خاطر — بے چاری کلی کھلتی ہے مُرجھانے کی خاطر

1844 کیا تم سے کہوں کیا چمن افروز کلی ہے — ننّھا سا کوئی شُعلۂ بے سوز کلی ہے

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

گُل نالۂ بُلبل کی صدا سُن نہیں سکتا — دامن سے مرے موتیوں کو چُن نہیں سکتا 1845

ہیں مُرغِ نوا ریز گرفتار، غضب ہے — اُگتے ہیں تہِ سایۂ گُل خار، غضب ہے! 1846

رہتی ہے سدا نرگسِ بیمار کی تر آنکھ — دل طالبِ نظّارہ ہے، محرومِ نظر آنکھ 1847

دل سوختۂ گرمیِ فریاد ہے شمشاد — زندانی ہے اور نام کو آزاد ہے شمشاد 1848

تارے شررِ آہ ہیں انساں کی زباں میں — میں گریۂ گردُوں ہوں گلستاں کی زباں میں 1849

نادانی ہے یہ گردِ زمیں طوفِ قمر کا — سمجھا ہے کہ درماں ہے وہاں داغ جگر کا 1850

بنیاد ہے کاشانۂ عالَم کی ہوا پر!

فریاد کی تصویر ہے قرطاسِ فضا پر! 1851

مُحاصرۂ اَدرنہ

یورپ میں جس گھڑی حق و باطل کی چھڑ گئی — حق خنجر آزمائی پہ مجبور ہو گیا 1852

گردِ صلیب، گردِ قمر حلقہ زن ہوئی — شُکری حصارِ دَرنہ میں محصور ہو گیا 1853

مُسلِم سپاہیوں کے ذخیرے ہوئے تمام — رُوئے اُمّید آنکھ سے مستور ہو گیا 1854

آخر امیرِ عسکرِ تُرکی کے حکم سے — 'آئینِ جنگ' شہر کا دستور ہو گیا 1855

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

1856 ہر شے ہوئی ذخیرۂ لشکر میں منتقل — شاہیں گدائے دانۂ عُصفور ہو گیا

1857 لیکن فقیہِ شہر نے جس دم سُنی یہ بات — گرما کے مثلِ صاعقۂ طُور ہو گیا

1858 'ذِمّی کا مال لشکرِ مُسلِم پہ ہے حرام' — فتویٰ تمام شہر میں مشہور ہو گیا

1859 چُھوتی نہ تھی یہود و نصاریٰ کا مال فوج — مُسلِم، خدا کے حکم سے مجبور ہو گیا!

غلام قادر رُہیلہ

رُہیلہ کس قدر ظالم، جفا جُو، کینہ پرور تھا

1860 نکالیں شاہِ تیموری کی آنکھیں نوکِ خنجر سے

دیا اہلِ حرم کو رقص کا فرماں ستم گر نے

1861 یہ اندازِ ستم کچھ کم نہ تھا آثارِ محشر سے

بھلا تعمیل اس فرمانِ غیرت کُش کی ممکن تھی!

1862 شہنشاہی حرم کی نازنینانِ سمن بر سے

بنایا آہ! سامانِ طرب بیدرد نے اُن کو

1863 نہاں تھا حُسن جن کا چشمِ مہر و ماہ و اختر سے

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

لرزتے تھے دلِ نازک، قدم مجبورِ جُنبش تھے

1864 رواں دریائے خُوں، شہزادیوں کے دیدۂ تر سے

یونہی کچھ دیر تک محوِ نظر آنکھیں رہیں اُس کی

1865 کِیا گھبرا کے پھر آزاد سر کو بارِ مِغفَر سے

کمر سے، اُٹھ کے تیغِ جاں ستاں، آتش فشاں کھولی

1866 سبق آموزِ تابانی ہوں انجم جس کے جوہر سے

رکھا خنجر کو آگے، اور پھر کچھ سوچ کر لیٹا

1867 تقاضا کر رہی تھی نیند گویا چشمِ احمر سے

بُجھائے خواب کے پانی نے اخگر اُس کی آنکھوں کے

1868 نظر شرما گئی ظالم کی درد انگیز منظر سے!

پھر اُٹھّا اور تیموری حرم سے یوں لگا کہنے

1869 شکایت چاہیے تم کو نہ کچھ اپنے مقدّر سے

مرا مَسند پہ سو جانا بناوٹ تھی، تکلّف تھا

1870 کہ غفلت دُور ہے شانِ صف آرایانِ لشکر سے

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

یہ مقصد تھا مِرا اس سے، کوئی تیمور کی بیٹی

1871 مجھے غافل سمجھ کر مار ڈالے میرے خنجر سے

مگر یہ راز آخر کُھل گیا سارے زمانے پر

1872 حَمیّت نام ہے جس کا، گئی تیمور کے گھر سے!

ایک مکالمہ

1873 اک مُرغِ سرا نے یہ کہا مُرغِ ہوا سے — پَر دار اگر تُو ہے تو کیا مَیں نہیں پَر دار؟

1874 گر تُو ہے ہوا گیر تو ہُوں مَیں بھی ہوا گیر — آزاد اگر تُو ہے، نہیں مَیں بھی گرفتار

1875 پرواز، خصوصیّتِ ہر صاحبِ پَر ہے — کیوں رہتے ہیں مُرغانِ ہوا مائلِ پندار!

1876 مجروح حمیّت جو ہوئی مُرغِ ہوا کی — یوں کہنے لگا سُن کے یہ گُفتارِ دل آزار

1877 کچھ شک نہیں پرواز میں آزاد ہے تُو بھی — حد ہے تری پرواز کی لیکن سرِ دیوار

1878 واقف نہیں تُو ہمّتِ مُرغانِ ہوا سے — تُو خاک نشیمن، انھیں گردُوں سے سروکار

تُو مُرغِ سرائی، خورش از خاک بجُوئی

1879 ما در صددِ دانہ بہ انجم زدہ مِنقار

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

مَیں اور تُو

مذاقِ دید سے نا آشنا نظر ہے مری — تری نگاہ ہے فطرت کی راز داں، پھر کیا؟ 1880

رہینِ شکوۂ ایّام ہے زباں مری — تری مراد پہ ہے دَورِ آسماں، پھر کیا؟ 1881

رکھا مجھے چمن آوارہ مثلِ موجِ نسیم — عطا فلک نے کیا تجھ کو آشیاں، پھر کیا؟ 1882

فزوں ہے سُود سے سرمایۂ حیات ترا — مرے نصیب میں ہے کاوشِ زیاں، پھر کیا؟ 1883

ہوا میں تیرتے پھرتے ہیں تیرے طیّارے — مرا جہاز ہے محرومِ بادباں، پھر کیا؟ 1884

قوی شدیم، چہ شد؟ ناتواں شدیم، چہ شد؟

چنیں شدیم، چہ شد؟ یا چناں شدیم، چہ شد؟ 1885

بہ پیچ گونہ دریں گلستاں قرارے نیست!

تو گر بہار شدی، ما خزاں شدیم، چہ شد؟ 1886

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

تضمین بر شعرِ ابو طالب کلیمؔ

1887 خوب ہے تجھ کو شعارِ صاحبِ یَثرِبؐ کا پاس — کہہ رہی ہے زندگی تیری کہ تُو مُسلِم نہیں

1888 جس سے تیرے حلقۂ خاتم میں گردُوں تھا اسیر — اے سلیماں! تیری غفلت نے گنوایا وہ نگیں!

1889 وہ نشانِ سجدہ جو روشن تھا کوکب کی طرح — ہو گئی ہے اُس سے اب نا آشنا تیری جبیں!

1890 دیکھ تو اپنا عمل، تجھ کو نظر آتی ہے کیا — وہ صداقت جس کی بے باکی تھی حیرت آفریں

1891 تیرے آبا کی نگہ بجلی تھی جس کے واسطے — ہے وہی باطل ترے کاشانۂ دل میں مکیں

1892 غافل! اپنے آشیاں کو آگ سے پھر آباد کر — نغمہ زن ہے طُورِ معنی پر کلیمِؔ نکتہ بیں

"سرکشی با ہر کہ کردی رامِ او باید شدن

1893 شعلہ سانِ از ہر کجا برخاستی، آنجا نشیں"

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

شبلیؔ و حالیؔ

مُسلِم سے ایک روز یہ اقبالؔ نے کہا — دیوانِ جُزو و کُل میں ہے تیرا وجود فرد 1894

تیرے سُرودِ رفتہ کے نغمے علومِ نَو — تہذیب تیرے قافلہ ہائے کُہن کی گرد 1895

پتّھر ہے اُس کے واسطے موجِ نسیم بھی — نازک بہت ہے آئنۂ آبرُوئے مرد 1896

مردانِ کار، ڈھونڈ کے اسبابِ حادثات — کرتے ہیں چارۂ سِتَمِ چرخِ لاجورد 1897

پُوچھ اُن سے جو چمن کے ہیں دیرینہ رازدار — کیوں کر ہوئی خزاں ترے گُلشن سے ہم نبرد 1898

مُسلِم مرے کلام سے بے تاب ہو گیا — غمّاز ہو گئی غمِ پنہاں کی آہِ سرد 1899

کہنے لگا کہ دیکھ تو کیفیّتِ خزاں — اوراق ہو گئے شجرِ زندگی کے زرد 1900

خاموش ہو گئے چمنستاں کے رازدار — سرمایۂ گداز تھی جن کی نوائے درد 1901

شبلیؔ کو رو رہے تھے ابھی اہلِ گلستاں — حالیؔ بھی ہو گیا سوئے فردوس رہ نَورد 1902

"اکنوں کرا دماغ کہ پُرسد ز باغباں

بُلبل چہ گفت و گُل چہ شنید و صبا چہ کرد؟" 1903

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

اِرتقا

1904 ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز — چراغِ مُصطفویؐ سے شرارِ بُولہبی

1905 حیات شُعلہ مزاج و غیور و شور انگیز — سرشت اس کی ہے مشکل کشی، جفا طلبی

1906 سُکوتِ شام سے تا نغمۂ سَحَر گاہی — ہزار مرحلہ ہائے فغانِ نیم شبیؔ

1907 کشاکشِ زم و گرما، تپ و تراش و خراش — زخاکِ تیرہ دِلُوں تا بہ شیشۂ حلبیؔ

1908 مقامِ بست و شکست و فشار و سوز و کشید — میانِ قطرۂ نیسان و آتشِ عِنبیؔ

1909 اسی کشاکشِ پیہم سے زندہ ہیں اقوام — یہی ہے رازِ تب و تابِ مِلّتِ عربی

"مغاں کہ دانۂ انگور آب می سازند

1910 ستارہ می شکنند، آفتاب می سازند"

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

صِدّیق رضؓ

اک دن رسُولِ پاکؐ نے اصحابؓ سے کہا — دیں مال راہِ حق میں جو ہوں تم میں مالدار 1911

ارشاد سُن کے، فرطِ طرب سے عمرؓ اُٹھے — اُس روز اُن کے پاس تھے درہم کئی ہزار 1912

دل میں یہ کہہ رہے تھے کہ صِدّیقؓ سے ضرور — بڑھ کر رکھے گا آج قدم میرا راہوار 1913

لائے غرَض کہ مال رسُولِ امیںؐ کے پاس — ایثار کی ہے دست نگر ابتدائے کار 1914

پُوچھا حضورِ سرورِ عالمؐ نے، اے عمرؓ! — اے وہ کہ جوشِ حق سے ترے دل کو ہے قرار! 1915

رکھّا ہے کچھ عیال کی خاطر بھی تُو نے کیا؟ — مُسلم ہے اپنے خویش و اقارب کا حق گزار 1916

کی عرض نصف مال ہے فرزند و زن کا حق
باقی جو ہے وہ ملّتِ بیضا پہ ہے نثار 1917

اتنے میں وہ رفیقِ نبوّت بھی آ گیا — جس سے بِنائے عشق و محبّت ہے اُستوار 1918

لے آیا اپنے ساتھ وہ مردِ وفا سرشت — ہر چیز، جس سے چشمِ جہاں میں ہو اعتبار 1919

مِلکِ یمین و درہم و دینار و رخت و جِنس — اسپِ قمر سم و شُتر و قاطر و حمار 1920

بولے حضورؐ، چاہیے فکرِ عیال بھی — کہنے لگا وہ عشق و محبّت کا راز دار 1921

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

1922 "اُلے تجھ سے دیدۂ مہ و انجم فروغ گیر! اے تیری ذات باعثِ تکوینِ روزگار!

پروانے کو چراغ ہے، بُلبل کو پُھول بس

1923 صِدّیقؓ کے لیے ہے خدا کا رسولؐ بس"!

تہذیبِ حاضر

تضمین بر شعرِ فیضی

1924 حرارت ہے بلا کی بادۂ تہذیبِ حاضر میں بھڑک اُٹھا بھبُوکا بن کے مُسلم کا تنِ خاکی

1925 کیا ذرّے کو جُگنو، دے کے تابِ مُستعار اس نے کوئی دیکھے تو شوخی آفتابِ جلوہ فرما کی

1926 نئے انداز پائے نوجوانوں کی طبیعت نے یہ رعنائی، یہ بیداری، یہ آزادی، یہ بے باکی

1927 تغیّر آ گیا ایسا تدبّر میں، تخیّل میں ہنسی سمجھی گئی گُلشن میں غُنچوں کی جگر چاکی

1928 کیا گُم تازہ پروازوں نے اپنا آشیاں لیکن مناظر دِلکُشا دِکھلا گئی سیر کی چالاکی

1929 حیاتِ تازہ اپنے ساتھ لائی لذّتیں کیا کیا رقابت، خود فروشی، ناشکیبائی، ہَوَسناکی

1930 فروغِ شمعِ نَو سے بزمِ مُسلم جگمگا اُٹھی مگر کہتی ہے پروانوں سے میری کُہنہ اِدراکی

"تو اے پروانہ! ایں گرمی ز شمع محفلے داری

چو من در آتشِ خود سوز اگر سوزِ دلے داری"

1931

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

والدہ مرحومہ کی یاد میں

ذرّہ ذرّہ دَہر کا زندانیِ تقدیر ہے
پردۂ مجبوری و بے چارگی تدبیر ہے

1932 آسماں مجبور ہے شمس و قمر مجبور ہیں
انجمِ سیماب پا رفتار پر مجبور ہیں

1933 ہے شکست انجام غنچے کا سبُو گلزار میں
سبزہ و گُل بھی ہیں مجبورِ نمو گلزار میں

1934 نغمۂ بُلبل ہو یا آوازِ خاموشِ ضمیر
ہے اسی زنجیرِ عالم گیر میں ہر شے اسیر!

1935 آنکھ پر ہوتا ہے جب یہ سِرِّ مجبوری عیاں
خشک ہو جاتا ہے دل میں اَشک کا سیلِ رواں

1936 قلبِ انسانی میں رقصِ عیش و غم رہتا نہیں
نغمہ رہ جاتا ہے، لُطفِ زیر و بَم رہتا نہیں

1937

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

عِلم و حِکمت رہزنِ سامانِ اَشک و آہ ہے
یعنی اک الماس کا ٹکڑا دلِ آگاہ ہے! 1938

گرچہ میرے باغ میں شبنم کی شادابی نہیں
آنکھ میری مایہ دارِ اَشکِ عُنّابی نہیں 1939

جانتا ہوں آہ! مَیں آلامِ انسانی کا راز
ہے نوائے شِکوَہ سے خالی مری فطرت کا ساز 1940

میرے لب پر قِصّۂ نیرنگیِ دَوراں نہیں
دل مرا حیراں نہیں، خنداں نہیں، گریاں نہیں 1941

پَر تری تصویرِ قاصد گریۂ پیہم کی ہے
آہ! یہ تردیدِ اقبالِ حکمتِ مُحکم کی ہے! 1942

گریۂ سرشار سے بنیادِ جاں پائندہ ہے
درد کے عرفاں سے عقلِ سنگدل شرمندہ ہے 1943

موجِ دُودِ آہ سے آئینہ ہے روشن مرا
گنجِ آب آورد سے معمور ہے دامن مرا 1944

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

حیرتی ہوں میں تری تصویر کے اعجاز کا

1945 رُخ بدل ڈالا ہے جس نے وقت کی پرواز کا

رفتہ و حاضر کو گویا پا بپا اس نے کیا

1946 عہدِ طفلی سے مجھے پھر آشنا اس نے کیا

جب ترے دامن میں پلتی تھی وہ جانِ ناتواں

1947 بات سے اچھّی طرح محرم نہ تھی جس کی زباں

اور اب چرچے ہیں جس کی شوخیِ گُفتار کے

1948 بے بہا موتی ہیں جس کی چشمِ گوہر بار کے

علم کی سنجیدہ گُفتاری، بُڑھاپے کا شعور

1949 دُنیوی اعزاز کی شوکت، جوانی کا غرور

زندگی کی اَوج گاہوں سے اُتر آتے ہیں ہم

1950 صُحبتِ مادر میں طفلِ سادہ رہ جاتے ہیں ہم

بے تکلُّف خندہ زن ہیں، فکر سے آزاد ہیں

1951 پھر اُسی کھوئے ہوئے فردوس میں آباد ہیں

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

کس کو اب ہو گا وطن میں آہ! میرا انتظار؟

1952 کون میرا خط نہ آنے سے رہے گا بے قرار؟

خاکِ مرقد پر تری لے کر یہ فریاد آؤں گا

1953 اب دُعائے نیم شب میں کس کو مَیں یاد آؤں گا؟

تربیت سے تیری مَیں انجم کا ہم قسمت ہُوا

1954 گھر مرے اجداد کا سرمایۂ عزّت ہُوا

دفترِ ہستی میں تھی زرّیں ورق تیری حیات

1955 تھی سراپا دین و دُنیا کا سبق تیری حیات

عمر بھر تیری محبّت میری خدمت گر رہی

1956 مَیں تری خدمت کے قابل جب ہُوا، تُو چل بسی

وہ جواں، قامت میں ہے جو صُورتِ سروِ بلند

1957 تیری خدمت سے ہُوا جو مجھ سے بڑھ کر بہرہ مند

کاروبارِ زندگانی میں وہ ہم پہلو مرا

1958 وہ محبّت میں تری تصویر، وہ بازو مرا

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

تجھ کو مثلِ طفلکِ بے دست و پا روتا ہے وہ
صبر سے ناآشنا صُبح و مسا روتا ہے وہ 1959

تُخم جس کا تُو ہماری کِشتِ جاں میں بو گئی
شرکتِ غم سے وہ اُلفت اور مُحکم ہو گئی 1960

آہ! یہ دُنیا، یہ ماتم خانۂ برنا و پیر!!
آدمی ہے کس طلسمِ دوش و فردا میں اسیر! 1961

کتنی مشکل زندگی ہے! کس قدر آساں ہے موت!
گلشنِ ہستی میں مانندِ نسیم ارزاں ہے موت! 1962

زلزلے ہیں، بجلیاں ہیں، قحط ہیں، آلام ہیں
کیسی تابِ اکیسی دخترانِ مادرِ ایّام ہیں! 1963

کُلبۂ افلاس میں، دولت کے کاشانے میں موت
دشت و در میں، شہر میں، گُلشن میں، ویرانے میں موت 1964

موت ہے ہنگامہ آرا قُلزُمِ خاموش میں
ڈُوب جاتے ہیں سفینے موج کی آغوش میں 1965

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

نَے مجالِ شکوہ ہے، نَے طاقتِ گفتار ہے
زندگانی کیا ہے، اک طوقِ گلُو افشار ہے! 1966

قافلے میں غیرِ فریادِ دَرا کچھ بھی نہیں
اک متاعِ دیدۂ تر کے سوا کچھ بھی نہیں! 1967

ختم ہو جائے گا لیکن امتحاں کا دَور بھی
ہیں پسِ نُہ پردۂ گردُوں ابھی دَور اور بھی! 1968

سینہ چاک اس گلستاں میں لالہ و گُل ہیں تو کیا؟
نالہ و فریاد پر مجبور بُلبل ہیں تو کیا؟ 1969

جھاڑیاں، جن کے قفس میں قید ہے آہِ خزاں
سبز کر دے گی اُنھیں بادِ بہارِ جاوِداں 1970

خُفتہ خاکِ پے سپر میں ہے شرار اپنا تو کیا؟
عارضی محمل ہے یہ مُشتِ غُبار اپنا تو کیا؟ 1971

زندگی کی آگ کا انجام خاکستر نہیں!
ٹُوٹنا جس کا مقدّر ہو، یہ وہ گوہر نہیں! 1972

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

زندگی محبوب ایسی دیدۂ قُدرت میں ہے

1973 ذوقِ حفظِ زندگی ہر چیز کی فطرت میں ہے

موت کے ہاتھوں سے مِٹ سکتا اگر نقشِ حیات

1974 عام یوں اس کو نہ کر دیتا نِظامِ کائنات

ہے اگر ارزاں تو یہ سمجھو اجل کچھ بھی نہیں

1975 جس طرح سونے سے جینے میں خلل کچھ بھی نہیں

آہ غافل! موت کا رازِ نہاں کچھ اور ہے!

1976 نقش کی ناپایداری سے عیاں کچھ اور ہے!

جنّتِ نظّارہ ہے نقشِ ہوا بالائے آب

1977 موجِ مُضطر توڑ کر تعمیر کرتی ہے حباب

موج کے دامن میں پھر اُس کو چھُپا دیتی ہے یہ!

1978 کتنی بیدردی سے نقش اپنا مِٹا دیتی ہے یہ!

پھر نہ کر سکتی حباب اپنا اگر پیدا ہَوا

1979 توڑنے میں اُس کے یوں ہوتی نہ بے پروا ہَوا

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

اس روِش کا کیا اثر ہے ہیئتِ تعمیر پر؟

1980 یہ تو حُجّت ہے ہَوا کی قُوّتِ تعمیر پر

فطرتِ ہستی شہیدِ آرزو رہتی نہ ہو

1981 خوب تر پیکر کی اس کو جُستجو رہتی نہ ہو!

آہ! سیمابِ پریشاں، انجمِ گردُوں فروز

1982 شوخ یہ چنگاریاں، ممنونِ شب ہے جن کا سوز

عقل جس سے سر بہ زانو ہے وہ مدّت ان کی ہے

1983 سرگزشتِ نوعِ انساں ایک ساعت ان کی ہے!

پھر یہ انساں، آں سوئے افلاک ہے جس کی نظر

1984 قُدسیوں سے بھی مقاصد میں ہے جو پاکیزہ تر

جو مثالِ شمعِ روشن محفلِ قُدرت میں ہے

آسماں اک نقطہ جس کی وسعتِ فطرت میں ہے

1985 جس کی نادانی صداقت کے لیے بیتاب ہے

جس کا ناخن سازِ ہستی کے لیے مضراب ہے

1986

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

شُعلہ یہ کمتر ہے گردُوں کے شراروں سے بھی کیا؟

1987 کم بہا ہے آفتاب اپنا ستاروں سے بھی کیا؟

تُخمِ گُل کی آنکھ زیرِ خاک بھی بے خواب ہے

1988 کس قدر نشو و نما کے واسطے بے تاب ہے

زندگی کا شُعلہ اُس دانے میں جو مستور ہے

1989 خود نُمائی، خود فزائی کے لیے مجبور ہے

سردیِ مرقد سے بھی افسُردہ ہو سکتا نہیں

1990 خاک میں دب کر بھی اپنا سوز کھو سکتا نہیں!

پھُول بن کر اپنی تُربت سے نِکل آتا ہے یہ

1991 موت سے گویا قبائے زندگی پاتا ہے یہ!

ہے لحد اُس قُوّتِ آشُفتہ کی شیرازہ بند

1992 ڈالتی ہے گردنِ گردُوں میں جو اپنی کمند

موت، تجدیدِ مذاقِ زندگی کا نام ہے

1993 خواب کے پردے میں بیداری کا اک پیغام ہے!

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

خُوگرِ پرواز کو پرواز میں ڈر کچھ نہیں!
موت اس گُلشن میں جُز سنجیدنِ پَر کچھ نہیں! 1994

کہتے ہیں اہلِ جہاں دردِ اجل ہے لا دوا
زخمِ فُرقت وقت کے مرہم سے پاتا ہے شفا 1995

دل مگر، غم مرنے والوں کا جہاں آباد ہے
حلقۂ زنجیرِ صبح و شام سے آزاد ہے 1996

وقت کے افسُوں سے تھمتا نالۂ ماتم نہیں
وقت زخمِ تیغِ فُرقت کا کوئی مرہم نہیں 1997

سر پہ آجاتی ہے جب کوئی مصیبت ناگہاں
اشکِ پیہم دیدۂ انساں سے ہوتے ہیں رواں 1998

ربط ہو جاتا ہے دل کو نالہ و فریاد سے
خُونِ دل بہتا ہے آنکھوں کی سَرشک آباد سے 1999

آدمی تابِ شکیبائی سے گو محروم ہے
اس کی فطرت میں یہ اک احساسِ نامعلوم ہے 2000

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

ق

جوہرِ انساں عدم سے آشنا ہوتا نہیں

2001 آنکھ سے غائب تو ہوتا ہے، فنا ہوتا نہیں

رختِ ہستی خاک، غم کی شُعلہ افشانی سے ہے

2002 سرد یہ آگ اس لطیف احساس کے پانی سے ہے!

آہ! یہ ضبطِ فغاں غفلت کی خاموشی نہیں!

2003 آگہی ہے یہ دل آسائی، فراموشی نہیں!

پردۂ مشرق سے جس دم جلوہ گر ہوتی ہے صُبح

2004 داغِ شب کا دامنِ آفاق سے دھوتی ہے صُبح

لالۂ افسردہ کو آتش قبا کرتی ہے یہ

2005 بے زبانِ طائر کو بزمِ نے نوا کرتی ہے یہ

سینۂ بُلبل کے زِنداں سے سُرود آزاد ہے

2006 سیکڑوں نغموں سے بادِ صُبح دم آباد ہے

غُنچگانِ لالہ زار و کوہسار و رُود بار

2007 ہوتے ہیں آخر عروسِ زندگی سے ہمکنار

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

یہ اگر آئینِ ہستی ہے کہ ہو ہر شام صُبح
مرقدِ انساں کی شب کا کیوں نہ ہو انجام صُبح؟ 2008

دامِ سیمینِ تخیّل ہے مرا آفاق گیر
کر لیا ہے جس سے تیری یاد کو مَیں نے اسیر! 2009

یاد سے تیری دلِ درد آشنا معمور ہے
جیسے کعبے میں دُعاؤں سے فضا معمور ہے 2010

وہ فرائض کا تسلسل نام ہے جس کا حیات
جلوہ گاہیں اُس کی ہیں لاکھوں جہانِ بے ثبات 2011

مختلف ہر منزلِ ہستی کی رسم و راہ ہے
آخرت بھی زندگی کی ایک جولاں گاہ ہے! 2012

ہے وہاں بے حاصلی کِشتِ اجل کے واسطے
سازگار آب و ہوا تُخمِ عمل کے واسطے 2013

نُورِ فطرت ظُلمتِ پیکر کا زِندانی نہیں
تنگ ایسا حلقۂ افکارِ انسانی نہیں 2014

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

زندگانی تھی تری مہتاب سے تابندہ تر

خوب تر تھا صُبح کے تارے سے بھی تیرا سفر 2015

مثلِ ایوانِ سَحَر مرقد فروزاں ہو ترا!

نُور سے معمور یہ خاکی شبستاں ہو ترا! 2016

آسماں تیری لحَد پر شبنم افشانی کرے!

سبزۂ نَو رُستہ اس گھر کی نگہبانی کرے! 2017

اقبال
جھاڑ اداگوں گرد مرد خوگاہے
دبستانِ اقبال

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

شُعاعِ آفتاب

2018 صُبح جب میری نگہ سودائیِ نظّارہ تھی — آسماں پر اک شعاعِ آفتاب آوارہ تھی

2019 مَیں نے پُوچھا اُس کرن سے "اے سراپا اضطراب! — تیری جانِ ناشکیبا میں ہے کیسا اضطراب!

2020 تُو کوئی چھوٹی سی بجلی ہے کہ جس کو آسماں — کر رہا ہے خرمنِ اقوام کی خاطر جواں!

یہ تڑپ ہے یا ازل سے تیری خُو ہے، کیا ہے یہ؟

2021 رقص ہے؟ آوارگی ہے؟ جُستجو ہے؟ کیا ہے یہ؟"

2022 "خُفتہ ہنگامے ہیں میری ہستیِ خاموش میں — پرورش پائی ہے مَیں نے صبح کی آغوش میں

2023 مُضطرب ہر دم مری تقدیر رکھتی ہے مجھے — جُستجو میں لذّتِ تنویر رکھتی ہے مجھے

2024 برقِ آتش خُو نہیں فطرت میں گو ناری ہوں میں — مہرِ عالَم تاب کا پیغام بیداری ہوں مَیں

2025 سُرمہ بن کر چشمِ انساں میں سما جاؤں گی مَیں — رات نے جو کچھ چُھپا رکھّا تھا، دِکھلاؤں گی مَیں

تیرے مستوں میں کوئی جویائے ہشیاری بھی ہے؟

2026 سونے والوں میں کسی کو ذوقِ بیداری بھی ہے؟"

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

عُرفیؔ

محل ایسا کیا تعمیر عُرفی کے تخیّل نے
تصدّق جس پہ حیرت خانۂ سینا و فارابی 2027

فضائے عشق پر تحریر کی اُس نے نوا ایسی
میسّر جس سے ہیں آنکھوں کو اب تک اَشکِ عُنّابی 2028

مرے دل نے کیا اک دن اُس کی تُربت سے شکایت کی
نہیں ہنگامۂ عالَم میں اب سامانِ بیتابی 2029

مزاجِ اہلِ عالَم میں تغیّر آ گیا ایسا
کہ رخصت ہو گئی دنیا سے کیفیّت وہ سیمابی 2030

فغانِ نیم شب شاعر کی بارِ گوش ہوتی ہے
نہ ہو جب چشمِ محفل آشنائے لُطفِ بے خوابی 2031

کسی کا شُعلۂ فریاد ہو ظُلمت رُبا کیوں کر؟
گراں ہے شب پرستوں پر سَحَر کی آسماں تابی 2032

صدا تُربت سے آئی "شِکوۂ اہلِ جہاں کم گو
نوا را تلخ تر می زن چو ذوقِ نغمہ کم یابی 2033

خُدی را تیز تر می خواں چو محمل را گراں بینی" 2033-ا

ایک خط کے جواب میں

ہَوَس بھی ہو تو نہیں مجھ میں ہمّتِ تگ و تاز
حصولِ جاہ ہے وابستۂ مذاقِ تلاش 2034

ہزار شُکر، طبیعت ہے ریزہ کار مری
ہزار شُکر، نہیں ہے دماغ فِتنہ تراش 2035

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

2036 مرے سخن سے دلوں کی ہیں کھیتیاں سرسبز — جہاں میں ہُوں مَیں مثالِ سَحابِ دریا پاش

2037 یہ عُقدہ ہائے سیاست تجھے مبارک ہوں — کہ فیضِ عشق سے ناخن مرا ہے سینہ خراش

2038 ہوائے بزمِ سلاطیں دلیلِ مُردہ دِلی — کِیا ہے حافظِ رنگیں نوا نے راز یہ فاش

"گرت ہوا ست کہ باخضر ہم نشیں باشی

2039 نہاں ز چشمِ سکندر چو آبِ حیواں باش"

نانک

2040 قوم نے پیغامِ گوتم کی ذرا پروا نہ کی — قدر پہچانی نہ اپنے گوہرِ یک دانہ کی!

2041 آہ! بدقسمت رہے آوازِ حق سے بے خبر — غافل اپنے پھل کی شیرینی سے ہوتا ہے شجر

2042 آشکارا اُس نے کیا جو زندگی کا راز تھا — ہند کو لیکن خیالی فلسفے پر ناز تھا

2043 شمعِ حق سے جو منوّر ہو یہ وہ محفل نہ تھی — بارشِ رحمت ہوئی لیکن زمیں قابل نہ تھی!

2044 آہ! شودر کے لیے ہندوستاں غم خانہ ہے — دردِ انسانی سے اس بستی کا دل بیگانہ ہے

2045 برہمن سرشار ہے اب تک مئے پندار میں — شمعِ گوتم جل رہی ہے محفلِ اغیار میں

2046 بُت کدہ پھر بعد مُدّت کے مگر روشن ہُوا — نُورِ ابراہیمؑ سے آزر کا گھر روشن ہُوا

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

پھر اُٹھی آخر صدا توحید کی پنجاب سے
ہند کو اک مردِ کامل نے جگایا خواب سے! 2047

کُفر و اسلام

تضمین بر شعرِ میر رضی دانشؔ

ایک دن اقبالؔ نے پُوچھا کلیمِ طُور سے — اے کہ تیرے نقشِ پا سے وادیِ سِینا چمن! 2048
آتشِ نمرود ہے اب تک جہاں میں شُعلہ ریز — ہو گیا آنکھوں سے پنہاں کیوں ترا سوزِ کُہن؟ 2049
تھا جوابِ صاحبِ سِینا کہ مُسلم ہے اگر — چھوڑ کر غائب کو تُو حاضر کا شیدائی نہ بن 2050
ذوقِ حاضر ہے تو پھر لازم ہے ایمانِ خلیلؑ — ورنہ خاکستر ہے تیری زندگی کا پیرہن 2051
ہے اگر دیوانۂ غائب تو کچھ پروا نہ کر — مُنتظر رہ وادیِ فاراں میں ہو کر خیمہ زن 2052
عارضی ہے شانِ حاضر سطوتِ غائب مدام — اس صداقت کو محبّت سے ہے ربطِ جان و تن 2053
شُعلۂ نمرود ہے روشن زمانے میں تو کیا — "شمع خود را می گدازد درمیانِ انجمن
نُورِ ما چوں آتشِ سنگ از نظر پنہاں خوش است" 2054

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

بلالؓ

2055 لِکھّا ہے ایک مغربی حق شناس نے — اہلِ قلم میں جس کا بہت احترام تھا

2056 جولاں گہِ سکندرِ رُومی تھا ایشیا — گردُوں سے بھی بلند تر اُس کا مقام تھا

2057 تاریخ کہہ رہی ہے کہ رُومی کے سامنے — دعویٰ کیا جو پورَس و دارا نے، خام تھا

2058 دنیا کے اُس شہنشہِ انجم سپاہ کو — حیرت سے دیکھتا فلکِ نیل فام تھا

آج ایشیا میں اُس کو کوئی جانتا نہیں

2059 تاریخ داں بھی اُسے پہچانتا نہیں

2060 لیکن بلالؓ، وہ حبشی زادۂ حقیر — فطرت تھی جس کی نُورِ نبوّت سے مُستنیر

2061 جس کا امیں ازل سے ہُوا سینۂ بلالؓ — محکوم اُس صدا کے ہیں شاہنشہ و فقیر!

2062 ہوتا ہے جس سے اسوَد و احمر میں اختلاط — کرتی ہے جو غریب کو ہم پہلوئے امیر!

2063 ہے تازہ آج تک وہ نوائے جگر گداز — صدیوں سے سُن رہا ہے جسے گوشِ چرخِ پیر

اقبالؔ! کس کے عشق کا یہ فیضِ عام ہے؟

2064 رُومی فنا ہُوا، حبشی کو دوام ہے!

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

مسلمان اور تعلیمِ جدید

تضمین بر شعرِ ملک قُمیؔ

مُرشد کی یہ تعلیم تھی اے مُسلمِ شوریدہ سر! — لازم ہے رہرو کے لیے دُنیا میں سامانِ سفر 2065

بدلی زمانے کی ہوا، ایسا تغیّر آ گیا — تھے جو گراں قیمت کبھی، اب ہیں متاعِ کس مخر 2066

وہ شُعلۂ روشن ترا، ظُلمت گریزاں جس سے تھی — گھٹ کر ہُوا مثلِ شرر تارے سے بھی کم نُور تر 2067

شیدائیِ غائب نہ رہ، دیوانۂ موجود ہو — غالب ہے اب اقوام پر معبودِ حاضر کا اثر 2068

ممکن نہیں اس باغ میں کوشش ہو بار آور تری — فرسُودہ ہے پھندا ترا، زیرک ہے مُرغِ تیز پَر 2069

اس دور میں تعلیم ہے امراضِ ملّت کی دوا — ہے خُونِ فاسد کے لیے تعلیم مثلِ نیشتر 2070

رہبر کے ایما سے ہُوا تعلیم کا سودا مجھے — واجب ہے صحرا گرد پر تعمیلِ فرمانِ خِضرؑ 2071

لیکن نگاہِ نکتہ بیں دیکھے زبُونیِ بختی مری — "رفتم کہ خار از پا کشم، محمل نہاں شد از نظر 2072

یک لحظہ غافل گشتم و صد سالہ راہم دُور شد" 2072-ا

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

پھُولوں کی شہزادی

2073 کَلی سے کہہ رہی تھی ایک دن شبنم گُلستاں میں — رہی مَیں ایک مدّت غنچہ ہائے باغِ رضواں میں

2074 تمھارے گُلستاں کی کیفیت سرشار ہے ایسی — نگہ فردوس در دامن ہے میری چشمِ حیراں میں

2075 سُنا ہے کوئی شہزادی ہے حاکم اس گُلستاں کی — کہ جس کے نقشِ پا سے پھُول ہوں پیدا بیاباں میں

کبھی ساتھ اپنے اُس کے آستاں تک مجھ کو تُو لے چل

2076 چھُپا کر اپنے دامن میں برنگِ موجِ بُو لے چل

2077 کَلی بولی، سریر آرا ہماری ہے وہ شہزادی — درخشاں جس کی ٹھوکر سے ہوں پتّھر بھی نگیں بن کر

2078 مگر فطرت تری اُفتندہ اور بیگم کی شان اونچی — نہیں ممکن کہ تُو پہنچے ہماری ہم نشیں بن کر

2079 پہنچ سکتی ہے تُو لیکن ہماری شاہزادی تک — کسی دُکھ درد کے مارے کا اشکِ آتشیں بن کر

2080 نظر اُس کی پیامِ عید ہے اہلِ محرّم کو — بنا دیتی ہے گوہر غم زدوں کے اشکِ پیہم کو

تضمین بر شعرِ صائبؔ

2081 کہاں اقبالؔ تُو نے آ بنایا آشیاں اپنا — نوا اس باغ میں بُلبل کو ہے سامانِ رُسوائی!

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

شرارے وادیِ ایمن کے تُو بوتا تو ہے لیکن — نہیں ممکن کہ پھوٹے اس زمیں سے تُخمِ سینائی 2082

کَلی زورِ نَفَس سے بھی وہاں گُل ہو نہیں سکتی — جہاں ہر شے ہو محرومِ تقاضائے خود افزائی 2083

قیامت ہے کہ فطرت سو گئی اہلِ گلستاں کی — نہ ہے بیدار دل پیری، نہ ہمّت خواہ برنائی 2084

دلِ آگاہ جب خوابیدہ ہو جاتے ہیں سینوں میں — نوا گر کے لیے زہراب ہوتی ہے شکر خائی 2085

نہیں ضبطِ نوا ممکن تو اُڑ جا اس گلستاں سے — کہ اس محفل سے خوشتر ہے کسی صحرا کی تنہائی 2086

"ہماں بہتر کہ لیلیٰ در بیاباں جلوہ گر باشد
ندارد تنگنائے شہر تابِ حُسنِ صحرائی!" 2087

فردوس میں ایک مکالمہ

ہاتف نے کہا مجھ سے کہ فردوسِ بریں میں اک روز — حالیؔ سے مخاطب ہوئے یوں سعدیِ شیراز 2088

اے آنکہ ز نورِ گُہرِ نظمِ فلک تاب — دامن بہ چراغِ مہ و اختر زدہ ای باز! 2089

کچھ کیفیتِ مُسلمِ ہندی تو بیاں کر — واماندۂ منزل ہے، کہ مصروفِ تگ و تاز؟ 2090

مذہب کی حرارت بھی ہے کچھ اس کی رگوں میں — تھی جس کی فلک سوز کبھی گرمیِ آواز؟ 2091

باتوں سے ہُوا شیخ کی حالیؔ متأثّر — رو رو کے لگا کہنے کہ "اے صاحبِ اعجاز! 2092

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

2093 جب پیرِ فلک نے وَرق ایّام کا اُلٹا — آئی یہ صدا، پاؤ گے تعلیم سے اعزاز!

2094 آیا ہے مگر اس سے عقیدوں میں تزلزل — دنیا تو ملی، طائرِ دیں کر گیا پرواز

2095 دیں ہو تو مقاصد میں بھی پیدا ہو بلندی — فطرت ہے جوانوں کی زمیں گیر، زمیں تاز

2096 مذہب سے ہم آہنگیِ افراد ہے باقی — دیں زخمہ ہے، جمعیّتِ ملّت ہے اگر ساز

2097 بنیاد لرز جائے جو دیوارِ چمن کی — ظاہر ہے کہ انجامِ گُلستاں کا ہے آغاز

2098 پانی نہ مِلا زمزمِ ملّت سے جو اس کو — پیدا ہیں نئی پَود میں الحاد کے انداز

2099 یہ ذکر حضورِ شہِ یَثرِبؐ میں نہ کرنا — سمجھیں نہ کہیں ہند کے مُسلم مجھے غمّاز

2100 "خُرما نتواں یافت ازاں خار کہ کشتیم
دیبا نتواں بافت ازاں پشم کہ رشتیم☆"

مذہب

تضمین بر شعرِ میرزا بیدلؔ

2101 تعلیمِ پیرِ فلسفۂ مغربی ہے یہ — ناداں ہیں جن کو ہستیِ غائب کی ہے تلاش

2102 پیکر اگر نظر سے نہ ہو آشنا تو کیا — ہے شیخ بھی مثالِ برہمن صنم تراش

☆ یہ شعر حافظ سعدی کا ہے

دبستانِ اقبال
Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

محسوس پر بِنا ہے علومِ جدید کی — اس دور میں ہے شیشۂ عقائد کا پاش پاش 2103

مذہب ہے جس کا نام، وہ ہے اک جنُونِ خام — ہے جس سے آدمی کے تخیُّل کو انتعاش 2104

کہتا مگر ہے فلسفۂ زندگی کچھ اور — مجھ پر کِیا یہ مُرشدِ کامل نے راز فاش 2105

"با ہر کمال اندکے آشفتگی خوش است

ہر چند عقلِ کُل شدہ ای بے جنُوں مباش" 2106

جنگِ یرموک کا ایک واقعہ

صف بستہ تھے عرب کے جوانانِ تیغ بند — تھی مُنتظر حنا کی عروسِ زمینِ شام 2107

اک نوجوان صُورتِ سیماب مُضطرب — آ کر ہُوا امیرِ عساکر سے ہم کلام 2108

اے بُوعبیدہؓ رخصتِ پیکار دے مجھے — لبریز ہو گیا مرے صبر و سُکوں کا جام 2109

بے تاب ہو رہا ہوں فراقِ رسُولؐ میں — اک دم کی زندگی بھی محبّت میں ہے حرام 2110

جاتا ہوں مَیں حضورِ رسالتؐ پناہ میں — لے جاؤں گا خوشی سے اگر ہو کوئی پیام 2111

یہ ذوق و شوق دیکھ کے پُرنم ہوئی وہ آنکھ — جس کی نگاہ تھی صِفَتِ تیغِ بے نیام 2112

بولا امیرِ فوج کہ "وہ نوجواں ہے تُو — پِیروں پہ تیرے عشق کا واجب ہے احترام 2113

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

2114 پُوری کرے خدائے محمدؐ تری مراد کتنا بلند تیری محبّت کا ہے مقام!

2115 پہنچے جو بارگاہِ رسُولِ امیںؐ میں تُو کرنا یہ عرض میری طرف سے پس از سلام

ہم پر کرم کِیا ہے خدائے غیُور نے

2116 پُورے ہوئے جو وعدے کیے تھے حضورؐ نے!"

مذہب

اپنی مِلّت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر

2117 خاص ہے ترکیب میں قومِ رُسولِ ہاشمیؐ

اُن کی جمعیّت کا ہے مُلک و نسب پر انحصار

2118 قوّتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیّت تری

دامنِ دیں ہاتھ سے چھُوٹا تو جمعیّت کہاں

2119 اور جمعیّت ہوئی رُخصت تو مِلّت بھی گئی!

پیوستہ رہ شجر سے، اُمّیدِ بہار رکھ!

2120 ڈالی گئی جو فصلِ خزاں میں شجر سے ٹُوٹ ممکن نہیں ہری ہو سحابِ بہار سے

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

ہے لازوال عہدِ خزاں اُس کے واسطے — کچھ واسطہ نہیں ہے اُسے برگ و بار سے 2121

ہے تیرے گُلستاں میں بھی فصلِ خزاں کا دَور — خالی ہے جیبِ گُل زرِ کامل عیار سے 2122

جو نغمہ زن تھے خلوَتِ اوراق میں طیور — رُخصت ہوئے ترے شَجرِ سایہ دار سے 2123

شاخِ بُریدہ سے سبق اندوز ہو کہ تُو — نا آشنا ہے قاعدۂ روزگار سے 2124

ملّت کے ساتھ رابطۂ اُستوار رکھ
پیوستہ رہ شجر سے، اُمّیدِ بہار رکھ! 2125

شبِ معراج

اخترِ شام کی آتی ہے فلک سے آواز
سجدہ کرتی ہے سَحَر جس کو، وہ ہے آج کی رات 2126

رہِ یک گام ہے ہمّت کے لیے عرشِ بریں
کہہ رہی ہے یہ مسلمان سے معراج کی رات! 2127

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

پھُول

تجھے کیوں فکر ہے اے گُل! دلِ صد چاکِ بُلبل کی
تُو اپنے پیرہن کے چاک تو پہلے رفو کر لے! 2128

تمنّا آبرو کی ہو اگر گلزارِ ہستی میں
تو کانٹوں میں اُلجھ کر زندگی کرنے کی خُو کر لے! 2129

صنوبر باغ میں آزاد بھی ہے، پا بہ گِل بھی ہے
اِنھی پابندیوں میں حاصلِ آزادی کو تُو کر لے! 2130

تنک بخشی کو استغنا سے پیغامِ خجالت دے
نہ منّت کشِ شبنم، رنگوں جام و سبو کر لے! 2131

نہیں یہ شانِ خودداری، چمن سے توڑ کر تجھ کو
کوئی دستار میں رکھ لے، کوئی زیبِ گلو کر لے! 2132

چمن میں غنچۂ گُل سے یہ کہہ کر اُڑ گئی شبنم
مذاقِ جورِ گُلچیں ہو تو پیدا رنگ و بو کر لے! 2133

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

اگر منظور ہو تجھ کو خزاں نا آشنا رہنا

جہانِ رنگ و بو سے، پہلے قطعِ آرزو کر لے! 2134

اسی میں دیکھ! مُضمر ہے کمالِ زندگی تیرا

جو تجھ کو زینتِ دامن کوئی آئینہ رُو کر لے! 2135

شیکسپیئر

شفقِ صُبح کو دریا کا خرام آئینہ نغمۂ شام کو خاموشیِ شام آئینہ 2136

برگِ گُل آئینۂ عارضِ زیبائے بہار شاہدِ مے کے لیے حجلۂ جام آئینہ 2137

حُسن آئینۂ حق اور دل آئینۂ حُسن دل انساں کو ترا حُسنِ کلام آئینہ 2138

ہے ترے فکرِ فلک رس سے کمالِ ہستی

کیا تری فطرتِ روشن تھی مآلِ ہستی؟ 2139

تجھ کو جب دیدۂ دیدار طلب نے ڈھونڈا تابِ خورشید میں خورشید کو پنہاں دیکھا 2140

چشمِ عالَم سے تو ہستی رہی مستور تری اور عالَم کو تری آنکھ نے عُریاں دیکھا 2141

حِفظِ اَسرار کا فطرت کو ہے سودا ایسا

رازداں پھر نہ کرے گی کوئی پیدا ایسا! 2142

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

مَیں اور تُو

نہ سلیقہ مجھ میں کلیمؑ کا، نہ قرینہ تجھ میں خلیلؑ کا
مَیں ہلاکِ جادوئے سامری، تُو قتیلِ شیوۂ آزری!

2143

مَیں نوائے سوختہ در گلو، تُو پریدہ رنگ، رمیدہ بُو
مَیں حکایتِ غمِ آرزو، تُو حدیثِ ماتمِ دلبری!

2144

مرا عیش غم، مرا شہد سَم، مری بود ہم نَفَسِ عَدم
ترا دل حرم، ترا گِرد و عجم، ترا دیں خریدۂ کافری!

2145

دمِ زندگی رمِ زندگی، غمِ زندگی سمِ زندگی
غمِ رم نہ کر، سَمِ غم نہ کھا کہ یہی ہے شانِ قلندری!

2146

تری خاک میں ہے اگر شرر تو خیالِ فقر و غنا نہ کر
کہ جہاں میں نانِ شعیر پر ہے مدارِ قوّتِ حیدری!

2147

کوئی ایسی طرزِ طواف تُو مجھے اے چراغِ حرم بتا
کہ ترے پتنگ کو پھر عطا ہو وہی سرشتِ سمندری!

2148

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

گِلۂ جفائے وفا نما کہ حرم کو اہلِ حرم سے ہے

کسی بُت کدے میں بیاں کروں تو کہے صنم بھی 'ہَری ہَری'

نہ ستیزہ گاہِ جہاں نئی، نہ حریفِ پنجہ فگن نئے

وہی فطرتِ اسد اللّٰہی، وہی مرحبی، وہی عنتری

کرم اے شہِ عرب و عجمؐ کہ کھڑے ہیں منتظر کرم

وہ گدا کہ تُو نے عطا کیا ہے جنھیں دماغِ سکندری!

اسیری

ہے اسیری اعتبار افزا جو ہو فطرت بلند — قطرۂ نیساں ہے زندانِ صدف سے ارجمند

مُشکِ اذفر چیز کیا ہے، اک لہو کی بوند ہے — مُشک بن جاتی ہے ہو کر نافۂ آہُو میں بند

ہر کسی کی تربیت کرتی نہیں قُدرت، مگر — کم ہیں وہ طائر کہ ہیں دام و قفس سے بہرہ مند

"شہپرِ زاغ و زغن در بندِ قید و صید نیست

ایں سعادت قسمتِ شہباز و شاہیں کردہ اند"

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

دریُوزۂ خلافت

2156 اگر مُلک ہاتھوں سے جاتا ہے، جائے — تُو اَحکامِ حق سے نہ کر بے وفائی

2157 نہیں تجھ کو تاریخ سے آگہی کیا؟ — خلافت کی کرنے لگا تُو گدائی!

2158 خریدیں نہ جس کو ہم اپنے لہُو سے — مسلماں کو ہے ننگ وہ پادشائی!

2159 "مرا از شکستن چُناں عار ناید — کہ از دیگراں خواستن مومیائی"

ہمایوں

(مسٹر جسٹس شاہ دین مرحوم)

2160 اے ہمایوں! زندگی تیری سراپا سوز تھی — تیری چنگاری چراغِ انجمن افروز تھی!

2161 گرچہ تھا تیرا تنِ خاکی نزار و دردمند — تھی ستارے کی طرح روشن تری طبعِ بلند

2162 کس قدر بے باک دل اس ناتواں پیکر میں تھا — شعلۂ گردُوں نَورد اک مُشتِ خاکستر میں تھا!

2163 موت کی لیکن دلِ دانا کو کچھ پروا نہیں — شب کی خاموشی میں جُز ہنگامۂ فردا نہیں!

موت کو سمجھے ہیں غافل اختتامِ زندگی

2164 ہے یہ شامِ زندگی، صُبحِ دوامِ زندگی!

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

خضرِ راہ

شاعر

ساحلِ دریا پہ مَیں اک رات تھا محوِ نظر
گوشۂ دل میں چھُپائے اک جہانِ اضطراب
شب سُکوت افزا، ہَوا آسودہ، دریا نرم سَیر
تھی نظر حیراں کہ یہ دریا ہے یا تصویرِ آب!
جیسے گہوارے میں سو جاتا ہے طفلِ شِیر خوار
موجِ مُضطر تھی کہیں گہرائیوں میں مستِ خواب!
رات کے افسوں سے طائر آشیانوں میں اسیر
انجمِ کم ضَو گرفتارِ طلسمِ ماہتاب!
دیکھتا کیا ہوں کہ وہ پیکِ جہاں پیما خضَر
جس کی پِیری میں ہے مانندِ سَحَر رنگِ شباب

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

کہہ رہا ہے مجھ سے، اے جویائے اسرارِ ازل

چشمِ دل وا ہو تو ہے تقدیرِ عالَم بے حجاب! 2170

دل میں یہ سُن کر بَپا ہنگامۂ محشر ہُوا

میں شہیدِ جُستجو تھا، یوں سخن گُستر ہُوا 2171

اے تری چشمِ جہاں بیں پر وہ طوفاں آشکار

جن کے ہنگامے ابھی دریا میں سوتے ہیں خموش 2172

'کشتیِ مسکین'، و 'جانِ پاک'، و 'دیوارِ یتیم'!

عِلمِ مُوسیٰؑ بھی ہے تیرے سامنے حیرت فروش 2173

چھوڑ کر آبادیاں رہتا ہے تُو صحرا نَورَد

زندگی تیری ہے بے روز و شب و فردا و دوش 2174

زندگی کا راز کیا ہے، سلطنت کیا چیز ہے؟

اور یہ سرمایہ و محنت میں ہے کیسا خروش؟ 2175

ہو رہا ہے ایشیا کا خرقۂ دیرینہ چاک

نوجواں اقوامِ نَو دولت کے ہیں پیرایہ پوش! 2176

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

گرچہ اسکندر رہا محرومِ آبِ زندگی
فطرتِ اسکندری اب تک ہے گرمِ ناؤ نوش! 2177
بیچتا ہے ہاشمی ناموسِ دینِ مصطفیٰؐ
خاک و خُوں میں مِل رہا ہے ترکمانِ سخت کوش! 2178
آگ ہے، اولادِ ابراہیمؑ ہے، نمرُود ہے!
کیا کسی کو پھر کسی کا امتحاں مقصُود ہے؟ 2179

جوابِ خضر

صحرا نَوردی

یکوں تعجّب ہے مری صحرا نَوردی پر تجھے
یہ تگا پوئے دمادم زندگی کی ہے دلیل 2180
اے رہینِ خانہ تُو نے وہ سماں دیکھا نہیں
گُونجتی ہے جب فضائے دشت میں بانگِ رحیل! 2181

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

ریت کے ٹیلے پہ وہ آہُو کا بے پروا خرام

2182 وہ حضَر بے برگ و ساماں، وہ سفر بے سنگ و میل!

وہ نمودِ اخترِ سیماب پا ہنگامِ صُبح

2183 یا نمایاں بامِ گردُوں سے جبینِ جبرئیلؑ!

وہ سُکوتِ شامِ صحرا میں غروبِ آفتاب

2184 جس سے روشن تر ہُوئی چشمِ جہاں بینِ خلیلؑ!

اور وہ پانی کے چشمے پر مقامِ کارواں

2185 اہلِ ایماں جس طرح جنّت میں گردِ سلسبیل!

تازہ ویرانے کی سودائے محبّت کو تلاش

2186 اور آبادی میں تُو زنجیریِ کشت و نخیل!

پُختہ تر ہے گردشِ پیہم سے جامِ زندگی

2187 ہے یہی اے بے خبر رازِ دوامِ زندگی!

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

زندگی

برتر از اندیشۂ سُود و زیاں ہے زندگی
ہے کبھی جاں اور کبھی تسلیمِ جاں ہے زندگی! 2188

تُو اسے پیمانۂ امروز و فردا سے نہ ناپ
جاوداں، پیہم دواں، ہر دم جواں ہے زندگی! 2189

اپنی دُنیا آپ پیدا کر اگر زِندوں میں ہے
سِرِّ آدم ہے، ضمیر کُن فکاں ہے زندگی! 2190

زندگانی کی حقیقت کوہکن کے دل سے پُوچھ
جُوئے شِیر و تیشہ و سنگِ گراں ہے زندگی! 2191

بندگی میں گھٹ کے رہ جاتی ہے اک جُوئے کم آب
اور آزادی میں بحرِ بے کراں ہے زندگی 2192

آشکارا ہے یہ اپنی قُوّتِ تسخیر سے
گرچہ اک مٹّی کے پیکر میں نہاں ہے زندگی 2193

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

قلزمِ ہستی سے تُو اُبھرا ہے مانندِ حباب

اس زیاں خانے میں تیرا امتحاں ہے زندگی 2194

خام ہے جب تک تو ہے مٹّی کا اک انبار تُو

پُختہ ہو جائے تو ہے شمشیرِ بے زنہار تُو! 2195

ہو صداقت کے لیے جس دل میں مرنے کی تڑپ

پہلے اپنے پیکرِ خاکی میں جاں پیدا کرے 2196

پھُونک ڈالے یہ زمین و آسمانِ مستعار

اور خاکستر سے آپ اپنا جہاں پیدا کرے 2197

زندگی کی قُوّتِ پنہاں کو کر دے آشکار

تا یہ چنگاری فروغِ جاوداں پیدا کرے 2198

خاکِ مشرق پر چمک جائے مثالِ آفتاب

تا بدخشاں پھر وہی لعلِ گراں پیدا کرے 2199

سُوئے گردُوں نالۂ شب گیر کا بھیجے سفیر

رات کے تاروں میں اپنے رازداں پیدا کرے 2200

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

یہ گھڑی محشر کی ہے، تُو عرصۂ محشر میں ہے!
پیش کر غافل، عمل کوئی اگر دفتر میں ہے!

2201

سلطنت

آ بتاؤں تُجھ کو رمزِ آیۂ اِنَّ الْمُلُوْک
سلطنت اقوامِ غالب کی ہے اک جادُوگری

2202

خواب سے بیدار ہوتا ہے ذرا محکوم اگر
پھر سُلا دیتی ہے اُس کو حُکمراں کی ساحری

2203

جادوئے محمود کی تاثیر سے چشمِ ایاز
دیکھتی ہے حلقۂ گردن میں سازِ دلبری

2204

خُونِ اسرائیل آ جاتا ہے آخر جوش میں
توڑ دیتا ہے کوئی مُوسیٰ طلسمِ سامری

2205

سروَری زیبا فقط اُس ذاتِ بے ہمتا کو ہے
حُکمراں ہے اک وہی، باقی بُتانِ آزری

2206

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

از غلامی فطرتِ آزاد را رُسوا مکُن
تا تراشی خواجہ اے از برہمن کافر تری

ہے وہی سازِ کُہن مغرب کا جمہوری نِظام
جس کے پردوں میں نہیں غیر از نوائے قیصری

دیوِ استبداد جمہوری قبا میں پائے کوب
تُو سمجھتا ہے یہ آزادی کی ہے نیلم پری

مجلسِ آئین و اصلاح و رعایات وحقوق
طبِّ مغرب میں مزے میٹھے، اثر خواب آوری!

گرمیِ گفتارِ اعضائے مجالس، الاماں!
یہ بھی اک سرمایہ داروں کی ہے جنگِ زرگری!

اس سرابِ رنگ و بو کو گُلستاں سمجھا ہے تُو
آہ! اے ناداں قفس کو آشیاں سمجھا ہے تُو!

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

سرمایہ و محنت

بندۂ مزدور کو جا کر مرا پیغام دے
خِضر کا پیغام کیا، ہے یہ پیامِ کائنات! 2213

اے کہ تجھ کو کھا گیا سرمایہ دارِ حیلہ گر
شاخِ آہُو پر رہی صدیوں تلک تیری برات! 2214

دستِ دولت آفریں کو مُزد یوں مِلتی رہی
اہلِ ثروت جیسے دیتے ہیں غریبوں کو زکات! 2215

ساحرِ المُوط نے تجھ کو دیا برگِ حشیش
اور تُو اے بے خبر سمجھا اسے شاخِ نبات! 2216

نسل، قومیّت، کلیسا، سلطنت، تہذیب، رنگ
’خواجگی‘ نے خوب چُن چُن کے بنائے مُسکِرات 2217

کٹ مَرا ناداں خیالی دیوتاؤں کے لیے
سُکر کی لذّت میں تُو لُٹوا گیا نقدِ حیات 2218

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

مکر کی چالوں سے بازی لے گیا سرمایہ دار
انتہائے سادگی سے کھا گیا مزدور مات

2219

اُٹھ کہ اب بزمِ جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق و مغرب میں تیرے دَور کا آغاز ہے!

2220

ہمّتِ عالی تو دریا بھی نہیں کرتی قبول
غُنچۂ ساں غافل ترے دامن میں شبنم کب تلک!

2221

نغمۂ بیداریِ جمہور ہے سامانِ عیش
قصّۂ خوابِ آورِ اسکندر و جم کب تلک

2222

آفتابِ تازہ پیدا بطنِ گیتی سے ہُوا
آسماں! ڈُوبے ہوئے تاروں کا ماتم کب تلک!

2223

توڑ ڈالیں فطرتِ انساں نے زنجیریں تمام
دُوریِ جنّت سے روتی چشمِ آدم کب تلک

2224

باغبانِ چارہ فرما سے یہ کہتی ہے بہار
زخمِ گُل کے واسطے تدبیرِ مرہم کب تلک؟

2225

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

کرمکِ ناداں! طوافِ شمع سے آزاد ہو
اپنی فطرت کے تجلّی زار میں آباد ہو! 2226

دُنیائے اِسلام

کیا سناتا ہے مجھے تُرک و عرب کی داستاں
مجھ سے کچھ پنہاں نہیں اسلامیوں کا سوز و ساز 2227

لے گئے تثلیث کے فرزند میراثِ خلیلؑ
خشتِ بنیادِ کلیسا بن گئی خاکِ حجاز! 2228

ہو گئی رُسوا زمانے میں کُلاہِ لالہ رنگ
جو سراپا ناز تھے، ہیں آج مجبورِ نیاز! 2229

لے رہا ہے مے فروشانِ فرنگستاں سے پارس
وہ مئے سرکش حرارت جس کی ہے مینا گداز 2230

حکمتِ مغرب سے مِلّت کی یہ کیفیّت ہوئی
ٹکڑے ٹکڑے جس طرح سونے کو کر دیتا ہے گاز 2231

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

ہو گیا مانندِ آب ارزاں مسلماں کا لہُو

مُضطرب ہے تُو کہ تیرا دل نہیں دانائے راز
2232

گُفت رومیؔ "ہر بِنائے کُہنہ کآباداں کنند"

می ندانی "اوّل آں بنیاد را ویراں کنند؟"
2233

"مُلک ہاتھوں سے گیا مِلّت کی آنکھیں کُھل گئیں"

حق ترا چشمے عطا کردست غافل درنگر!
2234

مومیائی کی گدائی سے تو بہتر ہے شکست

مُورِ بے پر! حاجتے پیشِ سلیمانے مبر
2235

ربط و ضبطِ مِلّتِ بیضا ہے مشرق کی نجات

ایشیا والے ہیں اس نکتے سے اب تک بے خبر
2236

پھر سیاست چھوڑ کر داخل حصارِ دیں میں ہو

مُلک و دولت ہے فقط حِفظِ حرم کا اک ثمر
2237

ایک ہوں مُسلم حرم کی پاسبانی کے لیے

نیلؔ کے ساحل سے لے کر تابخاکِ کاشغرؔ!
2238

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

جو کرے گا امتیازِ رنگ و خُوں، مِٹ جائے گا

تُرکِ خرگاہی ہو یا اعرابی والا گُہر!

2239

نسل اگر مُسلِم کی مذہب پر مُقدّم ہو گئی

اُڑ گیا دُنیا سے تُو مانندِ خاکِ رہ گزر!

2240

تا خلافت کی بِنا دُنیا میں ہو پھر اُستوار

لا کہیں سے ڈُھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

2241

اے کہ نشناسی خفی را از جلی ہُشیار باش

اے گرفتارِ ابُوبکرؓ و علیؓ ہُشیار باش!

2242

عشق کو فریاد لازم تھی سو وہ بھی ہو چُکی

اب ذرا دل تھام کر فریاد کی تاثیر دیکھ!

2243

تُو نے دیکھا سَطوَتِ رفتارِ دریا کا عروج

موجِ مُضطر کس طرح بنتی ہے اب زنجیر دیکھ!

2244

عام حُرّیت کا جو دیکھا تھا خواب اسلام نے

اے مسلماں آج تُو اُس خواب کی تعبیر دیکھ!

2245

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

اپنی خاکستر سمندر کو ہے سامانِ وجود

مر کے پھر ہوتا ہے پیدا یہ جہانِ پیر دیکھ! 2246

کھول کر آنکھیں مرے آئینۂ گفتار میں

آنے والے دَور کی دُھندلی سی اک تصویر دیکھ! 2247

آزمودہ فتنہ ہے اک اور بھی گردُوں کے پاس

سامنے تقدیر کے رُسوائیِ تدبیر دیکھ! 2248

مُسلِم استی سینہ را از آرزو آباد دار

ہر زماں پیشِ نظر لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَاد دار 2249

جہاں آباد اقبال
دبستانِ اقبال

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

طُلوعِ اِسلام

دلیلِ صُبحِ روشن ہے ستاروں کی تُنک تابی
اُفق سے آفتاب اُبھرا، گیا دورِ گراں خوابی!

عُروقِ مُردۂ مشرق میں خُونِ زندگی دوڑا
سمجھ سکتے نہیں اس راز کو سینا و فارابی!

مسلماں کو مسلماں کر دیا طوفانِ مغرب نے
تلاطم ہائے دریا ہی سے ہے گوہر کی سیرابی

عطا مومن کو پھر درگاہِ حق سے ہونے والا ہے
شکوہِ ترکمانی، ذہنِ ہندی، نُطقِ اعرابی

اثر کچھ خواب کا غُنچوں میں باقی ہے تو اے بُلبل!
"نوا را تلخ تر می زن چو ذوقِ نغمہ کم یابی"

تڑپ صحنِ چمن میں، آشیاں میں، شاخساروں میں
جُدا پارے سے ہو سکتی نہیں تقدیرِ سیمابی

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

وہ چشمِ پاک بیں کیوں زینتِ برگستواں دیکھے
نظر آتی ہے جس کو مردِ غازی کی جگر تابی!

ضمیرِ لالہ میں روشن چراغِ آرزو کر دے
چمن کے ذرّے ذرّے کو شہیدِ جُستجو کر دے

سرشکِ چشمِ مُسلم میں ہے نیساں کا اثر پیدا
خلیل اللہؑ کے دریا میں ہوں گے پھر گُہر پیدا

کتابِ ملّتِ بیضا کی پھر شیرازہ بندی ہے
یہ شاخِ ہاشمی کرنے کو ہے پھر برگ و بر پیدا!

رہے آں ترکِ شیرازی دلِ تبریز و کابل را
صبا کرتی ہے بُوئے گُل سے اپنا ہم سفر پیدا!

اگر عثمانیوں پر کوہِ غم ٹُوٹا تو کیا غم ہے
کہ خُونِ صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سَحَر پیدا!

جہاں بانی سے ہے دُشوار تر کارِ جہاں بینی
جگر خُوں ہو تو چشمِ دل میں ہوتی ہے نظر پیدا!

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نُوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ وَر پیدا! 2263

نوا پیرا ہو اے بُلبل کہ ہو تیرے ترنّم سے
کبوتر کے تنِ نازک میں شاہیں کا جگر پیدا! 2264

ترے سینے میں ہے پوشیدہ رازِ زندگی کہہ دے
مسلماں سے حدیثِ سوز و سازِ زندگی کہہ دے 2265

خدائے لم یزل کا دستِ قُدرت تُو، زباں تُو ہے
یقیں پیدا کر اے غافل کہ مغلوبِ گُماں تُو ہے 2266

پرے ہے چرخِ نیلی فام سے منزل مسلماں کی
ستارے جس کی گردِ راہ ہوں، وہ کارواں تُو ہے! 2267

مکاں فانی، مکیں آنی، ازل تیرا، ابد تیرا
خدا کا آخری پیغام ہے تُو، جاوداں تُو ہے! 2268

حنا بندِ عروسِ لالہ ہے خُونِ جگر تیرا
تری نسبت براہیمی ہے، معمارِ جہاں تُو ہے! 2269

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

تری فطرت امیں ہے ممکناتِ زندگانی کی
جہاں کے جوہرِ مُضمَر کا گویا امتحاں تُو ہے!

جہانِ آب و گِل سے عالَمِ جاوید کی خاطر
نبوّت ساتھ جس کو لے گئی وہ ارمغاں تُو ہے!

یہ نکتہ سرگزشتِ مِلّتِ بیضا سے ہے پیدا
کہ اقوامِ زمینِ ایشیا کا پاسباں تُو ہے

سبَق پھر پڑھ صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی اِمامت کا!

یہی مقصودِ فطرت ہے، یہی رمزِ مسلمانی
اُخوّت کی جہاں گیری، محبّت کی فراوانی!

بُتانِ رنگ و خُوں کو توڑ کر مِلّت میں گُم ہو جا
نہ تُورانی رہے باقی، نہ ایرانی نہ افغانی!

میانِ شاخساراں صحبتِ مرغِ چمن کب تک
ترے بازو میں ہے پروازِ شاہینِ قہستانی!

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

گمان آبادِ ہستی میں یقیں مردِ مسلماں کا
بیاباں کی شبِ تاریک میں قندیلِ رہبانی!

2277

مٹایا قیصر و کسریٰ کے استبداد کو جس نے
وہ کیا تھا، زورِ حیدرؓ، فقرِ بُوذرؓ، صدقِ سلمانیؓ!

2278

ہُوئے احرارِ ملّت جادہ پیما کس تجمّل سے
تماشائی شگافِ در سے ہیں صدیوں کے زندانی!

2279

ثباتِ زندگی ایمانِ مُحکم سے ہے دنیا میں
کہ الماس سے بھی پائندہ تر نکلا ہے تُورانی

2280

جب اس انگارۂ خاکی میں ہوتا ہے یقیں پیدا
تو کر لیتا ہے یہ بال و پرِ رُوح الامیں پیدا!

2281

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

2282

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اُس کے زورِ بازو کا؟
نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں!

2283

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

ولایت، پادشاہی، علمِ اشیا کی جہاں گیری
یہ سب کیا ہیں؟ فقط اک نکتۂ ایماں کی تفسیریں! 2284

براہیمی نظر پیدا مگر مشکل سے ہوتی ہے
ہَوَس چُھپ چُھپ کے سینوں میں بنا لیتی ہے تصویریں! 2285

تمیزِ بندہ و آقا فسادِ آدمیّت ہے
حذَر اے چیرہ دستاں سخت ہیں فطرت کی تعزیریں! 2286

حقیقت ایک ہے ہر شے کی، خاکی ہو کہ نُوری ہو
لہُو خورشید کا ٹپکے اگر ذرّے کا دل چیریں 2287

یقیں مُحکم، عمل پیہم، محبّت فاتحِ عالم
جہادِ زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں 2288

چہ باید مرد را طبعِ بلندے، مشربِ نابے
دلِ گرمے، نگاہِ پاک بینے، جانِ بیتابے! 2289

عقابی شان سے جھپٹے تھے جو، بے بال و پر نکلے
ستارے شام کے خُونِ شفَق میں ڈُوب کر نکلے! 2290

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

ہُوئے مدفونِ دریا زیرِ دریا تیرنے والے

2291 طمانچے موج کے کھاتے تھے جو، بن کر گُہر نکلے!

غبارِ رہ گزر ہیں، کیمیا پر ناز تھا جن کو

2292 جبینیں خاک پر رکھتے تھے جو، اِکسیر گر نکلے!

ہمارا نرم رَو قاصد پیامِ زندگی لایا

2293 خبر دیتی تھیں جن کو بجلیاں وہ بے خبر نکلے!

حرم رُسوا ہُوا پیرِ حرم کی کم نگاہی سے

2294 جوانانِ تتاری کس قدر صاحب نظر نکلے!

زمیں سے نُوریانِ آسماں پرواز کہتے تھے

2295 یہ خاکی زندہ تر، پائندہ تر، تابندہ تر نکلے!

جہاں میں اہلِ ایماں صورتِ خورشید جیتے ہیں

2296 اِدھر ڈُوبے اُدھر نکلے، اُدھر ڈُوبے اِدھر نکلے!

یقیں افراد کا سرمایۂ تعمیرِ مِلّت ہے

2297 یہی قوّت ہے جو صورت گرِ تقدیرِ مِلّت ہے!

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

تُو رازِ کُن فکاں ہے، اپنی آنکھوں پر عیاں ہو جا

2298 خودی کا راز داں ہو جا، خدا کا ترجماں ہو جا

ہَوَس نے کر دیا ہے ٹکڑے ٹکڑے نوعِ انساں کو

2299 اُخُوَّت کا بیاں ہو جا، محبّت کی زباں ہو جا

یہ ہندی، وہ خُراسانی، یہ افغانی، وہ تُورانی

2300 تُو اے شرمندۂ ساحل! اُچھل کر بے کراں ہو جا

غبار آلودۂ رنگ و نسب ہیں بال و پر تیرے

2301 تُو اے مُرغِ حرم! اُڑنے سے پہلے پَر فشاں ہو جا

خودی میں ڈوب جا غافل! یہ سِرِّ زندگانی ہے

2302 نکل کر حلقۂ شام و سحر سے جاوداں ہو جا

مَصافِ زندگی میں سیرتِ فولاد پیدا کر

2303 شبستانِ محبّت میں حریر و پرنیاں ہو جا

گزر جا بن کے سیلِ تُند رَو کوہ و بیاباں سے

2304 گلستاں راہ میں آئے تو جُوئے نغمہ خواں ہو جا

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

ترے علم و محبّت کی نہیں ہے انتہا کوئی
نہیں ہے تجھ سے بڑھ کر سازِ فطرت میں نَوا کوئی! 2305

ابھی تک آدمی صیدِ زبونِ شہر یاری ہے
قیامت ہے کہ انساں نوعِ انساں کا شکاری ہے! 2306

نظر کو خِیرہ کرتی ہے چمک تہذیبِ حاضر کی
یہ صنّاعی مگر جُھوٹے نگوں کی ریزہ کاری ہے! 2307

وہ حکمت ناز تھا جس پر خِردمندانِ مغرب کو
ہَوَس کے پنجۂ خُونیں میں تیغِ کارزاری ہے! 2308

تدبّر کی فسُوں کاری سے محکم ہو نہیں سکتا
جہاں میں جس تمدّن کی بِنا سرمایہ داری ہے 2309

عمل سے زندگی بنتی ہے جنّت بھی، جہنّم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نُوری ہے نہ ناری ہے 2310

خروش آموزِ بُلبل ہو، گرہ غنچے کی وا کر دے
کہ تُو اس گلستاں کے واسطے بادِ بہاری ہے 2311

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

پھر اُٹھی ایشیا کے دل سے چنگاری محبّت کی
زمیں جولاں گہِ اطلس قبایانِ تتاری ہے!

بیا پیدا خریدار است جانِ ناتوانے را
"پس از مدّت گذار افتاد بر ما کاروانے را"

بیا ساقی نوائے مرغِ زار از شاخسار آمد
بہار آمد نگار آمد، نگار آمد قرار آمد!

کشید ابرِ بہاری خیمہ اندر وادی و صحرا
صدائے آبشاراں از فرازِ کوہسار آمد!

سرشتِ گردم تو ہم قانونِ پیشیں ساز دہ ساقی
کہ خیلِ نغمہ پردازاں قطار اندر قطار آمد!

کنار از زاہداں برگیر و بے باکانہ ساغر کش
پس از مدّت ازیں شاخِ کُہن بانگِ ہزار آمد!

بہ مشتاقاں حدیثِ خواجۂ بدر و حُنین آور
تصرّف ہائے پنہانش بچشمم آشکار آمد!

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

دگر شاخِ خلیلؑ از خُونِ ما نم ناک می گردد
ببازارِ محبّت نقدِ ما کامل عیار آمد!
سرِ خاکِ شہیدے برگ ہائے لالہ می پاشم
کہ خونش با نہالِ ملّتِ ما سازگار آمد!
"بیا تا گُل بیفشانیم و مے در ساغر اندازیم
فلک را سقف بشگافیم و طرحِ دیگر اندازیم"

اقبال
جہاں اگر گوں گردید مرد خونگرا کاہے
دبستانِ اقبال

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

غزلیات

اے بادِ صبا! کملی والےؐ سے جا کہیو پیغام مرا

2322 قبضے سے اُمّت بیچاری کے دیں بھی گیا، دنیا بھی گئی

یہ موجِ پریشاں خاطر کو پیغام لبِ ساحل نے دیا

2323 ہے دُور وصالِ بحر ابھی، تُو دریا میں گھبرا بھی گئی

عزت ہے محبّت کی قائم اے قیس! حجابِ محمل سے

2324 محمل جو گیا عزت بھی گئی، غیرت بھی گئی، لیلا بھی گئی!

کی ترک تگ و دو فطرت نے، تو آبروئے گوہر بھی ملی

2325 آوارگیِ فطرت بھی گئی اور کشمکشِ دریا بھی گئی

نکلی تو لبِ اقبالؔ سے ہے، کیا جانیے کس کی ہے یہ صدا!

2326 پیغامِ سکوں پہنچا بھی گئی، دل محفل کا تڑپا بھی گئی!

2327 یہ سُرودِ قُمری و بُلبل فریبِ گوش ہے باطنِ ہنگامہ آبادِ چمن خاموش ہے

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

تیرے پیمانوں کا ہے یہ اے مئے مغرب اثر — خندہ زن ساقی ہے، ساری انجمن بے ہوش ہے 2328

دَہر کے غم خانے میں تیرا پتا مِلتا نہیں — جُرم تھا کیا آفرینش بھی کہ تُو رُوپوش ہے؟ 2329

آہ! دنیا دل سمجھتی ہے جسے، وہ دل نہیں — پہلوئے انساں میں اک ہنگامۂ خاموش ہے 2330

زندگی کی رہ میں چل، لیکن ذرا بچ بچ کے چل — یہ سمجھ لے کوئی مِینا خانہ بارِ دوش ہے 2331

جس کے دم سے دلّی و لاہور ہم پہلو ہوئے
آہ! اے اقبالؔ، وہ بُلبل بھی اب خاموش ہے 2332

نالہ ہے بُلبلِ شوریدہ ترا خام ابھی — اپنے سینے میں اسے اور ذرا تھام ابھی 2333

پُختہ ہوتی ہے اگر مصلحت اندیش ہو عقل — عشق ہو مصلحت اندیش تو ہے خام ابھی 2334

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق — عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی 2335

عشق فرمودۂ قاصد سے سبک گامِ عمل — عقل سمجھی ہی نہیں معنیِ پیغام ابھی 2336

شیوۂ عشق ہے آزادی و دَہر آشوبی — تُو ہے زُنّاریِ بُت خانۂ ایّام ابھی 2337

عذرِ پرہیز پہ کہتا ہے بگڑ کر ساقی — ہے ترے دل میں وہی کاوشِ انجام ابھی 2338

سعیِ پیہم ہے ترازُوئے کم و کیفِ حیات — تیری میزاں ہے شمارِ سَحَر و شام ابھی 2339

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

2340 ابرِ نیساں! یہ تُنک بخشیِ شبنم کب تک — مرے کُہسار کے لالے ہیں تہی جام ابھی

2341 بادہ گردانِ عجم وہ، عربی میری شراب — مرے ساغر سے جھجکتے ہیں مَے آشام ابھی

خبر اقبالؔ کی لائی ہے گُلستاں سے نسیم

2342 نَو گرفتار پھڑکتا ہے تہِ دام ابھی

2343 پردہ چہرے سے اُٹھا، انجمن آرائی کر — چشمِ مہر و مہ و انجم کو تماشائی کر

2344 تُو جو بجلی ہے تو یہ چشمکِ پنہاں کب تک؟ — بے حجابانہ مرے دل سے شناسائی کر

2345 نَفَسِ گرم کی تاثیر ہے اعجازِ حیات — تیرے سینے میں اگر ہے تو مسیحائی کر

2346 کب تلک طُور پہ دریُوزہ گری مثلِ کلیم! — اپنی ہستی سے عیاں شعلۂ سینائی کر

2347 ہو تری خاک کے ہر ذرّے سے تعمیرِ حرم — دل کو بیگانۂ اندازِ کلیسائی کر

2348 اس گُلستاں میں نہیں حد سے گزرنا اچھّا — ناز بھی کر تو بہ اندازۂ رعنائی کر

2349 پہلے خوددار تو مانندِ سکندر ہو لے — پھر جہاں میں ہوسِ شوکتِ دارائی کر

مِل ہی جائے گی کبھی منزلِ لیلیٰ اقبالؔ

2350 کوئی دن اور ابھی بادیہ پیمائی کر

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

پھر بادِ بہار آئی، اقبالؔ غزل خواں ہو — غنچہ ہے اگر گُل ہو! گُل ہے، تو گُلستاں ہو 2351

تُو خاک کی مُٹھی ہے، اجزا کی حرارت سے — برہم ہو، پریشاں ہو، وسعت میں بیاباں ہو 2352

تُو جنسِ محبّت ہے، قیمت ہے گراں تیری — کم مایہ ہیں سوداگر، اس دیس میں ارزاں ہو 2353

کیوں ساز کے پردے میں مستور ہوئے تیری؟ — تُو نغمۂ رنگیں ہے، ہر گوش پہ عُریاں ہو 2354

اے رہروِ فرزانہ! رستے میں اگر تیرے — گُلشن ہے تو شبنم ہو، صحرا ہے تو طوفاں ہو 2355

ساماں کی محبّت میں مُضمَر ہے تن آسانی
مقصد ہے اگر منزل، غارت گرِ ساماں ہو 2356

کبھی اے حقیقتِ مُنتظَر! نظر آ لباسِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبینِ نیاز میں 2357

طرَب آشنائے خروش ہو، تُو نوا ہے محرمِ گوش ہو
وہ سُرود کیا کہ چُھپا ہوا ہو سُکوتِ پردۂ ساز میں 2358

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

تُو بچا بچا کے نہ رکھ اسے، ترا آئنہ ہے وہ آئنہ
کہ شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہِ آئنہ ساز میں 2359

دمِ طوف کرمکِ شمع نے یہ کہا کہ وہ اَثرِ کہن
نہ تری حکایتِ سوز میں، نہ مری حدیثِ گُداز میں 2360

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی، جو اماں ملی تو کہاں ملی
مرے جُرمِ خانہ خراب کو ترے عفوِ بندہ نواز میں 2361

نہ وہ عشق میں رہیں گرمیاں، نہ وہ حُسن میں رہیں شوخیاں
نہ وہ غزنوی میں تڑپ رہی، نہ وہ خم ہے زُلفِ ایاز میں 2362

جو میں سر بسجدہ ہُوا کبھی تو زمیں سے آنے لگی صدا
ترا دل تو ہے صنمِ آشنا، تجھے کیا ملے گا نماز میں 2363

تہِ دام بھی غزل آشنا ہے طائرانِ چمن تو کیا
جو فغاں دلوں میں تڑپ رہی تھی، نوائے زیرِ لبی رہی 2364

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

ترا جلوہ کچھ بھی تسلّیِ دلِ ناصُبور نہ کر سکا

وہی گریۂ سَحَری رہا، وہی آہِ نیم شبی رہی 2365

نہ خدا رہا نہ صنَم رہے، نہ رقیبِ دَیر و حرم رہے

نہ رہی کہیں اَسَدُاللّٰہی، نہ کہیں ابولہَبی رہی 2366

مرا ساز اگرچہ ستم رسیدۂ زخمہ ہائے عجم رہا

وہ شہیدِ ذوقِ وفا ہُوں مَیں کہ نوا مری عربی رہی! 2367

گرچہ تُو زندانیِ اسباب ہے 2368 قلب کو لیکن ذرا آزاد رکھ

عقل کو تنقید سے فرصت نہیں 2369 عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ

اے مسلماں! ہر گھڑی پیشِ نظر آیۂ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَاد رکھ 2370

یہ 'لِسان العصر' کا پیغام ہے

"اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ یاد رکھ" 2371

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

ظریفانہ

2372 مشرق میں اصول دین بن جاتے ہیں — مغرب میں مگر مشین بن جاتے ہیں

2373 رہتا نہیں ایک بھی ہمارے پلّے — واں ایک کے تین تین بن جاتے ہیں

2374 لڑکیاں پڑھ رہی ہیں انگریزی — ڈھونڈ لی قوم نے فلاح کی راہ

2375 رَوِشِ مغربی ہے مدِّنظر — وضعِ مشرق کو جانتے ہیں گناہ

2376 یہ ڈراما دِکھائے گا کیا سِین؟ — پردہ اُٹھنے کی مُنتظِر ہے نگاہ

2377 شیخ صاحب بھی تو پردے کے کوئی حامی نہیں — مفت میں کالج کے لڑکے ان سے بدظن ہو گئے

2378 وعظ میں فرما دیا کل آپ نے یہ صاف صاف — "پردہ آخر کس سے ہو جب مرد ہی نن ہو گئے"

2379 یہ کوئی دن کی بات ہے، اے مردِ ہوش مند! — غیرت نہ تجھ میں ہو گی، نہ زن اوٹ چاہے گی

2380 آتا ہے اب وہ دَور، کہ اولاد کے عِوَض — کونسل کی ممبری کے لیے ووٹ چاہے گی

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

تعلیمِ مغربی ہے بہت جُرأت آفریں — پہلا سبق ہے، بیٹھ کے کالج میں مار ڈِینگ 2381

بستے ہیں ہند میں جو خریدار ہی فقط — آغا بھی لے کے آتے ہیں اپنے وطن سے ہِینگ 2382

میرا یہ حال، بُوٹ کی ٹو چاٹتا ہُوں مَیں — اُن کا یہ حکم، دیکھ! مرے فرش پر نہ رِینگ 2383

کہنے لگے کہ اُونٹ ہے بھدّا سا جانور
اچھی ہے گائے، رکھتی ہے کیا نوک دار سِینگ 2384

کچھ غم نہیں جو حضرتِ واعظ ہیں تنگ دست — تہذیبِ نَو کے سامنے سر اپنا خَم کریں 2385

ردِّ جہاد میں تو بہت کچھ لکھا گیا — تردیدِ حج میں کوئی رسالہ رقم کریں 2386

تہذیب کے مریض کو گولی سے فائدہ؟ — دفعِ مَرض کے واسطے، پِل پیش کیجیے! 2387

تھے وہ بھی دن کہ خدمتِ استاد کے عِوَض — دل چاہتا تھا ہدیۂ دِل پیش کیجیے! 2388

بدلا زمانہ ایسا کہ لڑکا پس از سبَق
کہتا ہے ماسٹر سے کہ "بِل پیش کیجیے!" 2389

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

اِنتہا بھی اس کی ہے آخر خریدیں کب تلک

2390 چھتریاں، رُومال، مفلر، پیرہن جاپان سے

اپنی غفلت کی یہی حالت اگر قائم رہی

2391 آئیں گے غسّال کابل سے، کفن جاپان سے

2392 ہم مشرق کے مسکینوں کا دل مغرب میں جا اٹکا ہے واں کنکر سب بلّوری ہیں یاں ایک پُرانا مٹکا ہے

2393 اس دَور میں مٹ جائیں گے ہاں باقی وہ رہ جائے گا جو قائم اپنی راہ پہ ہے اور پکّا اپنی ہٹ کا ہے

2394 اے شیخ و برہمن سُنتے ہو کیا اہلِ بصیرت کہتے ہیں گردُوں نے کتنی بلندی سے اُن قوموں کو دے پٹکا ہے

یا باہم پیار کے جلسے تھے، دستورِ محبّت قائم تھا

2395 یا بحث میں اُردو ہندی ہے یا قربانی یا جھٹکا ہے

2396 "اصلِ شہود و شاہد و مشہود ایک ہے" غالبؔ کا قول سچ ہے تو پھر ذکرِ غیر کیا

2397 کیوں اے جنابِ شیخ! سُنا آپ نے بھی کچھ کہتے تھے کعبے والوں سے کل اہلِ دَیر کیا!

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

ہم پُوچھتے ہیں مُسلمِ عاشق مزاج سے اُلفت بُتوں سے ہے تو بَرہمن سے بَیر کیا؟ 2398

ہاتھوں سے اپنے دامنِ دُنیا نکل گیا رُخصت ہُوا دلوں سے خیالِ مَعاد بھی 2399

قانونِ وقف کے لیے لڑتے تھے شیخ جی پُوچھو تو، وقف کے لیے ہے جائداد بھی؟ 2400

وہ مِس بولی اِرادہ خودکُشی کا جب کیا مَیں نے مہذّب ہے تُو اے عاشق! قدم باہر نہ دھر حد سے 2401

نہ جُرأت ہے نہ خنجر ہے تو قصدِ خودکُشی کیسا؟ یہ مانا دردِ ناکامی گیا تیرا گزر حد سے 2402

کہا مَیں نے کہ "اے جانِ جہاں کچھ نقد دِلوا دو گرائے پر منگا لوں گا کوئی افغان سرحد سے" 2403

ناداں تھے اس قدر کہ نہ جانی عرب نے قدر حاصل ہوا یہی، نہ بچے مار پیٹ سے 2404

مغرب میں ہے جہازِ بیاباں شُتر کا نام تُرکوں نے کام کچھ نہ لیا اس فلیٹ سے 2405

ہندوستاں میں جزوِ حکومت ہیں کونسلیں آغاز ہے ہمارے سیاسی کمال کا 2406

ہم تو فقیر تھے ہی، ہمارا تو کام تھا سیکھیں سلیقہ اب اُمرا بھی 'سوال' کا 2407

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

2408 ممبری امپیریل کونسل کی کچھ مشکل نہیں ووٹ تو مل جائیں گے پیسے بھی دِلوائیں گے کیا؟

2409 میرزا غالبؔ خُدا بخشے، بجا فرما گئے "ہم نے یہ مانا کہ دِلّی میں رہیں، کھائیں گے کیا؟"

2410 دلیلِ مہر و وفا اس سے بڑھ کے کیا ہوگی نہ ہو حضور سے اُلفت، تو یہ ستم نہ سہیں

2411 مُصِر ہے حلقہ کمیٹی میں کچھ کہیں ہم بھی مگر رضائے کلکٹر کو بھانپ لیں تو کہیں

2412 سَنَد تو لیجیے، لڑکوں کے کام آئے گی وہ مہربان ہیں اب، پھر رہیں، رہیں نہ رہیں

2413 زمین پر تو نہیں ہمسریوں کو جا ملتی مگر جہاں میں ہیں خالی سمندروں کی تہیں

مثالِ کشتیِ بے حس مطیع فرماں ہیں

2414 کہو تو بستۂ ساحل رہیں، کہو تو بہیں

2415 فرما رہے تھے شیخ طریقِ عمل پہ وعظ کُفّار ہند کے ہیں تجارت میں سخت کوش

2416 مُشرک ہیں وہ جو رکھتے ہیں مُشرک سے لین دین لیکن ہماری قوم ہے محرومِ عقل و ہوش

2417 ناپاک چیز ہوتی ہے کافر کے ہاتھ کی سُن لے، اگر ہے گوشِ مسلماں کا حق نیوش!

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

اک بادہ کش بھی وعظ کی محفل میں تھا شریک — جس کے لیے نصیحتِ واعظ تھی بارِ گوش 2418

کہنے لگا ستم ہے کہ ایسے قیود کی — پابند ہو تجارتِ سامانِ خورد و نوش 2419

مَیں نے کہا کہ "آپ کو مشکل نہیں کوئی

ہندوستاں میں ہیں کلمہ گو بھی مے فروش!" 2420

دیکھئے چلتی ہے مشرق کی تجارت کب تک — شیشۂ دیں کے عوض جام و سبُو لیتا ہے 2421

ہے مداوائے جُنوں نشترِ تعلیمِ جدید — میرا سرجن رگِ ملّت سے لہُو لیتا ہے 2422

گائے اک روز ہوئی اُونٹ سے یوں گرمِ سخن — نہیں اک حال پہ دنیا میں کسی شے کو قرار 2423

مَیں تو بدنام ہُوئی توڑ کے رسّی اپنی — سُنتی ہوں آپ نے بھی توڑ کے رکھ دی ہے مہار 2424

ہند میں آپ تو از رُوئے سیاست ہیں اہم — ریل چلنے سے مگر دشتِ عرب میں بیکار 2425

کل تلک آپ کو تھا گائے کی محفل سے حَذَر — تھی لٹکتے ہُوئے ہونٹوں پہ صدائے زنہار 2426

آج یہ کیا ہے کہ ہم پر ہے عنایت اتنی؟ — نہ رہا آئنۂ دل میں وہ دیرینہ غبار 2427

جب یہ تقریر سُنی اونٹ نے، شرما کے کہا — ہے ترے چاہنے والوں میں ہمارا بھی شمار 2428

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

2429 رشکِ صد غمزۂ اُشتر ہے تری ایک کُلیل — ہم تو ہیں ایسی کُلیلوں کے پُرانے بیمار

2430 ترے ہنگاموں کی تاثیر یہ پھیلی بَن میں — بے زبانوں میں بھی پیدا ہے مذاقِ گفتار

2431 ایک ہی بَن میں ہے مدّت سے بسیرا اپنا — گرچہ کچھ پاس نہیں، چارا بھی کھاتے ہیں اُدھار

2432 گوسفند و شُتر و گاو و پلنگ و خرِ لنگ — ایک ہی رنگ میں رنگیں ہوں تو ہے اپنا وقار

2433 باغباں ہو سبق آموز جو یک رنگی کا — ہمزباں ہو کے رہیں کیوں نہ طیورِ گُلزار

2434 دے وہی جام ہمیں بھی کہ مناسب ہے یہی — تُو بھی سرشار ہو، تیرے رُفَقا بھی سرشار

"دلِ حافظ بچہ ارزد بہ میش رنگیں کُن
وزانگبش مست و خراب از رہِ بازار بیار"

2435

2436 رات مچھّر نے کہا مجھ سے یہ ماجرا اپنی ناتمامی کا

2437 مجھ کو دیتے ہیں ایک بُوند لہُو — صِلہ شب بھر کی تشنہ کامی کا

اور یہ بسوہ دار، بے زحمت

2438 پی گیا سب لہُو اسامی کا

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

یہ آیۂ نَو، جیل سے نازل ہوئی مجھ پر — گیتا میں ہے قرآن تو قرآن میں گیتا 2439

کیا خوب ہُوئی آشتیِ شیخ و بَرہمن — اس جنگ میں آخر نہ یہ ہارا نہ وہ جیتا 2440

مندر سے تو بیزار تھا پہلے ہی سے 'بدری'

مسجد سے نکلتا نہیں، ضِدّی ہے 'مَسیتا' 2441

جان جائے ہاتھ سے جائے نہ سَت — ہے یہی اک بات ہر مذہب کا تَت 2442

چھُٹّے بَٹّے ایک ہی تھیلی کے ہیں — ساہُوکاری، بِسوہ داری، سلطنت 2443

محنت و سرمایہ دنیا میں صف آرا ہو گئے — دیکھئے ہوتا ہے کس کس کی تمنّاؤں کا خُون 2444

حکمت و تدبیر سے یہ فِتنۂ آشوب خیز — ٹل نہیں سکتا وَقَد کُنتُم بِہٖ تَستَعجِلُون 2445

'کُھل گئے' یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام

چشمِ مُسلِم دیکھ لے تفسیرِ حرفِ یَنسِلُون 2446

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

2447 شام کی سرحد سے رُخصت ہے وہ رِندِ لَم یزل — رکھ کے میخانے کے سارے قاعدے بالائے طاق

2448 یہ اگر سچ ہے تو ہے کس درجہ عبرت کا مقام — رنگ اک پل میں بدل جاتا ہے یہ نیلی رِواق

2449 حضرتِ کرزن کو اب فکرِ مداوا ہے ضرور — حُکم برداری کے معدے میں ہے دردِ لاَیُطاق

وفد ہندُستاں سے کرتے ہیں سر آغا خاں طلب

2450 کیا یہ چُورن ہے پئے ہضمِ فلسطین و عراق؟

2451 تکرار تھی مزارع و مالک میں ایک روز — دونوں یہ کہہ رہے تھے، مرا مال ہے زمیں

2452 کہتا تھا وہ، کرے جو زراعت اُسی کا کھیت — کہتا تھا یہ کہ عقل ٹھکانے تری نہیں

2453 پُوچھا زمیں سے میں نے کہ ہے کس کا مال تُو — بولی مجھے تو ہے فقط اس بات کا یقیں

مالک ہے یا مزارعِ شوریدہ حال ہے

2454 جو زیرِ آسماں ہے، وہ دَھرتی کا مال ہے

2455 اُٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں — نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے

2456 اِلکشن، ممبری، کونسل، صدارت — بنائے خوب آزادی نے پھندے

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

میاں نجّار بھی چھیلے گئے ساتھ
نہایت تیز ہیں یورپ کے رندے 2457

کارخانے کا ہے مالک مَردِ ناکردہ کار عیش کا پُتلا ہے، محنت ہے اسے ناسازگار 2458

حکمِ حق ہے لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی کھائے کیوں مزدور کی محنت کا پھل سرمایہ دار 2459

سُنا ہے مَیں نے کل یہ گفتگو تھی کارخانے میں پُرانے جھونپڑوں میں ہے ٹھکانا دست کاروں کا 2460

مگر سرکار نے کیا خوب کونسل ہال بنوایا کوئی اس شہر میں تکیہ نہ تھا سرمایہ داروں کا 2461

جہاں آباد اوں در دید مرد خوشا کارے
دبستانِ اقبال

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.

مسجد تو بنا دی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے

2462 من اپنا پُرانا پاپی ہے، برسوں میں نمازی بن نہ سکا

کیا خوب امیرِ فیصل کو سنوسی نے پیغام دیا

2463 تُو نام و نسب کا حجازی ہے پر دل کا حجازی بن نہ سکا

تر آنکھیں تو ہو جاتی ہیں، پر کیا لذّت اس رونے میں

2464 جب خُونِ جگر کی آمیزش سے اشک پیازی بن نہ سکا

اقبالؔ بڑا اُپدیشک ہے مَن باتوں میں موہ لیتا ہے

2465 گفتار کا یہ غازی تو بنا، کردار کا غازی بن نہ سکا

دبستانِ اقبال

Protected with free version of Visual Watermark. Full version doesn't put this mark.